گلستانِ حیات

گلستانِ حیات

بزم برادران طریقت
دربار عالیہ ڈھانگری شریف
میرپور آزاد کشمیر

marfat.com
Marfat.com

گلستان حیات

مہبط انوار ربانی مظہر انوار سبحانی

اعلیٰ حضرت حضور قبلہ خواجہ

حافظ محمد حیات رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غوث زماں قطب دوراں

حضرت ثانی خواجہ حافظ محمد علی

نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف

بقیہ السلف حجۃ الخلف

حضرت ثالث حضور خواجہ پیر

محمد فاضل قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

پروردہ آغوش ولائیت

حضرت رابع حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ

مشائخ ڈھانگری شریف

کے فیوض و برکات تبلیغ و اشاعت

اور تاریخی حالات و واقعات کا مختصر و جامع تذکرہ

marfat.com

Marfat.com

انتساب

حضرت محمد بہادر رحمتہ اللہ علیہ

آف ڈھنگروٹ شریف

کے نام

جن کے آنگن میں مشائخ عظام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ڈھانگری شریف کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کی صورت میں سلسلہ طریقت کا خوش رنگ پھول کھلا۔

نیاز کیش

صوفی طالب حسین

marfat.com

Marfat.com

اظہار تشکر

میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کی بارگاہ اقدس میں سجدہ شکر بجا لاتا ہوں جس نے مجھے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقہ و طفیل ان پاک طینت مشائخ طریقت و بزرگان دین و ملت کے کوائف حیات و سیرت کا گلدستہ سجانے کو توفیق عنایت فرمائی۔ پھر میں محسن ملت میر کاروان اہل سنت' پیر طریقت حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان صاحب دامت فیوضکم کی خدمت میں سپاس عقیدت پیش کرتا ہے ہوں کہ جن کی اجازت و نظر التفات کی بدولت میں اس عظیم کاوش میں کامیاب ہو سکا۔ بعد ازاں میں پروفیسر محمد افضل جوہر کا بھی صمیم قلب سے ممنون ہوں کہ ان کی معاونت سے یہ کام آسان ہو گیا۔ علاوہ ازیں میں معروف قلمکار مشہور نامہ نگار اور میدان صحافت کے شہسوار جناب خواجہ عبدالرشید صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جن کی قدم قدم پہ رہنمائی حاصل رہی۔ آخر میں جملہ احباب طریقت سے ملتمس ہوں کہ مجھ سمیت میرے ان کرم فرما مہربانوں کی دینی و دنیاوی حاجات بر آری اور اخروی نجات کے لئے خلوص دل سے دعا فرمائیں۔ مشائخ ڈھنگروٹ شریف کے حالات و واقعات اور ان کے علمی' روحانی و تبلیغی کام پر کتاب لکھنا آسان کام نہ تھا چونکہ اس کے لئے گزشتہ ڈیڑھ صدی کا احاطہ درکار ہے لیکن جب میں نے اپنے برادران طریقت کے ساتھ مل کر اس کام کو شروع کیا تو اس موضوع پر دفتروں کے دفتر کھل گئے۔ نہایت سوچ و بچار کے بعد ان سے ایک حصہ مختص کیا اور مزید کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو منظور ہوا تو مزید بھی اس کا حصہ بن کر منظر عام پر آئے گا جو اب تک مجھ سے ہوا نظر قارئین ہے۔

والسلام

صوفی طالب حسین

marfat.com

Marfat.com

تقدیم

متعدد احادیث مبارکہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام کو بیعت فرمانے کا ذکر ہے اور قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر صحابہ کے بیعت ہونے کا ذکر آیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ کسی نیک صالح جامع شرائط شخصیت کے ہاتھ پر بیعت ہونا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت ہے اور صوفیاء کرام میں جو بیعت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کی بنیاد بھی قرآن مجید کی آیات اور احادیث مبارکہ ہیں

جس طرح جید عالم دین ہونے کے لئے کسی درس گاہ میں رہ کر کسی معتبر اور عالم کبیر کے سامنے زانوے تلمذ طے کئے بغیر بات نہیں بنتی اسی طرح روحانی امراض و فضائل کو دور کرنے اور باطنی چمک و روشنی اور اکتساب فیض کے لئے کسی بلند پایہ روحانی شخصیت کے نعلین پاک رہنمائی حاصل کئے بغیر سیدھے کئے بغیر سلوک و طریقت کی منازل و مراحل کو طے نہیں کیا جا سکتا البتہ تصوف و طریقت کو شریعت سے الگ کوئی چیز قرار دینا درست نہیں ہے اس بات کی تائید میں حضرت امام شوانی علیہ الرحمتہ کا حسب ذیل ارشاد پیش کیا جا سکتا ہے

تصوف دل کی صفائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی شریعت کی پیروی کا ہی نام ہے حضرت امام شوانی علیہ الرحمتہ کے اصل الفاظ و ارشادات یہ ہیں التصوف تصفیہ القلوب واتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی شریعۃ اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں

marfat.com

Marfat.com

کہ تصوف شریعت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نام ہے آپ کا ارشاد اس طرح ہے

واتباع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الشریعۃ

ائمہ صوفیہ کے ان اقوال سے یہ بھی ثابت ہوا کہ طریقت و شریعت میں کوئی تضاد و تناقض نہیں ہے بلکہ شریعت ایک چشمہ ہے اور طریقت اسی سے نکلا ہوا ایک دریا ہے شریعت ایک درخت ہے اور طریقت اس کا پھل ہے شریعت مطہرۃ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں۔ اس کی روشنی بڑھنے کی کوئی حد نہیں اور زیادت چاہنے افزائش پانے کے طریقے کا نام طریقت ہے یہ روشنی بڑھ کر صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا ہے اور نوا حقیقی تجلی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت ہے۔

جموں و کشمیر میں جن جن نفوس قدسیہ نے شریعت و طریقت کی خدمات جلیلہ سرانجام دی ہیں ان کا ایک طویل سلسلہ ہے اس سلسلۃ الذھب کی چند کڑیاں حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات قدس سرۃ العزیز المتوفی ۱۸۸۳ء اور ان کے لخت جگر حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ محمد فاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی ہیں جن کا مسلک و مشرب اور موقف وہی تھا جو ائمہ اہل سنت کا ہے اور اس مشن میں پیر صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان دامت برکاتہم العالیہ آگے بڑھا اور پھیلا رہے ہیں آپ دربار عالیہ

marfat.com
Marfat.com

ڈھانگری شریف کے سجادہ نشین ہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ و اصحابہ کے وسیلہ جلیلہ سے اس گلستان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سرسبز و شاداب فرمائے۔ اور اس کی مہک اور خوشبو ہر طرف پھیلتی رہے۔
آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شارح بخاری بقیۃ السلف

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی دامت برکاتہم العالیہ حزب الاحناف لاہور

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حرف آغاز

(خواجہ عبدالرشید)

میرپور آزاد کشمیر کے شمال میں منگلا جھیل کے کنارے پر درگاہ ڈھانگری شریف واقع ہے جو روحانی فیوض و برکات کا گنجینہ اور مرجع خلائق ہے۔ اس وقت وہاں پیر طریقت حضرت پیر محمد عتیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہ کی زیر نگرانی درس و تدریس' تعلیم و تعلم' تربیت ظاہری و باطنی اور رشدوہدایت کا چشمہ جاری ہے جس سے تشنگان علم و عرفان اپنی تشنگی دور کرتے ہیں۔ صالحین کے اس خانوادے کا سلسلہ عالیہ ڈھنگروٹ شریف سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں حضرت اعلیٰ بابا جی صاحب خواجہ حافظ محمد حیات قدس سرہ' اور حضرت ثانی خواجہ حافظ محمد علی صاحب رحمت اللہ علیہ بندگان خدا کی فیض رسانی کرتے رہے ہیں۔ حضرت اعلیٰ بابا جی صاحبؒ کا وصال ۱۹۱۶ء میں ڈھنگروٹ شریف میں اور حضرت ثانی خواجہ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ۱۹۴۳ء میں قدیمی میرپور شہر کے قریب فیض پور شریف میں ہوا تھا لیکن تین سال بعد ان کے مزار کی منتقلی کی گئی اور جسد شریف کی دوبارہ تجہیز و تکفین۔

marfat.com

Marfat.com

کرنے اور نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد ڈھانگری شریف میں آسودہ خاک کیا گیا جہاں ان کا مزار شریف عقیدت مندوں کے لئے مرکز تجلی بنا ہوا ہے۔

بزرگان ڈھنگروٹ شریف نے دین متین کی جو بے لوث اور اعلیٰ خدمات انجام دیں ہیں اور جس طرح آنے والی نسلوں کے ذہنوں کو دین اسلام کے لئے تیار کیا ہے اور ان کے قلوب کو وحدانیت اور شریعت کی روشنیوں سے منور کیا ہے وہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ طالبان حق کو دینی تعلیمات سے روشناس کرانا' ان کی روحانی تربیت کرنا ان بزرگوں کی زندگیوں کا مقصد اولین رہا ہے اور اس طرح انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا ایک گراں پایہ اور تابناک حصہ ہے۔ ان کی جلائی ہوئی مشعل آج بھی روشن ہے اور گمراہی کے اس دور میں اسی کی روشنی جہالت اور لادینیت کے اندھیروں کے برسرپیکار ہے۔ ان بزرگان نے دینی قدر کے علم و حکمت اور رشد و ہدایت کے جو چشمے جاری کئے تھے ان سے جویائے علم و ہدایت کی کثیر تعداد فیضیاب ہو رہی ہے یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری و ساری رہے گا۔ بزرگان ڈھنگروٹ شریف نے دین اسلام کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کے علاوہ علوم ظاہری و باطنی کے ابلاغ کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ انہیں آنے والی نسلوں تک پہنچایا جائے تاکہ یہ روشنی دور دور تک پھیل سکے تاکہ فیض کا یہ سلسلہ جاری رہے اور مخلوق خدا اس گنجینہ علم و حکمت سے اپنا دامن بھرنے کا سامان کرتی رہے۔

اولیائے کرام جس کام کی محنت کرتے رہے ہیں وہ بندگان خدا کا اپنے

marfat.com

Marfat.com

پروردگار سے رشتہ جوڑنے اور اس تعلق کو مضبوط بنانے کا ہے تاکہ وہ گمراہی کا راستہ چھوڑ کر کامیابی والے راستے پر گامزن ہو جائیں اور سنت نبوی کی اتباع سے امن و سلامتی اور فلاح دارین حاصل کر سکیں۔ یہ اتنا بلند اور پاکیزہ اور محنت طلب کام ہے کہ اس کے لئے ان بزرگوں نے اپنی زندگیاں تج دیں اور شب و روز کے مجاہدے سے رشد و ہدایت کے چراغ روشن کئے۔ اولیائے حق کا یہ پسندیدہ طریقہ رہا ہے کہ وہ ہجوم خلائق سے الگ رہ کر ویرانوں کو گلستان بنائیں۔ مشائخ ڈھنگروٹ شریف بھی اسی طریقے پر کاربند رہے ہیں اور بستیوں سے دور دریا کے کنارے اپنے زہد و تقویٰ سے جو روحانیت کی دنیا آباد کی وہ آہستہ آہستہ قلل ذکر انسانی آبادیوں کی صورت اختیار کر گئی۔ ان بستیوں میں روحانی فیض کے طالب آتے ہیں اور اپنے ظرف کے مطابق دامن بھر بھر کر لے جاتے ہیں۔

ان مشائخ عظام نے ڈھنگروٹ شریف سے جس روحانی فیض کی شمع کو روشن کیا تھا اس کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔ درس و تدریس اور تعلیم قرآن کا یہ سلسلہ ڈھنگروٹ شریف کے ساتھ ہی فیض پور شریف اور بعد ازاں ڈھانگری شریف میں جاری ہے۔ دور و نزدیک سے ارادت مند اصلاح دو جہاں کے لئے اس مرکز پر آتے ہیں اور دل کی مرادیں بھر کر لے جاتے ہیں۔ ڈھانگری شریف میں قرآن کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ حفظ قرآن اور ناظرہ قرآن کے علاوہ درس نظامی کا مکمل اہتمام چلا آ رہا ہے۔ صحت لفظی پر بہت توجہ دی جاتی ہے۔ ان مشائخ کرام کا طریقہ رہا ہے کہ قرآن

marfat.com
Marfat.com

حکیم کی تلاوت بہت ٹھہر ٹھہر کر اور مکمل صحت کے ساتھ کی جائے اور یہی تعلیم و تلقین دوسروں کے لئے بھی ہوتی ہے۔ اللہ والوں کی یہ خوبی بھی رہی ہے کہ وہ شان و شوکت' خودنمائی اور ذاتی شان و شوکت اور نمودونمائش سے متنفر رہے ہیں۔ حضرت ثانی خواجہ حافظ محمد علی قدس سرہ' اور حضرت ثالث خواجہ محمد فاضل رحمت اللہ علیہ کسی محفل یا اجتماع میں کم ہی جاتے اور ایسی محفلوں میں کسی شاعر یا خطیب کو اپنی تعریف میں کچھ کہنے کی ہرگز اجازت نہ دیتے تھے۔ حضرت ثانیؒ فرماتے تھے کہ "اوئے قادر بخشا خاکی بندے دی تعریفاں کی کرنیاں۔ ساری تعریفاں تے اللہ پاک دیاں ہین۔ (اے قادر بخش' خاکی بندے کی تعریفیں کیا کرنی ہیں جبکہ ساری تعریفیں اللہ پاک کی ہیں)۔ یہی عمل حضرت ثالث خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کا رہا ہے وہ بہت کم کسی جلسے یا اجتماع میں شریک ہوتے پوری زندگی میں کبھی کسی کو قصیدہ کہنے یا بنانے کی اجازت نہیں دی۔ ان بزرگوں میں تبحرعلمی اور باطنی روشنی کے ساتھ ساتھ انکساری کا عنصر بھی بدرجہ اتم موجود رہا ہے۔ نرم گفتاری' بنی نوع انسان کی بلاامتیاز ہمدردی' اور خیرخواہی ان کا وصف خاص رہا ہے لیکن اتباع سنت کے معاملے میں ناقابل شکست رہے ہیں۔ سنت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے اور شریعت مطہرہ کے منافی کوئی عمل دیکھ کر اسے برملا ٹوکنے سے گریز نہیں کرتے۔ ان کی صحبت میں چند لمحے گزارنے والے بھی بحمد اللہ تعالیٰ اکتساب فیض کر کے جاتے۔ بالکل اسی طرح جیسے خوشبویات کی دکان میں کچھ دیر بیٹھنے والا کوئی خوشبو نہ بھی خریدے تب بھی خوشبو اس کے وجود سے لپٹ

marfat.com

Marfat.com

کر جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نفوس قدسی سراپا فیوض برکات ہیں۔ ان کی زندگیاں تصنع سے پاک اور یاد خدا میں مستغرق ہوتی ہیں۔

بزرگان ڈھنگروٹ شریف اور اب ڈھانگری شریف کا یہ امتیاز بھی ہے کہ وہ اپنے عقیدت مندوں اور عام لوگوں سے نمایاں نظر آنے کے بجائے ان میں مکمل مل جانے کو پسند کرتے ہیں اور اسی اخوت و یگانگت سے جو مزاج بنا اس کے تحت اپنے مریدین اور حلقہ بگوشوں کو سنگی (ساتھی یا دوست) کہہ کہلاتے ہیں۔ دوستی کا یہ رشتہ اس کی دنیاوی غرض و غایت کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ کے لئے استوار ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ رشتہ کبھی ٹوٹتا نہیں بلکہ تاحیات قائم رہتا ہے۔ بزرگان ڈھنگروٹ شریف مسلک کے لحاظ سے نقشبندی مجددی قادری ہیں۔ ان کا شجرہ طریقت تین مقامات سے منسلک ہے (۱) باولی شریف' (۲) حضرت پیر نیک عالم شاہ صاحب' کوہڑہ سیداں شریف حال سنگوٹ میرپور' (۳) اعوان شریف۔ چنانچہ ان بزرگوں کا معمول ہے کہ وہ ان مقامات اور ان کے متوسلین کے ساتھ اپنا ربط و ضبط اور تعلق ہمیشہ قائم اور برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس وقت ڈھانگری شریف میں درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ اور طالبان حق کی روحانی اور قلبی اصلاح کا فریضہ حضرت پیر خواجہ محمد عتیق الرحمن صاحب دامت برکاتہ کی براہ راست نگرانی اور توجہ سے انجام پا رہا ہے اور الحمدللہ کہ یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا ہی جارہا ہے۔ ارادتمند اور طالب علموں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور دور دور سے تشنگان علم

marfat.com

Marfat.com

اس چشمہ فیض سے اپنی پیاس بجھانے آتے ہیں۔

زیر نظر کتاب مشائخ ڈھنگروٹ شریف کی پاکیزہ زندگیوں کے حالات اور ان سے فیض پانے والے حضرات کے تاثرات پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مولف صوفی طالب حسین صاحب نے بہت محنت اور کاوش سے یہ حالات اور تاثرات جمع کئے ہیں۔ بے شک یہ ایک کٹھن کام تھا جسے انہوں نے درگاہ ڈھانگری شریف کی محبت و عقیدت کے جذبے سے سرشار ہو کر آسان کر دکھایا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے جہاں بزرگان ڈھنگروٹ شریف کے مدارج سلوک اور علم و فضل کے بارے میں تذکرہ ملے گا وہاں ان کی کرامات اور سلسلہ درس و تدریس کا ذکر بھی موجود ہے جو قاری کے قلب و ذہن کی طمانیت اور روحانی کیف و انبساط کا ذریعہ بنے گا۔

اس کتاب کا نام "گلستان حیات" رکھا گیا ہے تاکہ اس کی نسبت محرم اسرار ربانی' مظہر الطاف سبحانی' حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمت اللہ علیہ سے رہے اور اس گلستان کے مہکتے پھول حضرت ثانیؒ حضرت ثالثؒ اور حضرت رابع مدظلہ العالی تا ابد بہار سدا بہار رہیں اولیائے ڈھنگروٹ شریف نے سنت نبوی کے احیاء اور شریعت مطہرہ پر سختی سے کاربند ہونے کے لئے جو محنت فرمائی ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کا جائزہ لیں اور انہیں شریعت اور سنت کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی و کوشش کریں۔ کیونکہ اسی سے دنیا اور آخرت کی فلاح نصیب ہو سکتی ہے۔ وما توفیقی الا باللہ

اس خانوادہ مشائخ میں فرزندان اسلام کی روحانی تربیت اور تبلیغ کی جو

marfat.com

Marfat.com

شمع فروزاں ہے اس کی ضیاء صرف مردوں کے قلوب ہی کو منور نہیں کرتی بلکہ خواتین کے قلب و ذہن کو بھی روشن کرتی ہے۔

حضرت رابع پیر خواجہ محمد عتیق الرحمن دامت برکاتہم العالیہ کی والدہ ماجدہ مدظلہا گزشتہ کئی برسوں سے خواتین کو قرآن پاک اور دینی مسائل کی تعلیم کے زیور سے آراستہ فرما رہی ہیں۔ اب تک ہزاروں مسلمان بچیاں نہ صرف ناظرہ قرآن پڑھنا سیکھ چکی ہیں بلکہ ان بچیوں کی ایک بڑی تعداد قرآن حفظ کرنے کی سعادت بھی حاصل کر چکی ہے۔ اس طرح مردوں کے ساتھ ساتھ طبقہ اناث بھی اس نعمت غیر مترقبہ سے فیض یاب ہو رہی ہے۔ گرمی ہو یا ہو سردی۔ حضور والی صاحبہ مدظلہا تندرست ہوں یا علیل تعلیم و تعلم کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ مستورات کے لئے درس قرآن کا باقاعدہ نظام قائم کیا گیا ہے۔ حضرت ثالث خواجہ محمد فاضل رحمت اللہ علیہ کے وصال کے بعد حضرت خواجہ محمد عتیق الرحمن صاحب مدظلہ العالی کی براہ راست نگرانی میں درگاہ ڈھانگری شریف کا سلسلہ رشد و ہدایت اور درس و تدریس نہ صرف جاری ہے بلکہ روزافزوں ترقی حاصل کر رہا ہے۔ یکم اپریل [illegible] کو سالانہ عرس شریف کے موقع پر بزرگ عالم دین سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر نے اپنے خطبے کے دوران کیا خوب کہا ہے

اس ڈھانگری بالا میں یہ عرس کی محفل ہے
اپریل میں یہ محفل ہر بار نظر آئے
مجلس نشیں ہیں جو ہے نام عتیق الرحمن ان کا

marfat.com

Marfat.com

کہ ہر مکاں کو ہے مکیں سے شرف
ڈھنگروٹ شریف

ڈھنگروٹ شریف دریائے جہلم اور دریائے پونچھ کے سنگم کے قریب گاؤں واقعہ تھا جو تیرہ دیہات پر مشتمل ایک پر رونق قصبہ تھا۔ اس کے ساتھ جو دیہات منسلک تھے ان میں لڑ' ڈھوک ملاحاں' تھیال' گلا' پناکہ ماڑی' بھال' گڑھا' ڈھوک شیخاں' ستھلہ بالا' سملہ پائین' موہری' چپل چھچھ

منگلا بند تعمیر ہونے کے بعد جب جھیل میں پانی آگیا تو ڈھنگروٹ شریف اور اس کے متصل دیہات زیر آب آگئے۔ صرف دو دیہات چپل اور چھچھ پانی کی سطح سے بلند ہونے کی وجہ سے پانی میں آنے سے رہ گئے۔ ڈھنگروٹ شریف میں حضرت بابا شہید رحمتہ اللہ علیہ کا مزار واقع تھا اور ان کی اولاد یہاں آباد تھی۔ اسی ڈھنگروٹ شریف میں حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات قدس سرہ' نے بھی ظاہری اور باطنی علوم اور فیوض و برکات کی روشنی پھیلائی۔ دور ونزدیک سے ارادت مند یہاں حاضر ہو کر اپنے قلب و نظر کی روشنی حاصل کرتے اور یہیں دینی علوم کے طالب علم قرآن پڑھنے اور حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرنے آتے۔ اس طرح ان نفوس قدسیہ نے اس علاقے کو شرف عطا کر کے اسے شہرت دوام عطا کی۔

marfat.com
Marfat.com

تعارف فیض پور شریف

شیخ طریقت حضرت اعلیٰ حضور بابا جی صاحب علیہ الرحمتہ کی طرح اوائل میں حضرت ثانی صاحب قدس سرہ بھی اکثر دوروں پر رہتے اور اس دوران تبلیغ و اشاعت اور حلقہ ذکر و فکر کی محفلیں ہوتی تھیں۔ بعد میاں کالو مرحوم والی مسجد (واقع داخلی موضع ڈہانگری بہادر المعروف چک شریف) میں تقریباً بیس سال تک زہد و عبادت میں شاغل اور طالبان طریقت کو اپنے فیوض و برکات سے سیراب فرماتے رہے۔

غالباً ۱۹۵۵ء میں پرانے میرپور (متاثرہ ڈیم) کے قریب شمالی جانب ایک غیر آباد و سنساں ڈھیری (قطعہ ارضی) کا انتخاب فرما کر حضور سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضرت ثالث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فیض پور شریف کا سنگ بنیاد رکھا۔ مشہور تھا کہ وہاں بھوت پریت، چڑیل مسان وغیرہم کے ڈیرے ہیں۔ رات تو رات دن کو بھی لوگ وہاں سے گزرنے سے گریز کرتے۔ بعض افراد کو حادثات بھی پیش آئے۔

اولاً حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عالی شان وسیع و عریض مسجد، رہائشی مکانات، متعلقین و متوسلین اور طلبہ کے لئے اقامتی کمرہ جات کی تعمیر کے بعد ڈھنگروٹ شریف سے درس مبارک کو فیض پور شریف منتقل فرمایا (تاہم ڈھنگروٹ شریف میں بھی حضرت ثانی قدس سرہ کے فرزند

marfat.com

Marfat.com

اسنر حضرت مولانا محمد شریف صاحب المعروف حضرت قبلہ نفلی صاحب مدظلہ العالی نے درس و تدریس کا سلسلہ تو قتیکہ انخلاء بوجہ جمیل منگا جاری رکھا۔) نیل پور شریف شب و روز درس و تدریس اور احباب طریقت کی آمدورفت کا سلسلہ شروع ہوا جہاں لوگ وقت بے وقت گزرنے سے بھی گریز کرتے تھے احباب کی گروہ در گروہ ہمہ وقت آمدورفت قابل رشک پائی۔ شاید یہ دھرتی مدتوں سے انہی اشغال کے لئے ترس رہی ہو۔ یاد رہے کہ دوران تعمیرات برادران طریقت کا جذبہ عقیدت و محبت قابل تحسین شنید میں آیا۔

ضروریات زندگی کے لئے پانی کی اشد ضرورت تھی۔ کچھ عرصہ تو پانی کی فراہمی کے لئے بندوبست کیا گیا لیکن کثرت ضرورت کے پیش نظر یہ سلسلہ دیر پا ثابت نہ ہوا چنانچہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کنوئیں کی کھدائی کا کام شروع ہوا۔ اٹھارہ بیس گز کھدائی ہو چکی تھی کہ ایک دن ایک شخص چوہدری نبی محمد آف گزھا نے حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ دوران گفتگو اپنے انداز میں عرض کیا۔ حضور! کنوئیں میں اب پانی بالکل قریب آ چکا ہے۔ آپ سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے مسکرا دیا چنانچہ اسی روز کنوئیں میں پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا جو بعد ضروریات زندگی کے کام آتا رہا۔

حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندان اور حضرت رابع حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن مدظلہ العالی کے حقیقی بھائی حضرت صاحبزادہ محمد دلیل الرحمٰن اور حضرت صاحبزادہ محمد حمید الرحمٰن نے بھی کے بعد دیگرے نو عمری

marfat.com

Marfat.com

میں اسی جگہ وصال پایا جن کے مزارات مسجد کے ملحقہ باہر ہیں جبکہ حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ۱۹۶۴ء میں وہاں ہی وصال ہوا۔ آپ کا مزار پرانوار مسجد کے باہر شمالی مشرقی احاطہ میں اور بعد ایک شاندار گنبد بھی تعمیر کیا گیا۔ بوجہ جھیل منگلا ڈیم آپ کا تابوت مبارک ڈھانگری شریف لایا گیا۔ دوبارہ نماز جنازہ ہوا اور ہزاروں لوگوں نے زیارت کی۔ آج بھی فیض پور شریف کے کھنڈرات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ یہ مقبولان خدا کا مقام ہے۔

۱۹۶۷ء میں بوجہ جھیل منگلا ڈیم انخلاء کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے ڈھانگری بالا کو شرافت کا شرف بخشا۔ اس کی تفصیل آگے ملاحظہ فرمایئے۔

marfat.com

Marfat.com

تعارف ڈھانگری شریف

ڈھانگری بالا میرپور سے شمال جانب ایک پسماندہ اور گمنام گاؤں تھا جس میں حضور قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے محب و عقیدت مند آباد تھے۔ انہی میں سے خواص کی سعی جمیلہ ڈھانگری بالا کو ڈھانگری شریف بنانے کا باعث بنی۔ اب اس مقام کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ صرف پاکستان اور آزاد کشمیر کے طول و عرض میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کونے کونے میں آپ سرکار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدت مندوں کے لئے ڈھانگری شریف توجہ کا مرکز ہے حتیٰ کہ ریاست جموں و کشمیر کے جدید نقشہ پر بھی ڈھانگری کی شناخت ہو سکتی ہے۔

نیل پور شریف سے انخلاء سے قبل مختلف اطراف و جوانب سے عقیدتمندان پیش کشیں کرتے رہے کہ اب خدمت کا موقع حاصل ہو جائے۔ یہ ایک طویل فہرست ہے چند ایک احباب کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ممبر اسمبلی حصہ ریاست جموں و کشمیر چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کلیال چکسواری والوں نے بر لب سڑک ایک کشادہ رقبہ کی پیشکش کی۔ میاں شاہ محمد صاحب مرحوم و مغفور پڑالی والوں نے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ہوئے ایک رقبہ پیش کیا' چوہدری عبدالرحمن صاحب آف تھدورہ نے برلب سڑک (میرپور کوٹلی روڈ) ایک قطعہ اراضی پیش کی۔ حضرت اعلیٰ حضور بابا جی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید و خلیفہ حضرت میاں حسین علی خان علیہ الرحمتہ کی

marfat.com

Marfat.com

اولاد نے بمقام کس ہاڑاں ایک قطعہ اراضی وقف کر دیا جہاں اب ایک عظیم الشان مسجد، طلبہ کے لئے اقامتی کمرہ جات، کنواں اور درس و تدریس کا سلسلہ موجود ہے یعنی درسگاہ کی ایک شاخ وہاں بھی دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔

حضرت اعلیٰ حضور باباجی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خادم میاں محمد عالم کے فرزند حضرت ثانی صاحب قدس سرہ کے منظور نظر اور حضرت ثالث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تربیت یافتہ محب و مخلص مرید صوفی محمد یعقوب مرحوم و مغفور (صوفی صاحب کو بچپن میں ہی والد ماجد ڈھنگروٹ شریف چھوڑ آئے تھے۔ مرحوم نے دینی علوم حضور قبلہ عالم حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیے) نے ایک قطعہ اراضی جو ان کے باپ نے موضع ڈھانگری بالا (موجودہ جگہ) میں حضرات خواجگان ڈھنگروٹ کے نام وقف کیا ہوا تھا اور اس اراضی سے حاصل ہونے والا غلہ و چارہ ڈھنگروٹ پہنچاتے تھے۔ صوفی صاحب مرحوم و مغفور نے حضور سیدی و سندی قبلہ عالم حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کو اس جگہ (موجودہ جگہ) رونق افروز ہونے کی درخواست کی اور قطعہ اراضی پیش کیا جسے حضور قبلہ عالم حضرت صاحب علیہ الرحمتہ نے باکمال شفقت قبول فرمایا ور مذکورہ اراضی کی مکمل قیمت بھی عطا فرمادی۔

موجودہ جگہ جامع مسجد، رہائشی مکانات، طلبہ کے لئے اقامتی کمرہ جات، مہمان خانہ، لنگر خانہ کی تعمیر تسلسل سے جاری رہی اور فیض پور شریف نے ڈھانگری بالا کو ڈھانگری شریف بنا دیا۔

marfat.com

Marfat.com

ایک سخی حاجی محمد عبدالرشید صاحب نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے دربار شریف کے لئے ایک قطعہ اراضی وقف کیا لیکن ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے حضرت رابع صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن مدظلہ العالی نے اس قطعہ اراضی کے ملحقہ رقبہ بھی حاصل کر لیا۔

حضور سیدی و سندی قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تازیست کماحقہ' دین کی خدمات انجام دیں اب آپ کے لخت جگر حضرت رابع مدظلہ العالی اس فریضہ و مشن کی انجام دہی میں شب و روز رواں دواں ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ تاقیام قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین۔

خانوادہ ڈھنگروٹ شریف کی ڈھانگری میں آمد اور اسے مستقل مسکن قرار دینے سے اس سارے علاقے کی قسمت بدل گئی اور اس ویرانے میں درحقیقت بہار آ گئی۔ دین اور شریعت مطہرہ کا غلغلہ بلند ہوا۔ قبیح رسومات ختم ہونے لگیں۔ خاص طور سے اس پورے علاقے میں ڈھول باجے اور شہنائی بجانا بند ہو گیا اور آج صورت حال یہ ہے کہ اس علاقے کے باشندے ڈھول باجے کی آواز سے ناآشنا ہو چکے ہیں۔ اس کی جگہ اس علاقے میں روح اور وجدان کو کیف دستی سے سرشار کرنے والی تلاوت قرآن حکیم کی آوازیں ہی سنائی دیتی ہیں۔ یہی اس خانوادہ کا اعجاز ہے۔

.marfat.com
Marfat.com

تصوف کی حقیقت و اہمیت
اور
مرشد طریقت کی ضرورت

marfat.com
Marfat.com

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصوف کے لغوی معنی

لغت عرب میں تصوف کے معنی صاف' شفاف' پاکیزہ اور ستھرا ہونے کے ہیں اہل فن نے اس کے متعدد و مختلف معنی بیان کئے ہیں۔ چونکہ یہ مصدر ہے اور اس کا مادہ اشتقاق صفا یا صوف بیان کیا گیا ہے۔ اور مفکرین کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ یہ لفظ صوف سے بنا ہے اور صوف اون کو کہتے ہیں صوفی میں یائے نسبت پائی جاتی ہے یعنی اون کا لباس پہننے والا

یہ لباس انکسار عجز و انکسار اور خشوع و خضوع کے لئے پہنا جاتا تھا

نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ علیکم بلبس الصوف تجدون حلاوۃ الایمان فی قلوبکم تم صوف کا لباس لازم کر لو اس سے تم اپنے قلوب میں ایمان کی حلاوت پاؤ گے خود نبی پاک علیہ السلام کے بارے میں ایک صحابی کا قول ہے کہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبس الصوف و یرکب الحمار نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اون کا لباس پہنتے اور گدھے پر سواری فرماتے تھے (یہ فعل کبھی کبھار کا ہے) تاہم اس سے صوف کا لباس پہننا اور پسند کرنا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت حسن بصری تابعیؒ کا ارشاد ہے کہ بدر کی جنگ میں شریک ہونے والے ستر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خود صوف کا

marfat.com

Marfat.com

لباس پہنے دیکھا۔ علاوہ ازیں بکثرت اہل تصوف حضرات سے صوف کا لباس پہننا چاہتا ہے اس لئے تصوف کے مفہوم میں صوف کا لباس پہننا داخل ہے اور جو صوف کا لباس پہنے وہ صوفی کہلاتا ہے۔

دوسرے مکتبہ فکر کا کہنا ہے کہ اگرچہ صوف کا لباس پہننا جائز اور ثابت ہے لیکن محض لباس اختیار کرنا ہی اصل مقصد نہیں بلکہ کسی مقصد کے حصول میں سبب اور ذریعہ ہے۔ اس لئے یہ معنی بعید از قیاس و عقل ہیں۔

دراصل تصوف کا مادہ اشتقاق صفا ہے جس کے معنی پاکیزگی' طہارت اور صفائی کے ہیں صفائے باطن طہارت قلبی نظافت روحانی سب اس میں داخل ہے اس کی ضد کدر (کدورت) ہے یہ تکدر قلب' روح' باطن' عقائد' خیالات' اخلاق و معاملات میں ہے۔ اس لئے تصوف کے معنی اخلاق کو عمدہ معاملات کو احسن' خیالات کو پاکیزہ افکار کو طاہر روح کو تعلق باللہ و تعلق بالرسول سے شفاف و نفیس بنانے کا نام ہے

محققین کے اس ضمن میں بکثرت اقوال ہیں

حضرت جنید بغدادی کا قول ہے التصوف نعت اقیم العبدفیہ قیل نعت للعبد ام للحق فقال نعت للحق حقیقة ونعة للعبد رسم تصوف صفت باطن کی وہ صفت اعلیٰ ہے جس پر اس کا مستقل قیام ہو آپ سے کہا گیا کہ اس کا اصل بندہ ہے یا اللہ تو آپ نے ارشاد فرمایا اللہ کے لئے یہ صفت حقیقی ازلی اور دائمی ہے اور بندہ کے لئے یہ صفت عارضی اور رسمی ہے آپ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ حقیقت تصوف جو صفاء حقیقی کی متقاضی ہے وہ

marfat.com

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہے اور یہ اس کی نعت ہے لیکن بندہ جب اس کی اس صفت میں خود کو فنا کردے تو اللہ کی اس صفت کا اظہار عارضی بمطلقے الحق اس میں ہوتا ہے۔

حضرت حصری کا قول ہے التصوف صفاء السر من کدورۃ المخالفۃ تصوف اپنے باطن کو غیر خدا کی کدورت سے پاک و صاف رکھنے کا نام ہے محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب کا ارشاد ہے التصوف خلق فمن زاد علیک فی الخلق زاد علیک فی التصوف تصوف اخلاق ہے اور جو اخلاق میں تجھ پر فوقیت رکھے گا وہ تصوف میں بھی فوقیت رکھے گا حضرت مرتعش کا ارشاد ہے التصوف حسن الخلق تصوف اچھے اخلاق کا نام ہے ابوالحسن رحمتہ اللہ نے فرمایا

لیس التصوف رسوما ولا علوما ولکنہ اخلاق

تصوف نہ تو محض رسوم ہیں نہ علوم بلکہ تصوف اخلاق حسنہ کا مجموعہ ہے

ابو حفص خداد نیشاپوری کا قول ہے التصوف کلہ ادب ولکل وقت ادب ولکل مقام ادب ولکل حال ادب فمن لزم ادب الاوقات بلغ مبلغ الرجاء ومن ضیع الاداب فھو بعید من حیث یظن القبول تصوف کل کا کل ادب ہے ہر وقت ہر مقام اور ہر حال میں ادب تو جس شخص نے ان تمام اوقات میں ادب کو لازم کر لیا وہ مقام امید تک پہنچ گیا اور جس نے ان آداب کو ضائع کر دیا وہ بارگاہ ایزدی میں قبولیت کے ہر ذریعہ سے محروم ہو گیا۔

اسی طرح ایک قول ہے کہ حقیقۃ التصوف التخلق باخلاق اللہ تعالیٰ وسلب الارادۃ وکون العبد فی رضاء اللہ تعالیٰ تصوف کی حقیقت اللہ تعالیٰ

marfat.com
Marfat.com

کے اخلاق سے مزین ہو جانا' اپنے ارادہ کا چھن جانا اور بندے کا اللہ کی رضا میں محو ہو جانا ہے پھر کہا والتصوف ادب کله ادب الحضرت الا لهية الاعراض عما سواه حياء وجلالا وهيبة تصوف سارا ادب ہی کا نام ہے بارگاہ الوہیت کا ادب یہ ہے کہ ماسوی اللہ سے منہ پھیر لیا جائے بوجہ اس سے شرم اور جلال وہیبت

ابو عمر دمشقیؒ کا ارشاد ہے التصوف روية الكونين النقص بل غض الطرف عن الكون تصوف یہ ہے کہ متصوف دونوں جہانوں میں عیب دیکھتا ہے بلکہ اپنی نگاہ کائنات سے پھیر لیتا ہے

حضرت جنید بغدادیؒ تصوف کے خصائل یوں بیان فرماتے ہیں التصوف مبنی على ثمان خصال السخاء والرضاء والصبر والا شارة والغربة ولبس الصوف والسياحة والفقر اما السخاء فلا براہيم واما الرضاء فلا سمعئل واما الصبر فلايوب واماالا شارة فلذكريا واما الغربة فليجى وامالبس الصوف فلموسى واما السياحة فلعيسى واما الفقر فلمحمد صلى الله عليه وسلم وعليهم اجمعين

تصوف آٹھ بلند خصائل پر مبنی ہے اور وہ سخا' رضا' صبر' اشارہ' غربت' اون کا لباس' سیاحت اور فقر ہے (اور ان خصائل کی بلندپایہ مثالیں دیتے ہوئے فرمایا) پس سخا ابراہیم علیہ السلام رضا اسماعیل علیہ السلام صبر ایوب علیہ السلام اشارہ (اشارتاً "گفتگو کرنا) حضرت ذکریا علیہ علیہ السلام غربت یحییٰ علیہ السلام صوف کا لباس حضرت موسیٰ علیہ السلام سیاحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور

marfat.com

Marfat.com

فخر عظمت حضور اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہے۔

مذکورہ بالا اقوال کے علاوہ بھی بکثرت اقوال ہیں تاہم ان تمام ارشادات و تعریفات کا مدعا و خلاصہ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ تصوف صفائے قلب و روح طہارت جسم و جاں طہارت خیال و گمان' صداقت زباں و بیاں' پیکر عجز و انکسار' مجسمہ اخلاص و وفا' مجموعہ صبرو رضا' دنیا میں رہ کر دنیا سے بیگانہ' مخلوق میں رہ کر خالق کا جو یندہ ہونا عشق حقیقی میں خود کو فنا کر دینا' محبت رسول میں خود کو گم کر کے ذکر' فکر ارادے عمل خواہش تمنا' آرزو طلب' ظاہر باطن ہر گھڑی ہر آن اطاعت و اتباع مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگ جانے آپ کے اخلاق کریمانہ و ستودہ صفات کا کامل عکس بن کر اپنی ہستی کو مٹا دینے کا نام ہے اور اسی کو فنا فی الرسول کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جب طالب حق اپنے وجود و ہستی کی نفی کر دیتا ہے تو اسے فنا فی اللہ کا مقام حاصل ہوتا ہے اس کیفیت و حقیقت کا تعلق قال سے نہیں حال سے ہے

بیعت کے معنی و مفہوم

بیعت کے لفظی معنی بک جانے کے اور شرعی کے معنی خریدنے کے ہیں۔ ایک وہ ہوتا ہے جو بیچتا ہے اسے بائع کہتے ہیں جو بکتا ہے اسے مبیع اور جو خریدتا ہے اسے مشتری کہا جاتا ہے اور مبیع کے عوض میں جو شئی بائع کو ملتی ہے وہ ثمن کہلاتا ہے اصطلاح طریقت میں ایک شخص جو اپنے اختیار ارادے' خواہش' تمنا' آرزو طلب انداز اطوار' گفتار حتی کہ خیالات اور فکر و نظر بھی

marfat.com

Marfat.com

کسی کامل کے ہاتھ میں دیدے اسے بیعت کہتے ہیں یہ تمام مبیع اور بیچنے والا بائع طالب کہلاتا ہے خریدنے والا مشتری مرد کامل مرشد ہوتا ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی و رضا اور الطاف و عنایت وہ ثمن ہے جو طالب کو حاصل ہوتا ہے۔ یہ سودا کرنے کے بعد راہ حق کا طالب اپنے تمام اختیارات بلکہ ذات سے بھی دستبردار ہو کر خود بھی اس مرد کے حوالے ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام بیعت ہے۔

ضرورت مرشد

چند لمحات کے لئے ذرا رک کر نگاہ تصور میں تصوف کی تعریف و حقیقت و ماہیت کو دیکھ لیجئے۔ تصوف کا انتہائے مقصود ذات باری کی صفات کاملہ سے خود کو متصف کرنا' جلال و جمال الٰہی کے رنگ میں رنگ جانا' تجلیات ایزدی کو اپنے دامن قلب روح میں سمیٹ لینا اور خود کو کھو کر حقیقت کو پا جانا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہر انسان کی بساط اختیار و تحمل سے باہر تھا۔ ہاں اس کائنات میں صرف ایک ہی ذات تھی جو اس مقام تک پہنچ کر ذات احدیت کے بعد کائنات ہست و بود میں یگانہ و یکتا ہوئی اور وہ ذات ہے اشرف المخلوقات سرور کائنات ﷺ کی۔ جنہوں نے لیلتہ المعراج اتنا تقرب ذاتی حاصل کیا کہ حقائق و معارف اور ذات وصفات کی تجلیات بلاحجاب و بلا توسل اپنے قلب و روح اور جسم و جاں میں جذب کرلیں کیفیات وصال حق میں خود کو غلطاں کر کے متصف بالصفات ہو گئے۔ پھر وہ مقام حاصل ہوا کہ آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت' آپ کی رضا اللہ کی رضا' آپ کی عطا اللہ کی عطا' آپ

marfat.com

Marfat.com

کی ناراضی اللہ کی ناراضی' آپ کا تعلق اللہ کا تعلق' آپ کی گرفت اللہ کی گرفت' آپ کا ہاتھ اللہ کا دست قدرت اور آپ کی بیعت اللہ سے بیعت قرار پا گئی۔ اس کے بعد جس کو اللہ سے جو ملا وہ رسول اللہ کے ذریعے سے ملا۔ پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے براہ راست رسول اللہ کی چشمان مقدس میں جلوہ نور باری دیکھا' آپ کے چہرے پہ جمال الٰہی اب کی پیشانی پہ جلال خداوندی' آپ کے قلب اطہر سے معرفت حق' آپ کے دست مبارک سے اللہ کی بیعت' قرآن خود شاہد عادل ہے یدالله فوق ایدیھم اور آپ کی ذات کے پردے سے معرفت حق حاصل کی اور یہی عرفان حقیقت کہلاتا ہے۔ جلوہ حق کی آماجگاہ ذات رسالت جب حسی اعتبار سے لوگوں کے ظاہری پردہ بصارت سے مستور ہو گئی تو پھر بعد والوں کے لئے ان جمیع صفات و مقامات و مقاصد کے ذریعہ و مرکز آسمان رسالت کے تابندہ ستارے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرار پائے۔ پھر ان کے بعد تابعین پھر اولیائے کاملین پھر تبع تابعین اور پھر یہ سلسلہ دم بدم' قدم بقدم آج تک اور آج سے قیامت تک جاری رہے گا۔ اور یہی حقیقت عیاں ہے قرآن کی اس آیت سے کہ یاایھا الذین امنوا اتقوالله وابتغوا الیه الوسیلہ ایک مرید جب اپنا سب ارادہ' ایک طالب جب اپنی ہر طلب و منشاء اپنے مرشد اپنے شیخ کے سپرد کر دیتا ہے تو جلووں اور حقائق کے مراکز کا یہ تسلسل اسے اپنے پیر کامل کی صورت میں مل جاتا ہے اور یہ تمام حقیقتیں اس ذات میں دیکھتا ہے وہ اپنا ہاتھ ہی مرشد کے ہاتھ میں نہیں دیتا بلکہ اپنی حیات و ممات اور اپنی کل کائنات اس کے اختیار

marfat.com
Marfat.com

میں دیدیتا ہے وہ مرد کامل اس سے سب خرید کر معرفت و حقیقت کا وہ جام پلاتا ہے کہ جس کے بدلے اور عوض میں کل کائنات کی دولتیں، راحتیں اور نعمتیں اس طالب صادق کو سرمو نہیں بھاتیں یہی کڑیاں ہیں یہی سلسلے ہیں یہی وسیلے ہیں۔

سلاسل تصوف اور سلسلہ نقشبندیہ

مذکورہ مقاصد و مقام تک پہنچنے کے لئے جن جن مقتدر، یگانہ و کامل ہستیوں سے یہ تسلسل قائم ہوتا چلا گیا کڑی سے کڑی ہاتھ سے ہاتھ اور سینے سے سینہ ملتا گیا اوپر جا کر سمٹتے سمٹاتے ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچا ان مختلف ممتاز ہستیوں کی مناسبت اور ان کے فیضان کی وسعت کے اعتبار سے متعدد طرق و سلاسل وجود میں آتے گئے کہیں نقشبندی مجددی، کہیں قادری، کہیں چشتی، کہیں سہروردی، سلسلے مشہور و متعارف ہیں۔ یہ ساری نہریں یہ سارے دریا معرفت و حقیقت کے بحر بے کنار حبیب کردگار علیہ الصلوۃ والسلام سے نکلے اور مسلسل جاری ہیں۔ چونکہ آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے مورث اعلیٰ حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ کے عدیم النظیر مہکتے ہوئے پھول تھے اور یہ سلسلہ نقشبندی مجددیہ باؤلی شریف کے خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ اور سید العارفین پیر سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ گوڑھا سیداں شریف سے ہوتا ہوا حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شاہ نقشبند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ سید بہاؤ الدین شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہوا

marfat.com

Marfat.com

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ مشائخ ڈسکوٹ شریف نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ کے دو سلسلے چلائے یہاں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ مشائخ ڈسکوٹ شریف سلسلہ عالیہ سہروردیہ و سلسلہ عالیہ چشتیہ بھی رکھتے ہیں اور جس پر نظر ہو ان سے عطا بھی فرماتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

حدیث دل

(پروفیسر محمد افضل جوہر)

ڈھانگری شریف کا محل وقوع

موجودہ میرپور شہر کے بالمقابل اس سے کوئی پینتالیس کلومیٹر کی مسافت پر ڈیم کے شمالی ساحل پر بل کھاتے سرسبزوشاداب پہاڑی سلسلہ کے دامن میں ایک چھوٹا سا قصبہ واقع ہے جسے ڈھانگری بالا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ دلفریب قدرتی مناظر کے علاوہ اس کے قبول عام و شہرت دوام حاصل کرنے کا سبب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خانقاہ معلیٰ ہے۔ جو برصغیر کے خانقاہی نظام اور روحانی مراکز میں ایک منفرد مقام کی حامل ہے۔ قصبہ کے مشرق میں لب سڑک ایک جامع مسجد اور علوم اسلامی کی درسگاہ ہے۔ مسجد کی شمالی دیوار میں ایک دروازہ کھلتا ہے اندر وسیع ہال میں ایک حجرہ مرکز تجلیات ہے جس کا نور و سرور ستم رسیدگان جہاں کے لئے وجہ تسکین قلب ونظر ہے جہاں پہنچ کر انسان غم دوراں کو بھول کر انوار و تجلیات کے پرکیف نظاروں میں کھو جاتا ہے معبود برحق کے بندگان باصفا کے روحانی جلال وجمال کے حسین امتزاج میں خود رفتہ ہو کر راحت و سکون کی ایک دنیا بسا لیتا ہے۔ اس حجرہ معلیٰ میں اللہ کے کامل ولی غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علیؒ محو استراحت و تقسیم فیضان

marfat.com

Marfat.com

رسالت ہیں۔ مسجد کی جنوبی دیوار سے ملحق چند کمرے اور ایک وسیع احاطہ ہے جہاں حضرت ثالثؒ کے راحت قلب وجان صاحبزادہ محمد شفیق الرحمان مدظلہ العالی صورت والد مہربان میں ڈھل کر مسند رشد و ہدایت پر جلوہ فگن ہو کر تشنگان راہ شریعت و طریقت کی پیاس بجھانے میں مصروف عمل رہتے ہیں۔

آستانہ عالیہ کا طرہ امتیاز

آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کو برصغیر کے خانقاہی نظام میں یہ طرہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں اسلاف کے نظام خانقاہی کے طریقہ تعلیم و تربیت کا بدستور انتظام و انصرام ہے طالبان راہ حق کو شیخ طریقت سے قرب و حضوری کے وافر مواقع میسر آتے ہیں اور وہ اپنے ذاتی مسائل و معاملات کے حل سے لے کر شریعت و طریقت کے اسرار و رموز اپنے شیخ کی زبان حق ترجمان سے سنتے ہیں اور مرشد اپنے قول و عمل سے اپنے متوسلین و متعلقین کی رہنمائی اور مکمل تربیت فرماتے ہیں جس سے ان کے قلب کو صفا روح کو جلا' ایمان و ایقان کو پختگی اور عقیدہ و عمل کی درستگی ملتی ہے۔ وہ شریعت کی مکمل پاسداری کے ذریعے اپنے اخلاق و کردار کی آبیاری کرتے ہوئے منازل سلوک طے کرکے شریعت و طریقت کے پیکر بن جاتے ہیں۔

ڈھنگروٹ شریف سے ڈھانگری شریف تک کا تاریخی تسلسل

ڈھنگروٹ شریف میرپور شہر سے جنوب مغرب میں کچھ فاصلے پر دریائے جہلم و دریائے پونچھ کے سنگم پر واقع ہے شاید قدرت نے اس جگہ کا

marfat.com
Marfat.com

انتخاب اس لئے کیا کہ یہ موجودہ پاکستان اور کشمیر دونوں کو باہم ملاتی ہے اور اس جگہ پھوٹنے والے چشمہ فیض سے دونوں خطوں کے عوام کو یکساں مستفید کرنا مقدر ہوچکا تھا۔ اس قصبہ میں انیسوین صدی عیسوی کے غالباً چوتھے عشرے میں گلشن روحانیت کی ایک نازک سی کونپل بصورت حضرت خواجہ حافظ محمد حیات وجود ہستی میں آئی جس نے ایک شجر سایہ دار، پھلدار اور پھولدار بن کر اطراف و اکناف کو مہکا دیا پھر اسی ہستی کے ہاتھوں ڈھنگروٹ کے نواحی علاقہ گلا شریف میں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ کا خشت اول رکھا گیا۔ اس خانقاہ نے دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیا اور لوگ اس علاقہ کو ڈھنگروٹ شریف کے تقدس ماب لقب سے یاد کرنے لگے۔ پھر اس خانقاہ کا فیضان کشاں کشاں پرانے میرپور شہر کی نواحی بستی فیض پور میں مرتکز ہوا بعد ازاں یہیں پر غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی موجودگی اور حکم کی تعمیل میں حضور قبلہ عالم زینت الافاضل خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے ایک عظیم الشان جامع مسجد و درس شریف کی بیناد رکھی۔ حضرت اعلی حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کے بعد آپ کے لخت جگر غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ نے فیض پور شریف کے اس خانقاہی مرکز میں ضوفشانی فرمائی اور چراغ سے چراغ جلتے گئے۔ قلمی شاخ سے کونپلیں پھوٹ پھوٹ کر شجر بنتے رہے تاآنکہ بیسویں صدی عیسوی کے چھٹے عشرے میں پرانے میرپور شہر کی جگہ منگلا ڈیم بننے کی وجہ سے فیض پور شریف کا روح پرور منظر موجودہ مقام ڈھانگری

marfat.com

Marfat.com

شریف منتقل ہو گیا جہاں پر اب تک پوری آب و تاب کے ساتھ شریعت و طریقت کی ضیاپاشی جاری و ساری ہے۔ جہاں بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ ملتی ہے جہاں ستائی ہوئی آدمیت کو پناہ ملتی ہے جہاں مردہ دلوں کو حیات ملتی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کے جگر پارے ڈھنکروٹ شریف سے ڈھانگری شریف تک پھیل کر صورت اشجار سایہ فگن ہیں جن پر علم و عمل کے خوش رنگ و بو پھول کھلتے اور مہکتے ہیں جب انہیں نوک قلم کے ذریعے مجتمع کر کے چشم تصور کے سامنے پیش کیا تو نگاہ بصیرت و عقیدت میں اس مجموعہ کا نام "گلستان حیات" ہی جچا جو ہمہ جہت اسم بامسمی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

باب اول

خانوادہ آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے جد اعلیٰ

جامع الصفات - حامل الکمالات

منبع الفیوضات - مجمعۃ الحسنات

معلیٰ عن الالقاب حضرت قبلہ عالم

خواجہ حافظ محمد حیات قدس سرہ العزیز

marfat.com
Marfat.com

سراپاء حیات

متوازن جسم نمایاں قد' چوڑی پیشانی' گھنی تابدار زلفیں' جگمگاتا چہرہ' خوبصورت متناسب ریش مبارک' چمکتے دانت' لبوں پر مسکراہٹ' موٹی موٹی آنکھوں میں نور کی جھلک' خداداد رعب و جلال کہ جسے نظر بھر کر دیکھ لیا وہ دم بخود رہ گیا' گفتار میں صداقت' رفتار میں لطافت' کردار میں حقانیت' لہجے میں اپنائیت' طبیعت میں ایثار' مزاج میں سخاوت کا انوکھا انداز' پابندی شریعت کے خوگر' سنت نبوی کے پیکر' یہاں تک کے خلاف طریق پیغمبر علیہ السلام کسی کا بھی عمل دیکھ لیا تو ہفتوں طبیعت میں تکدر اور پھر اصلاح کی تدبیر و فکر' عبادت و ریاضت کا شغف' عشق رسالت کی تڑپ' عاجزانہ انداز' مشفقانہ اطوار' کم گفتن' کم خوردن و کم خفتن کا حسین شاہکار' مرضی مولا کا ہر دم طلب گار۔ یہ تھی وہ ذات بابرکت جسے خلق خدا حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیاتؒ کے نام سے یاد کرتی ہے جو آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے خانوادہ کے جد اعلیٰ ہیں۔

ولادت و خاندانی پس منظر

کشمیر کے مشہور شہر میرپور کے جنوب مغرب میں چند میل کے فاصلے پر دریائے جہلم و دریائے پونچھ کے سنگم پر ڈھنگروٹ شریف نامی گاؤں واقع ہے یہ گاؤں آزاد کشمیر اور پاکستان کا نقطہ اتصال ہے اسی قصبے میں ایک متمول زمیندار خاندان آباد تھا جو علم و عمل' دینداری اور دیانتداری میں دور دور

marfat.com

Marfat.com

تک مشہور و معروف تھا اس خاندان کے سربراہ حضرت محمد بہادرؒ نہایت صوفی منش، درویش صفت، پرہیزگار، عبادت گذار اور مستجاب الدعوات شخص تھے۔ آپ دور دور تک صاحبان فکر و نظر میں اتنا بلند مقام رکھتے تھے کہ اس دور میں ڈھنگروٹ شریف کا ایک آدمی حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کی خدمت میں تونسہ شریف حاضر ہوا اور اپنی کوئی پریشانی و حاجت پیش خدمت کر کے بڑی لجاجت کے ساتھ دعا کے لئے عرض پرواز ہوا حضرت خواجہ تونسوی نے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ جواب دیا میرپور سے۔ فرمایا وہاں ڈھنگروٹ گاؤں میں محمد بہادر نامی ایک بزرگ رہتے ہیں انہیں جانتے ہو؟ عرض کی حضور! میرا گاؤں بھی ڈھنگروٹ ہے میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں وہ بہت نیک شخص ہیں۔ فرمایا پھر یہاں کیا لینے آئے ہو؟ جاؤ انہی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزارو۔

انہی حضرت محمد بہادر رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں غالباً ۱۸۴۳ء میں ایک بچے کی پیدائش ہوئی نام محمد حیات رکھا گیا۔ آثار بتلا رہے تھے کہ نومولود ہونہار بچہ ہے جو اپنی فطری خاصیتوں اور خداداد صلاحیتوں کی بدولت نابغہ روزگار بن کر چمکے گا۔ پھر وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ خیال درست تھا اور یہی بچہ جہان تصوف میں حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ بن کر چمکا۔

لفظ خواجہ کی حقیقت

"خواجہ" فارسی الاصل لفظ ہے جس کے لغوی معنی "آقا" کے

marfat.com

Marfat.com

ہیں۔ اسلامی ادب میں یہ لفظ عزت، وقار، احترام اور تقویٰ و پرہیزگاری کی علامت بن کر نہایت بلند مقام اہل اللہ اور اولیا اللہ کے اسمائے گرامی کے ساتھ استعمال ہوتا رہا ہے۔ جیسے خواجہ حسن بصری، خواجہ نظام الدین دہلوی اور خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم چنانچہ اسی طرح عوام و خواص نے آپ کے ورع و تقویٰ میں بلند مقام اور آپ کو مقرب الی اللہ ولی کامل سمجھتے ہوئے حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کہنا شروع کیا بعد ازاں یہ لقب آپ کے خاندان کی بزرگ و ممتاز ہستیوں کے نام کے ساتھ بطور علامت استعمال ہوتا چلا آ رہا ہے۔

سلسلہ تعلم و تعلیم

حضرت اعلیٰ نے ابتدائی تعلیم کا سلسلہ ڈھنگروٹ شریف میں ہی شروع کیا طبیعت میں قدرت نے دینی علوم کا بے پناہ ذوق ودیعت کر رکھا تھا۔ جس کی تسکین کی خاطر آپ نے قرآن حکیم حفظ کرنا شروع کیا۔ آغاز ہی میں آپ کو معبود حقیقی کا کلام اپنے سینے میں بسا کر جو لذت اور نور و سرور حاصل ہوا اس سے حفظ قرآن کا شوق عشق میں تبدیل ہو گیا اور آپ اس نعمت عظمیٰ کے اسرار و رموز اور علوم و معرفت کا خزانہ جلد از جلد سمیٹنا چاہتے تھے جس کے لئے آپ نے محنت شاقہ کا راستہ اختیار کیا۔ دن رات اسی دھن میں مصروف رہتے رات کو جب بھی نیند کا غلبہ ہوتا تو اپنے گیسو رسی کے ذریعے چھت سے باندھ کر کھڑے ہو جاتے اور قرآن کا ورد کرتے رہتے۔ حصول تعلیم کے لئے آپ دو مرے متصل قصبہ سالگری شریف بھی تشریف لے

marfat.com

Marfat.com

گئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن کریم حفظ کر لیا۔ پھر اسی انداز' اسی تلفظ اور اسی لہجے میں قرآن پڑھنے کا ذوق لطیف نہایت شدت سے پیدا ہوا جس میں محبوب حجازی ﷺ نے پڑھا تھا ان دنوں فن قرات و تجوید میں کھاریاں کے قریبی مقام جوڑہ کے حضرت حافظ خواجدین صاحب بلند شہرت و منفرد مقام رکھتے تھے آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر محبوب باری کے حجازی لب و لہجے میں قرآن پڑھنا شروع کیا۔ عشق کلام الٰہی کے ساتھ ساتھ عشق رسول ﷺ نے عجب نکھار پیدا کر دیا۔ جب آپ تلاوت قرآن فرماتے تو سننے والے کو یوں محسوس ہوتا کہ قرآن کے الفاظ اس کے سینے میں اترتے جا رہے ہیں جب آپ نے آوان شریف کے قریب موضع ہزارہ مغلاں میں قرآن نماز تراویح میں سنانا شروع کیا تو اطراف و جوانب سے ساٹھ حفاظ کرام آپ کی قرات سننے کے لئے نماز تراویح میں شامل ہوئے۔

آپ نے تکمیل تعلیم کے بعد ڈھگروٹ شریف میں تدریس قرآن کا ایک ادارہ قائم فرمایا اور خود یہ نعمت غیر مترقبہ لوگوں میں تقسیم فرمانا شروع فرمائی۔ بعد ازاں میرپور کے موضع تنگدیو میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا اور نو سال تک مخلوق خدا کے سینے کلام الٰہی کے نور سے معمور فرماتے رہے اور اس کے بعد دوبارہ یہ سلسلہ ڈھنگروٹ شریف منتقل فرما دیا۔

ایک غیر مقلد مولوی پر قرات قرآن کا اثر

موضع تنگدیو سے جب آپ نے تعلیم و تدریس کا سلسلہ دوبارہ ڈھنگروٹ شریف منتقل فرمایا تو دو طالب علم چوہدری محمد اسماعیل اور چوہدری

marfat.com

Marfat.com

شاہ ولی ابھی اپنی تعلیم مکمل نہ کر سکے تھے۔ ان کے والد انہیں قرب و جوار کے کئی اساتذہ کے پاس لے کر گئے مگر جب استاد ان طلباء کا لب و لہجہ سنتے تو صاف جواب دے دیتے کہ ان بچوں کو پڑھانا ہمارے بس کی بات نہیں۔ انہیں اسی استاد کے پاس لے جائیں جہاں اب تک پڑھا ہے چنانچہ دونوں کو ڈھنگروٹ شریف آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا ایک مرتبہ یہ دونوں چند یوم کی رخصت لے کر اپنے گھر موضع بوعہ جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں ایک غیر مقلد مولوی مل گیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ یہ دونوں طالب علم ہیں تو کہا صاحبزادو کچھ سناؤ تو سہی۔ دونوں نے ایک ایک رکوع کی تلاوت فرمائی تو مولوی صاحب تڑپ اٹھے طلباء سے استاد کا پتہ پوچھا اور گھر کا راستہ چھوڑ کر سیدھے ڈھنگروٹ شریف پہنچے۔ حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی عرض کی حضور میں نے برصغیر کے بڑے بڑے مدارس دیکھے' ان میں پڑھا لیکن قرات قرآن کا یہ لب و لہجہ اور طرز و انداز کہیں نہیں پایا آپ کرم فرمائیں میرے گھر تشریف لے چلیں اور اس نعمت سے میرے بچوں کو بھی متمتع فرما دیں آپ نے منظور نہ فرمایا تو مولوی صاحب سمجھے کہ شائد آپ خیال فرماتے ہوں کہ غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنا پڑے گی اس لئے انکار فرما رہے ہیں۔ عرض کی حضور ہم نماز بھی آپ کے پیچھے پڑھیں گے آپ نے فرمایا مولوی صاحب اس درس میں مجھ سے دور دراز مقامات کے طلباء آ کر بڑی محبت اور شوق سے پڑھتے ہیں میں انہیں مایوس اور ان کا حرج نہیں کر سکتا۔ آپ نے تدریس قرآن کا جو منفرد سلسلہ شروع فرمایا تھا وہ قریبا

marfat.com

Marfat.com

ڈیڑھ صدی گزرنے کے بعد بھی ڈھانگری شریف میں جاری و ساری ہے۔

بیعت و خلافت

بچپن ہی سے آپ کی طبیعت کا رنگ جداگانہ تھا کھیل کود اور لہوولعب سے بالکل الگ تھلگ گھنٹوں دریا کے کنارے چپ چاپ بیٹھے رہتے۔ آپ نے ابتدائی روحانی تربیت اپنے والد گرامی سے پائی تھی اس دوران تنہائیوں ویرانوں' صحراؤں میں اور دریا کے کنارے ذکر و فکر میں مشغول رہتے بعد ازاں جوڑہ شریف قیام کے دوران حضرت حافظ خواجدینؒ کے ہمراہ باؤلی شریف حاضر ہوئے اور عارف باللہ حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ المعروف لنڈے والے حضرت صاحب کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے پھر تو باؤلی شریف کی حاضری آپ کا مقصود و معمول بن گیا۔ اپنے شیخ کی زیارت و دست بوسی کے لئے بے تابانہ حاضر ہوتے اور منازل سلوک طے کرتے رہے۔ اللہ کے فضل و کرم نبی پاک ﷺ کی نظر عنایت اور مرشد کامل کی توجہ سے بہت جلد سلسلہ طریقت میں بلند مقام حاصل کر لیا۔ اس دوران درس و تدریس کا سلسلہ بھی برابر جاری رہا۔ مرشد کامل نے تکمیل تربیت کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا تو آپ نے عرض کی حضور ہمارے علاقہ میں تعلیم قرآن کی بہت ضرورت ہے اور میں نے قرآن کی تدریس اپنی زندگی کا مقصد وحید بنا لیا ہے اور یہ تو بہت بڑی ذمہ داری ہے ارشاد ہوا وہ ٹھیک ہے اور یہ اس پر نورٌ علیٰ نور ہے پھر کیا تھا آپ نے شریعت و طریقت کا پیکر بن کر مخلوق خدا کو ظاہری و باطنی علوم

marfat.com

Marfat.com

سے یکساں و ایک ساتھ سیراب فرمانا شروع کر دیا۔ لوگ عقیدت و احترام کی وجہ سے آپ کو حضرت خواجہ محمد حیات یا حضرت بابا جی صاحب یا حضرت حافظ جی صاحب کے محبت بھرے القاب سے یاد کرنے لگے۔

marfat.com
Marfat.com

سلوک مجددیہ کی امانت

آپ کے مرشد کامل عارف باللہ حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کو کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ ایک روز اچانک مخزن جود و عطا صاحب صدق و صفا حضرت پیر سید نیک عالم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ آف گوڑھا سیداں میرپور کے خلیفہ مجاز مولانا عبداللطیف گلپیڑوی حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی یا حضرت آپ کو حضرت پیر سید نیک عالم شاہ (رحمتہ اللہ علیہ) نے یاد فرمایا ہے ان بزرگان پاک طینت کے قلوب باہمی رشتہ اخوت و تعلق خاطر سے مربوط و سرشار رہتے ہیں۔ حضرت اعلیٰ فوراً تیار ہوئے اور سید ذیشان کی بارگاہ میں گوڑھا سیداں جا پہنچے ادھر قطب دوراں سید نیک عالم شاہ صاحب مائل بکرم سراپا انتظار بنے بیٹھے تھے آپ کو دیکھتے ہی خود چند قدم آگے تشریف لائے۔ حضرت اعلیٰ کے حسن باطن نے جلوہ ظاہر بن کر چہرہ و پیشانی میں جمال اور ریش مبارک کے حسن امتزاج نے کچھ ایسا کمال پیدا کر دیا کہ حضرت سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ دیکھتے ہی بے ساختہ بول اٹھے "واہ سبحان اللہ! اللہ پاک نے کیا نورانی صورت بنائی ہے"

حضرت پیر سید نیک عالم رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ ولایت نے پہلی ہی نظر میں بھانپ لیا کہ یہ گوہر نایاب وہی ہے جس کی مجھے تلاش تھی کچھ توقف اور گہری سوچ کے بعد رازدارانہ انداز میں پورے اعتماد کے ساتھ ارشاد فرمایا "میں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک امانت عرصے سے لئے اس جستجو میں ہوں کہ کوئی اس کا اہل ملے تو میں اس کے سپرد کر دوں۔ آج آپ

marfat.com

Marfat.com

مل گئے ہیں یہ آپ ہی کا حصہ ہے"

حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے اس بارگراں کے بارے میں کچھ سوچ کر عرض کی حضورا میں تو باؤلی شریف کی سرکار کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے چکا۔ ان کی بڑی نظر کرم ہے۔

ارادت شیخ کا یہ عالم دیکھ کر حضرت سید صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ایک تجسس بھری نگاہ آپ کے چہرے پہ ڈالی اور شفقت بھرے وجد آفریں لہجے میں فرمایا "آپ تعلق خاطر' نسبت' ارادت اور آمدورفت باؤلی شریف ہی رکھو بس یہ امانت مجھ سے لے لو تاکہ میں بار امانت سے سبکدوش ہو جاؤں" آپ نے نہایت حسن ادب کے ساتھ سر تسلیم خم کر لیا اور سیدالسا لکین سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی خلافت و اجازت عطا فرمائی اور باطنی توجہ و تصرف سے حضرت مجدد پاک رحمتہ اللہ علیہ کی وہ امانت آپ کے سینے میں اتار دی حق بحقدار رسید تو تھا ہی مگر اس لمحہ کیف و سرور کا عالم ہی نرالہ تھا اور کیوں نہ ہو کہ معرفت کی یہ مے نگاہوں سے پلائی جاتی ہے اور سینوں میں چھپائی جاتی ہے۔ چند یوم گوڑھا سیداں شریف میں قیام کا ارشاد ہوا آپ نے تعمیل کی اور نہایت قلیل مدت میں سلوک مجددیہ کے اعلیٰ مدارج طے کر لئے اور گوڑھا سیداں میں آپ پر سلسلہ مجددیہ کا گھاڑا رنگ چڑھ گیا۔

رخصت کے وقت سخی سید نے بڑے رقت انگیز جذباتی انداز میں سینے سے لگایا اور فرمایا "حافظ صاحب اس امانت کو آگے بڑھاتے رہنا اور خلق خدا کو

marfat.com

Marfat.com

فیضیاب کرتے رہنا ورنہ قیامت میں پکڑ لوں گا آپ روانہ ہوئے تو حضرت شاہ صاحب دور تک آپ کو محبت سے دیکھتے رہے وہ دن اور آج کا دن دنیا اس امانت کے فیضان و جوبن کی بہاریں دیکھ رہی ہے۔

حضرت سید محمد نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کا باہمی تعلق خاطر

اب تو حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ سے انتہائی قلبی انسیت و عقیدت ہو گئی تھی اور کیوں نہ ہوتی! کہ قاسم نعمت ﷺ کے پارہ دل و مظہر کامل حضرت سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے خود گھر بلا کر اس نعمت عظمیٰ سے مالا مال فرمایا تھا جو مدت العمر کی محنت شاقہ کے بعد بھی کروڑوں میں سے کسی خوش نصیب کو حاصل ہوتی ہے باؤلی شریف کے ساتھ ساتھ گوڑھا سیداں شریف کی حاضری بھی اب کثرت کے ساتھ آپ کا معمول و مقصود بن گئی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقعہ پر گوڑھا سیداں شریف کی حاضری کا تو ہفتوں پہلے اہتمام و انصرام فرماتے اور کبھی ناغہ نہ فرماتے۔ ادھر حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بھی ہمیشہ اسی شدت و بے قراری کے ساتھ آپ کی انتظار رہتی گویا عشق کی آگ تھی۔ اس کا اندازہ اس سے کیجئے کہ ایک مرتبہ عرس مجددی کے موقعہ پر حضرت اعلیٰ کی طبیعت ناساز ہو گئی سفر کے متحمل نہ رہے تو اضطراب و بیقراری کے ساتھ اپنے خلفاء جناب میاں حسین علی رحمتہ اللہ علیہ کس

marfat.com

Marfat.com

حاڑاں والے اور قاضی سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ چھچھاں والوں کو حرم مبارک میں حاضری اور حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی قدم بوسی کر کے اپنی عذر خواہی کے لئے گوڑھا سیداں شریف بھیجا۔ دونوں حضرات حاضر ہوئے اور صورت حال شاہ صاحبؒ کی خدمت میں عرض کی تو حضور سیدی صاحب نے انتہائی افسوس کیا اور فرمایا کہ حافظ جی صاحب ڈھنگروٹ والوں کی علالت کا پہلے پتہ چلتا تو منگنیؔ کی تاریخ تبدیل کر دیتے۔ ان کی طبیعت ٹھیک ہوئی پھر منگنی ہو جاتی۔

ریاضت و مجاہدات

حضرت خواجہ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ ابتدا ہی سے تفکر تدبر' ذکر بالجنان و ذکر بالا رکان کے خوگر تھے حصول تعلیم کے دوران بھی عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے دریائے جہلم کے کنارے مختلف مقامات پر جنگلوں اور ویرانوں میں بیٹھ کر پہروں ذکر و فکر سے صفاء باطن حاصل کرتے جوڑہ شریف قیام کے دوران یہ سلسلہ اور بھی بڑھ گیا باڑلی شریف حاضر ہو کر شیخ طریقت کے دست حق پرست میں ہاتھ دینے کے بعد تو تعلیم قرآن دینے کے اوقات کے علاوہ سارا وقت یاد الٰہی میں گزار دیتے۔ گوڑھا سیداں میں پیر سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں قیام کے دوران طریق مجددیہ کے مطابق مجاہدات و ریاضت میں مشغول رہے آپ عبادت و ریاضت کے لئے کنج تنہائی کا انتخاب فرماتے نہ کسی کو ساتھ لے جاتے اور نہ ظاہر فرماتے البتہ

marfat.com

Marfat.com

چونکہ آپ عابد شب زندہ دار تھے اس لئے اہل خانہ پوری پوری رات کی آہ وزاریوں اور قیام و قعود سے واقف تھے لیکن کسی کو اظہار حقیقت کی نہ اجازت تھی نہ جرات۔ شیخ کی بارگاہ سے خلافت و اجازت عطا ہونے کے بعد جب سلسلہ رشد و ہدایت جاری فرمایا تو مریدین و متوسلین کی ظاہری و باطنی تربیت کا اہتمام فرمانے لگے اور یہ سلسلہ سفر و حضر میں برابر جاری رہتا آپ کا طریقہ یہ تھا کہ نماز عشا کے بعد توجہ فرماتے دور دراز سے آئے ہوئے احباب بھی مراقبہ میں شریک ہوتے پھر ذکر و فکر کا سلسلہ شروع ہوتا جو نماز تہجد تک جاری رہتا۔ آپ کی توجہ کی بدولت احباب کے سینے میں عشق الٰہی کی ایسی گرمی پیدا ہو جاتی کہ موسم سرما کی یخ بستہ راتوں میں پسینہ آ جاتا اس دوران گرم کپڑوں کی کبھی ضرورت نہ پڑتی بلکہ جائے قیام پر جو خشک گھاس بچھا کر اس پر بیٹھتے اس سے بھی تپش و حرارت کے بھبکے اٹھتے نماز تہجد کے وقت دعا ہوتی اور (سنگیوں) احباب کو اجازت عطا فرماتے۔ یہ سلسلہ سفر میں بھی ہمیشہ جاری رہتا بلکہ دوران سفر تو کئی کئی میل دور سے لوگ حاضر ہوتے تھے۔ اکثر قیام مساجد میں ہوتا بستی بستی قریہ قریہ ذکر و اذکار کی یہ محفلیں سجتیں۔ خلق خدا دنگ رہ جاتی کہ یہ کون لوگ ہیں جو ساری ساری رات ذکر و فکر، سوز و گداز اور آہ و زاری میں گزار کر چہروں پر نئی تازگی و نور سجا کر دن بھر اپنے دیگر معمولات بھی برابر انجام دیتے ہیں۔

ذکر کا حیران کن واقعہ

ایک مرتبہ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ (سنگیوں) مریدین و معتقدین

marfat.com

Marfat.com

سمیت کسی اجنبی گاؤں کی مسجد میں قیام پذیر ہوئے حسب معمول رات بھر ذکر و فکر کی محفل جاری رہی۔ شیخ طریقت کی توجہ اور سوز عشق میں ڈوب کر ذکر خفی نے کچھ ایسا سماں پیدا کر دیا کہ سانسوں کی آواز سے گاؤں کی مسجد سے قریبی مکانات گونج اٹھے رات کے پچھلے پہر دعا ہوئی اور احباب طریقت صبح طلوع ہونے سے پہلے ہی واپس اپنے گھروں کو چلے گئے دوسرے دن صبح گاؤں کی خواتین حیرت زدہ ہو کر ایک دوسری سے تذکرہ کرتی تھیں کہ رات کو ہماری مسجد میں جنات کی کوئی جماعت آئی تھی۔ ساری رات شاں شاں کی آوازیں گونجتی رہی ہیں۔

محفل کا نورانی منظر

حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ جب محفل ذکر سجاتے تو دور سے دیکھنے والے پر بھی نور و سرور کا عجب کیف و سماں طاری ہو جاتا تھا۔ اس ضمن میں آپ کے خلیفہ میاں حسین علیؒ کس حاڑاں والے کے فرزند حاجی محمد عبداللہ خان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مریدین و احباب کے ہمراہ کس حاڑاں تشریف لا رہے تھے کہ میرے نانا نے دور سے دیکھا تو میری والدہ سے پوچھا "کیا کوئی بارات آ رہی ہے"؟ امی جان نے جواب دیا میاں جی کہہ رہے تھے کہ حضرت حافظ جی صاحب ڈھنگروٹ شریف والے بوڑھ ڈھانگری آئے ہوئے ہیں۔ غالباً" وہی آ رہے ہوں گے۔ میرے نانا نے بڑے تعجب سے کہا اتنے سارے لوگ رات کہاں ٹھہریں گے اور کھانے پینے کا انتظام کون اور کیسے کرے گا؟ انہیں کیا معلوم تھا کہ اللہ کے ان دین

marfat.com

Marfat.com

دار بندوں کی اصلی غذا تو ذکر خدا ہے۔ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ احباب سمیت آئے اور سیدھے مسجد میں تشریف فرما ہوئے رات کو سوزو گداز بھری محفل ذکر و فکر کچھ اس انداز میں سجی کہ فضائے معلیٰ تک عجب سماں نظر آنے لگا۔ رات کے پچھلے پہر نانا جان اتفاقاً باہر نکلے مسجد کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا نہ جانے کیا کیف و سماں نظر آیا کہ تڑپ اٹھے اور بے ساختہ بول اٹھے "ظاہری ہو یا باطنی زندگی تو انہی لوگوں کی ہے" پھر میری والدہ سے کہا بیٹی میں ان ہستیوں کی دعوت کروں گا۔ امی نے جواب دیا ان کا تو پروگرام ہی معلوم نہیں پھر کیا معلوم دعوت قبول فرماتے ہیں کہ نہیں! آپ نے کہا بس تم انتظام کرو میں میاں حسین علی کے ذریعے منوا لوں گا۔ چنانچہ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ سے گزارش کی گئی آپ نے ازراہ شفقت سنت سمجھ کر دعوت قبول فرمائی اور احباب سمیت تشریف لے جا کر نانا جان کی خواہش پوری فرما دی۔ اور اسی وقت آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں شمولیت کا اعزاز بھی حاصل کر لیا۔

پابندی شریعت

شریعت مطاہرہ کی پابندی آپ کا اور جملہ احباب طریقت (سنگیوں) کا خصوصی امتیاز اور وطیرہ تھا۔ خلاف سنت کسی عمل کا وقوع پذیر ہونا آپ سے یا آپ کے متعلقین سے تو متصور بھی نہ ہو سکتا تھا آپ کسی دوسرے کا بھی خلاف سنت رسول ﷺ کوئی قول و فعل دیکھ کر کبھی گوارہ نہ فرماتے تھے اور جب تک وہ اس سے باز نہ آ جاتا آپ نہایت افسردہ اور اصلاح کی فکر میں

marfat.com

Marfat.com

پریشان رہتے تھے حضرت اعلیٰ کے ایک مرید و شاگرد مولوی سید محمد موضع کنسٹی کے رہنے والے تھے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر ہمارا گزر ایک بستی نرملہ (کلاؤب) پر ہوا۔ نماز کا وقت ہو گیا مسجد میں پہنچے اذان دی لیکن باوجود انتظار کے بستی میں سے کوئی فرد بھی نماز پڑھنے مسجد میں نہ آیا۔ آپ نے مجھے اور ایک دوسرے غلام کو حکم دیا باہر جاؤ بستی میں کچھ لوگ ہوں تو انہیں بلا لاؤ۔ چنانچہ ہم باہر گئے دیکھا کہ چند آدمی نظر آئے ہم حسب الارشاد انہیں بلا لائے آپ نے فرمایا "بھئی پوری بستی میں سے کوئی بھی نماز پڑھنے نہیں آیا کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے نہ کبھی نماز پڑھی ہے اور نہ یہاں کسی کو نماز آتی ہے۔ آپ کو یہ سن کر انتہائی دکھ ہوا سفر کا ارادہ چند یوم کے لئے ملتوی فرما دیا۔ خود بھی وہیں قیام فرمایا مجھے بھی ساتھ رکھا۔ آپ بھی بستی کے لوگوں کو نماز یاد کراتے مجھے بھی حکم دیا۔ چند یوم کی محنت سے بستی کے لوگوں کی کایا پلٹ گئی سب لوگوں نے نماز سیکھ لی آپ نے کچھ ایسی باطنی توجہ فرمائی کہ بستی کے تمام لوگ پختہ نمازی بن گئے کئی نسلیں گزرنے کے بعد بھی اس بستی کے لوگ نمازی اور عبادت گزار ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت اعلیٰ کے انتہائی عقیدت مند اور شکر گزار ہیں۔

معیار تقویٰ

حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ کے نور نظر حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی زبانی منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مکان کی ایک دیوار بنانے کے لئے ایک معمار لگایا اس کے ساتھ ایک مزدور

marfat.com

Marfat.com

گارا بنا رہا تھا۔ اتفاقاً آپ کا وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ اس مزدور کے گھٹنے ننگے ہیں آپ نے فرمایا "یہ گارا کس کے لئے بنا رہے ہو"؟ اس نے عرض کی حضور آپ ہی کے مکان کی دیوار کے لئے یہ سننا تھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا سخت ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے اور ارشاد فرمایا "اسے چھوڑ دو جو گارا گھٹنے ننگے کر کے بنایا جائے وہ اس قابل نہیں کہ اسے ہمارے مکان کی دیوار میں لگایا جائے"

خانقاہ عالیہ کا قیام و انتظام

حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیاتؒ کی طبیعت میں حد درجہ استغنا تھا۔ ڈھنگروٹ شریف میں جب طالبان راہ حق کا ہجوم ہونے لگا تو حاضرین کے قیام اور زائرین کے خورد و نوش کے انتظام و لنگر کے لئے حضرت اعلیٰ کے ماموں صاحب نے سات کنال رقبہ پیش کیا جو آپ نے قبول فرما کر آنے والے حضرات کے قیام و طعام کا اہتمام فرمانا شروع فرمایا بعدازاں خدام و سالکان راہ طریقت نے اس سے ملحقہ شاملات کا کچھ رقبہ بھی اس میں شامل کر کے آباد کیا۔ اس طرح ایک باقاعدہ خانقاہی نظام تشکیل دے کر ظاہری' باطنی' اخلاقی و روحانی تربیت کا ایک مرکز قائم فرمایا اور دیکھتے ہی دیکھتے آستانہ' عالیہ ڈھنگروٹ شریف نے روحانی دنیا میں ایک ممتاز مقام اور مرکزیت حاصل کر لی۔

کرامات حضرت خواجہ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ

اہل اللہ کی سب سے بڑی کرامت تو شریعت مطاہرہ کی پابندی اور سنت نبوی علی صاحبہا السلام کی اتباع کاملہ ہے جس میں آپ کی ذات قابل

marfat.com

Marfat.com

تقلید و رشک نمونہ تھی۔ مزید بر آں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشف و کرامت کے کمالات سے نواز رکھا تھا۔

بغیر کشتی کے توجہ سے دریا عبور کرا دیا

سیدی مرکز علم و عرفاں صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان ادام اللہ فیوضہ کی خدمت میں احباب طریقت میں سے ایک پرانے بزرگ نے اپنے دادا کی روایت یوں بیان کی کہ ایک مرتبہ وہ دیگر چند افراد کے ساتھ دریائے جہلم کے پتن پر پہنچے تاکہ کشتی کے ذریعے دریا عبور کر کے دوسری طرف ایک گاؤں میں کسی عزیز کے جنازہ میں شرکت کر سکیں۔ لیکن جب پتن پر پہنچے تو کوئی کشتی تھی نہ ملاح۔ نہایت پریشانی کی حالت میں کھڑے تھے کہ قریب ہی زمینوں میں ایک بزرگ دریا کی جانب پشت کئے کھڑے نظر آئے۔

یہ زمین حضرت اعلیٰ کی تھی۔ اور یہ بزرگ خود حضرت خواجہ محمد حیاتؒ تھے مسافروں نے عرض کی حضور! ہمیں دریا کے اس پار جنازہ میں جانا تھا لیکن اب تو کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ آپ نے انہیں بھرپور نظر سے دیکھا توجہ ڈالی تو وہ لوگ آپ کی جانب ایسے متوجہ ہوئے کہ دنیا جہان سے بے خبر ہو گئے آپ نے فرمایا "جانا تو مجھے بھی وہیں ہے" چند لمحات بعد انہوں نے جو دیکھا تو دریا کے دوسرے کنارے پر کھڑے تھے اور وہ بزرگ موجود نہ تھے اور جب اس مقام پر پہنچے جہاں جنازہ تھا تو یہ دیکھ کر ان لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ آپ پہلے سے وہاں موجود ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

دریا میں بہہ جانے والی ٹوپی مسجد سے مل گئی

الحاج مولوی نور الدین صاحب مرحوم حضرت اعلیٰ کے مرید و شاگرد تھے اکثر ڈھنکروٹ شریف حاضری دیتے ایک مرتبہ حاضری کے دوران دریا پر کپڑے دھونے گئے۔ کپڑے دھوتے ہوئے آپ کی ٹوپی پانی میں گری اور دریا کا تیز بہاؤ اسے بہا کر لے گیا۔ غربت کا دور تھا مولوی صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ٹوپی بہہ جانے کا واقعہ قدرے افسوس کے انداز میں عرض کیا اس وقت تو حضرت اعلیٰ خاموش ہو گئے مولوی صاحب اٹھے اور مسجد گئے وہاں صفیں بچھانے اور درست کرنے لگے تو ان کی حیرت نہ انتہا نہ رہی جب وہی ٹوپی صفوں کے درمیان سے بر آمد ہوئی۔

کھانے میں برکت کا عجیب واقعہ

ایک مرتبہ ایک غریب سنگی (مرید) نے حاضر ہو کر عرض کیا حضور اگرچہ غریب ہوں لیکن دل کی خواہش ہے کہ حضرت کی دعوت کروں کرم فرما کر تشریف لے چلیں تو عنایت ہو گی۔ آپ کے ساتھ اس وقت پندرہ ارادتمند تھے عرض کی حضور ارادتمندوں کو بھی ساتھ لیتے آیئے۔ آپ نے دعوت قبول فرمالی جب چلنے کا وقت ہوا تو احباب کی تعداد پچاس ہو گئی تمام لوگ اس کے گھر پہنچے تو میزبان نہایت متفکر و پریشان ہوا آپ نے اس کی جانب دیکھا اور مسکرا کر فرمایا فکر نہ کرو جو کچھ پکایا ہے سب اٹھا کر مسجد میں لے آؤ۔ وہ سالن اور روٹیاں اٹھا کر مسجد میں لے آیا آپ نے اپنی چادر مبارک سالن اور

marfat.com

Marfat.com

روٹی کے اوپر ڈال دی خود بیٹھ گئے اپنے دست مبارک سے ہر ایک کو دو دو روٹیاں اور حسب ضرورت سالن ڈال ڈال کر عنایت فرماتے جاتے جب پچاس کے پچاس افراد کھا چکے تو آپ نے بھی تناول فرمایا اور اس سنگی (مرید) کے جتنے اہل خانہ گھر پر موجود تھے ان کے لئے بھی پورا کھانا بھیجا۔ غربت و افلاس کے اس دور میں اس قسم کے متعدد واقعات ایسے ہوئے ہیں

نگاہ سے بدبختی کو بدل دیا

صوفی قادر بخش صاحب کی زبانی روایت ہے کہ حضرت اعلیٰ ایک مرتبہ بوہ گجراں نامی ایک گاؤں تشریف لے گئے حسب معمول رات مسجد میں قیام فرمایا ارادتمند کثرت سے جمع ہو گئے سانسوں کے ذریعے ذکر خفی اس عشق و محبت سے ہوتا رہا کہ قرب و جوار میں لوگوں تک سانسوں سے ذکر کی سحر بھری آواز پہنچتی رہی صبح ایک بڑے میاں بابا گاموں نام کے قریب آئے اور اہل حلقہ کو آواز دے کر گستاخانہ لہجے میں کہا آج رات تم لوگ اونٹ ہانکتے رہے ہو۔ احباب طریقت کو یہ بات بہت ناگوار گزری انہوں نے حضرت اعلیٰ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے ذرا توقف فرمایا اور ارشاد کیا اسے کچھ نہ کہنا یہ بہت اچھا آدمی ہو گا۔ پھر کیا تھا ابھی چند ہی یوم گزرے تھے کہ بابا گاموں خود حاضر ہو کر دامن سے وابستہ ہو گیا اور پھر اس کے ہاتھ میں ہمیشہ تسبیح اور زبان پر ذکر الٰہی جاری رہتا۔

چراغ بغیر تیل کے رات بھر جلتا رہا

ایک رات حسب معمول دوران سفر علاقہ چنڈا میں محفل ذکر بھی

marfat.com

Marfat.com

احباب طریقت جمع تھے چراغ جلایا کچھ دیر بعد تیل ختم ہو گیا ادھر ادھر گھروں میں پتہ کرایا کہیں سے تیل نہ ملا چراغ ٹمٹما کے بجھنے لگا تو حضرت اعلیٰ کا جلال بھی جوبن پہ آگیا حکم فرمایا "بتی کا گل دور کر دو" گل دور کر دیا۔ چراغ نے پوری آب و تاب سے جلنا شروع کر دیا اور ساری رات چراغ یوں ہی جلتا رہا۔ اور کیوں نہ جلتا کہ وہ صاحب حال کی کمال توجہ سے جلا تھا پھر تیل کی کیا حاجت؟

پیر خانہ کا غایت درجہ ادب

حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ اپنے مشائخ کرام کا حد درجہ ادب و احترام کرتے تھے بلکہ ان مقدس ہستیوں کے ساتھ جن جگہوں' چیزوں اور افراد کو نسبت ہو جاتی تھی آپ ان کا بھی بے حد ادب کرتے تھے۔

آپ کے ادب کا یہ حال تھا کہ کبھی باؤلی شریف' گوڑھا سیداں شریف اور ساگری شریف کی طرف چارپائی کی پائنتی نہیں ہونے دی ان مقامات کی طرف پاؤں کر کے بیٹھنے یا لیٹنے کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یاد رہے کہ باؤلی شریف و گویدہ سیداں شریف آپ کے پیرخانے ہیں اور ساگری شریف سے اپنے تعلیم حاصل کی تھی۔

وصال مبارک کی کیفیات

وصال سے قبل اشارہ

مولوی محمد صادق ساکن موضع ننتھل کا کہنا ہے کہ مجھ سے میاں خوشی محمد صاحب نے بیان کیا کہ جب حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی طبیعت مبارکہ کچھ زیادہ ہی ناساز ہو گئی تو میں ڈھنگروٹ شریف آپ کی خدمت علیہ

marfat.com

Marfat.com

میں حاضر ہوا مزاج پرسی کے لئے عرض کیا حضور کیا حال ہے؟ فرمایا دو تین دن بعد بتائیں گے۔ یہ جملہ اس وقت تو میں نہ سمجھ سکا مگر جب تین دن بعد آپ کا وصال ہو گیا تو یہ راز کھلا کہ یہ اشارہ دنیا سے آپ کے سفر کر جانے کا تھا۔

کیفیت وصال

حضرت اعلیٰ رحمتہ علیہ وصال سے کچھ عرصہ پہلے بیمار رہنے لگے تکلیف میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا گیا لیکن اس کمزوری اور شدید بیماری کے باوجود آپ کی ایک بھی نماز پنجگانہ اور تہجد قضا نہیں ہوئی۔ آخر ۳ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ بمطابق ۱۹۳۶ء دیسی ماہ پوہ کی پانچ تاریخ جمعتہ المبارک کا مقدس دن آپہنچا۔ نماز اشراق کا وقت تھا کچھ مخصوص احباب طریقت اور آپ کے صاحبزادگان حاضر خدمت تھے پہلے تو کچھ نصیحتیں فرمائیں اور پھر اس انداز میں ملاقات کی جیسے کوئی سفر پر رخصت ہونے والا کرتا ہے خود ہاتھ دراز فرما کر باری باری سب سے مصافحہ فرمایا جب مصافحہ سے فارغ ہوئے تو سب پر ایک نگاہ ڈالی پھر زبان سے آخری مرتبہ معبود حقیقی کو یاد کیا اور کلمہ طیبہ کی آواز کے ساتھ ہی آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور کسی کو محسوس بھی نہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون

تجہیز و تکفین

وصال کے دوسرے دن بروز ہفتہ بعد نماز ظہر نماز جنازہ کا اہتمام کیا گیا رسل و رسائل اور سفر کے وسائل کی انتہائی کمی کا زمانہ تھا مگر نہ جانے کہاں کہاں سے اور کیسے کیسے مخلوق خدا نوٹ پڑی ایسے ایسے چہرے تھے کہ

Marfat.com

وہاں کہ لوگوں نے بھی کبھی انہیں نہ دیکھا تھا خلق خدا کا اتنا ہجوم پورے علاقے کے لوگوں نے کبھی دیکھا نہ سنا تھا آپ کے پورے گاؤں گلہ اور آستانہ عالیہ پر کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی ہر شخص غم سے نڈھال' ہر دل بے قرار اور ہر آنکھ اشک بار تھی۔ آپ کے خدمت گزار عقیدت مند صلح اور پرہیز گار شخص میاں خوشی محمد رحمتہ اللہ علیہ کے حصے میں یہ سعادت آئی کہ آپ کے جسد مبارک کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیا اور کفن پہنایا

جنازہ میں مردان غیب کی شرکت

علماء کرام' مشائخ عظام' مریدین' متعلقین و متوسلین کی کثیر تعداد کے علاوہ نہ جانے اللہ کی کس کس مخلوق نے کس کس حال اور انداز میں آپ کے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی اور یہ مردان غیب اپنے جسم مثالی کے ساتھ کس طرح تشریف لائے اس کا اندازہ اس واقع سے کیجئے کہ روپڑ شریف کے آستانہ سے تعلق رکھنے والی ایک نیک طینت مائی صاحبہ بیان کیا کرتی تھیں کہ اسی رات میں نے خواب میں حضرت غریب نواز قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ سرکار آوان شریف کی زیارت کی۔ آپ خود میرے ہاں تشریف لائے میری خوشی کی انتہا نہ رہی میں نے عرض کیا حضور بڑا کرم فرمایا لیکن یہ تو فرمایئے کہ کیسے تشریف آوری ہوئی؟ ارشاد فرمایا حافظ صاحب کے جنازہ میں شرکت کے لئے آیا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

معاصرین کی نظر میں آپ کا مقام اور راہ و رسم

حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کی حیات ظاہرہ کے دور میں بے شمار جلیل القدر مشائخ عظام اور عظیم المرتبت اولیاء کاملین اپنے اپنے مقام پر اپنے اپنے انداز میں خلق خدا کو ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے مالا مال کر رہے تھے اور ان کے ساتھ حضرت اعلیٰ کے راہ و رسم' آمدورفت میل ملاقات اور قلبی تعلقات فقید المثال تھے۔ بالخصوص ذوالفقار والی سرکار چورہ شریف حضرت خواجہ غلام محی الدین باؤلی شریف ' حضرت مولانا محمد عبد اللہ لڈر شریف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں مشائخ عظام اور علماء کرام کا آپ کی ذات گرامی کے ساتھ گہرا قلبی تعلق تھا۔ الحب للہ کے ارشاد رسالت مآب ﷺ کے مطابق ان اولوالعزم ہستیوں کی باہمی قدر دانی و لطف ہم نشینی کے واقعات سے آپ بھی لطف اندوز ہوں۔ حضرت اعلیٰ کے آخری دور حیات کا واقعہ ہے آپ کی صحت جسمانی کمزور ہو گئی علالت و نقاہت میں اضافہ ہو گیا تو آپ نے اپنے ایک سنگی (مرید) کے ذریعے حضرت شیخ المشائخ قاضی سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ آوان شریف کی خدمت گرامی قدر میں محبت اور قدر و منزلت کے

marfat.com

Marfat.com

جذبات سے لبریز ہدیہ سلام بھیجا۔ اپنی علالت کی اطلاع کے ساتھ ہی محبت بھرے یہ جذبات بھی گوش گزار کئے کہ کاش زندگی میں ایک مرتبہ پھر آپ سے ملاقات ہو جائے"

سرکار آوان شریف یہ الفاظ سنتے ہی فرط محبت سے تڑپ اٹھے آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے کچھ دیر خاموش فضاؤں میں گھورتے رہے پھر بڑے اعتماد کے ساتھ جواباً سلام کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا انشاء اللہ کاتک کے مہینے میں ضرور ملاقات ہو گی بظاہر تو ایسے امکانات نہ تھے مگر دونوں طرف تھی آگ برابر لگی ہوئی۔ دن بیتتے گئے اور وعدے کا مہینہ آن پہنچا۔ ادھر سرکار آوان شریف آستانہ سے چلے تو ادھر ڈھنگروٹ شریف میں حضرت اعلیٰ و فور محبت میں تڑپ اٹھے۔ جب سرکار آوان شریف حضرت پیر شاہ غازی کے مزار پر کھڑی شریف پہنچے تو حضرت اعلیٰ علالت کے باوجود کھڑی شریف کی جانب چل دیئے۔ ابھی کھڑی شریف کی حدود میں داخل بھی نہ ہوئے تھے کہ سرکار آوان شریف نے موجود کارندوں سے فرمایا حافظ صاحب ڈھنگروٹ شریف والے آ رہے ہیں ان کے لئے علیحدہ قیام کا انتظام کیا جائے۔ ادھر حضرت اعلیٰ کے سنگی بھی حیران تھے کہ آپ نقاہت و علالت کے باوجود اچانک کھڑی شریف کیوں تشریف لے جا رہے ہیں اور ادھر سرکار آوان شریف کے خدام کو بھی معلوم نہ تھا کہ حضرت اعلیٰ کی تشریف آوری کی اطلاع کیسے آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ صاحبان حال کے پیغامات دلوں کے راڈار پر وصول کئے جاتے ہیں۔

حضرت اعلیٰ کھڑی شریف پہنچے تو خدام علیحدہ قیام کا انتظام کر کے منتظر

marfat.com
Marfat.com

تھے حسب حکم قیام فرمایا نماز عصر کے بعد سرکار آوان شریف نے ایک خادم کو بھیجا کہ اگر حافظ صاحب اکیلے ہوں تو بلا لاؤ۔ آپ فورا تشریف لے گئے دونوں صاحبان حال کی تخلیہ میں ملاقات کا کیف و سرور اور رنگ و نور کا جو عالم ہو گا وہ تو چشم تصور سے بھی ماورا ہے حضرت اعلیٰ نے واپسی پر صرف اتنا اظہار فرمایا میرے آنے کی طاقت کے متعلق حیران نہ ہو بس سرکار آوان شریف کی توجہ سے میری ساری جسمانی تکلیف دور ہو گئی تھی دوسرے روز الوداعی ملاقات کے بعد دونوں واپس تشریف لے گئے عالم ظاہر میں یہ دونوں کی آخری ملاقات تھی

حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد امجاد

حضرت اعلیٰ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نرینہ اولاد میں چار صاحبزادگان تھے

۱۔ غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے لخت جگر تھے۔ جنہیں آپ نے انفرادیت عطا فرمائی اور انہوں نے تصوف و روحانیت میں وہ مقام پایا کہ علم و عمل، شریعت و طریقت کے دریا چلا دیئے اور اپنے والد گرامی قدر کی مسند نشینی کا شرف حاصل کر کے اس کے تقاضوں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ آپ نے ڈھنگروٹ شریف روحانی فیضان کے جو دریائے بہائے وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اس کا مفصل تذکرہ دوسرے باب میں ملاحظہ فرمائیں آپ کے چار

marfat.com

Marfat.com

صاحبزادگان تھے۔ حضرت قبلہ عالم پیر محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ ' حضرت صاحبزادہ بابو محمد صادق مدظلہ تعالیٰ' حضرت صاحبزادہ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ ' حضرت صاحبزادہ قبلہ منشی محمد شریف مدظلہ العالیٰ

۲۔ حضرت حافظ محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوسرے فرزند تھے۔اور آپ ہی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ شب بیدار و عبادت گزار تھے۔ پیکر علم و عمل و صاحب حال تھے۔ وصال ڈھنگروٹ شریف میں ہوا اور وہیں قبر شریف ہے صاحبزادگان حضرت محمد زمان مرحوم حضرت حاجی محمد عالم صاحب حضرت محمد نذیر صاحب

۳۔ حضرت حافظ محمد نواب رحمتہ اللہ علیہ

آپ زہد و تقویٰ' سادگی' متانت اور اخلاص و وفا کے پیکر تھے۔ ایک بار حضرت ثانی خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کئی روز تک ڈھنگروٹ شریف میں علیل رہے۔ حضرت حافظ محمد نواب رحمتہ اللہ علیہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے انہیں دیکھتے ہی فرمایا کہ ان کی ملاقات سے میری آدھی بیماری دور ہو گئی ہے۔ ۱۱ مئی ۱۹۶۷ء کو وصال ہوا اور آپ کا مزار شریف دینہ ضلع جہلم میں ہے۔ صاحبزادگان حضرت حافظ نیک عالم صاحب حضرت چراغ عالم صاحب

۴۔ حضرت حافظ علی احمد رحمتہ اللہ علیہ

آپ حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ علم و

marfat.com

Marfat.com

فضل کا شاہکار اور زہد و عبادت سے سرشار تھے۔ صاحب حال و قال تھے۔ اتباع شریعت میں اسلاف کا نمونہ تھے ۲ جون ۱۹۸۵ء کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار شریف ملکہ کالونی میں واقع ہے۔ صاحبزادگان حضرت نور عالم مرحوم حضرت عبدالمجید صاحب

marfat.com
Marfat.com

حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء کا مختصر تذکرہ

حضرت اعلیٰ معلیٰ عن الالقاب خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منازل سلوک طے کر کے ریاضت و مجاہدات کے مراحل سے گزر کر تربیت خانقاہی کی بھٹی سے کندن بن کر جن احباب طریقت نے خلافت و اجازت حاصل کی ان میں درج ذیل شخصیات شامل ہیں۔

۱۔ حضرت قاضی محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ

حضرت قاضی محمد سلطان عالم چیچیاں والے نہایت عابد' زاہد اور درویش تھے۔ انہیں اپنے شیخ کامل حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ سے انتہائی درجے کی عقیدت و محبت تھی۔ زندگی کا ایک عرصہ جو کئی سالوں تک پھیلا ہوا ہے اپنے شیخ کی خدمت میں مختص رکھا جانثاری کا یہ عالم کہ بسااوقات اپنی زرعی زمین کی کل پیداوار لنگر کے لئے ڈھنگروٹ شریف حاضر کر دیتے۔ یہ کیفیت دیکھ کر ان کے خدا رسیدہ والد قاضی محمد رکن عالم خوش ہو کر کہتے کہ بیٹا جو مال و زر چاہو حافظ جی صاحب ڈھنگروٹ شریف کے حضور پیش کرو۔ چونکہ تمہیں ان سے باطنی خزانہ حاصل ہونے والا ہے۔ مرشد ارشد حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے خلیفہ مجاز حضرت قاضی محمد سلطان عالم کو خوب سے خوب تر روحانی و باطنی دولت سے مالا مال فرمایا۔ ان پر شفقت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ ڈھنگروٹ شریف میں حضرت نے اپنے صاحبزادگان و متعلقین کی موجودگی میں فرمایا کہ چار ہمارے یہ بیٹے ہیں اور

marfat.com

Marfat.com

پانچواں بیٹا سلطان عالم ہے۔ حضرت قاضی سلطان عالم نے آغاز میں ڈھنگروٹ شریف حضرت خواجہ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا بھی شرف حاصل کیا۔ قاضی محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ کو خوب وسعت دی اور آپ کا فیضان لوگوں تک پہنچایا۔ منگلا ڈیم بننے کے ساتھ ہی ان کا مزار چیچیاں سے کالا دیو شریف جہلم منتقل کر دیا گیا بحمد اللہ تعالیٰ حضرت قاضی محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ کے اکلوتے لخت جگر حضرت قاضی محمد صادق مدظلہ العالی نے اپنے والد گرامی کے مشن کو جاری رکھا اور سلسلے کو بزرگوں کی تربیت کے عین مطابق وسیع سے وسیع تر کر دیا متعدد مساجد تعمیر کروائیں اور یہ سلسلہ بحمد اللہ جاری ہے۔

۲۔ حضرت میاں حسین علی خان رحمتہ اللہ علیہ

حضرت میاں حسین علی خان کس ہاڑاں کے رہنے والے تھے۔ حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد' مرید اور خلیفہ مجاز بھی تھے ان کی محبت و الفت کا یہ عالم تھا کہ احباب طریقت میں دوسروں کا جاگنا اور ان کا سونا برابر تھا حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ انہیں اکثر نماز کے لئے مصلی امامت پر بھی کھڑا کرتے اور ان کی بھی بڑی خواہش یہی ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے شیخ کی خدمت و زیارت میں گزارا جائے بعض اوقات ڈھنگروٹ شریف سے حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ انہیں بمعہ کنبہ طلب فرماتے اور حکم ہوتا کہ اپنا مال مویشی قاضی محمد سلطان عالم کے پاس چیچیاں چھوڑ کر آپ لوگ دریا کے اس طرف ڈھنگروٹ شریف آ جائیں چنانچہ ایسے ہی ہوتا۔ اور

marfat.com

Marfat.com

یہ ہفتہ دو ہفتے ڈھنگروٹ شریف میں حاضر رہتے اور ان کا مال مویشی چھچھیاں میں حضرت قاضی محمد سلطان عالم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس رہتا۔ اور جب یہ واپس آتے تو دریا پار کر کے چھچھیاں سے اپنا مال مویشی لے کر گھر پہنچ جاتے۔ مرشد کی محبت تمام دنیاوی معاملات و تعلقات پر غالب تھی اور مرشد کامل کو بھی اس گل سرسبد پر بڑا ناز تھا ان کا مزار کس ہاڑاں (کنیلی) میں واقع ہے حضرت میاں حسین علی خان پر حضرت اعلیٰ کی توجہ کا یہ عالم تھا کہ آپ انہیں (بھائی صاحب کہہ کر پکارتے ۔ احباب طریقت بھی انہیں اسی طرح پکارتے تھے۔

۳۔ حضرت صوفی حشمت علی رحمتہ اللہ علیہ

صوفی صاحب نہایت عابد و زاہد تھے۔ ہمہ وقت ریاضت و مجاہدات میں مصروف رہتے۔ پرہیزگاری و انکساری ایسی کہ لوگ آپ کی مثالیں دیا کرتے۔ یہ غایت درجہ خوش اخلاق' خوش گفتار' خوش اطوار اور احسن کردار کے مالک و انتہائی ملنسار تھے۔ مرشد پاک تو درکنار اپنے پیر بھائیوں کے بھی انتہائی خدمت گار تھے دیگر خلفاء اور پیر بھائی بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے۔

۴۔ حضرت میاں حسین علی رحمتہ اللہ علیہ

میاں حسین علی علاقہ بوعہ کے رہنے والے تھے۔ نہایت باوفا طبیعت کے مالک تھے۔ شرم و حیا کے ایسے پیکر تھے کہ نظر اٹھا کر اوپر بھی کم دیکھتے تھے۔ خیال بردل اور نظر بر قدم کے مصداق تھے۔ مرشد کی ہدایت کے مطابق ذکر و

marfat.com

Marfat.com

فکر میں محو رہتے۔ سانس کے ذریعے نفی و اثبات کا ذکر آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔

۵۔ حضرت میاں ستار محمد رحمتہ اللہ علیہ علاقہ پھتروہ

۶۔ حضرت میاں بلغ علی رحمتہ اللہ علیہ آف ڈومال

۷۔ حضرت میاں شاہ محمد رحمتہ اللہ علیہ علاقہ فتح پور

۸۔ حضرت میاں خوشی محمد رحمتہ اللہ علیہ

۹۔ حضرت میاں بلغ علی رحمتہ اللہ علیہ بوعہ

marfat.com
Marfat.com

باب ثانی

سیدی و سندی　　　ملجائی و مرشدی
محرم اسرار خفی　　　مظہر انوار جلی
وارث فیضان غوث صمدانی الملقب بحضرت الثانی
حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

پیدائش

لگ بھگ ۱۸۷۵ء کی ایک سہانی صبح آستانہ عالیہ ڈھنگروٹ شریف میں وقت کے ولی کامل حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کے آنگن میں ایک خوش رنگ پھول کھلا نومولود کا نام محمد علی رکھا گیا۔ ظاہری حسن و جمال اور خدوخال بتلا رہے تھے کہ یہ گل رنگین صورت و سیرت کے اعتبار سے اپنے دور میں نقش حضرت حیات بن کر ابھرے گا اور پھر وقت نے ثابت کر دیا کہ حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی شکل میں عقیدت کیشان آستانہ اور وابستگان سلسلہ طریقت کو حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کا کامل پر تو مل گیا اور عارفان حقیقت نے آنجناب کو حضرت خواجہ صاحب اور حضرت ثانی کے القاب سے ملقب کیا جو عین صداقت پر مبنی تھا۔

آپ نے آنکھ کھولی تو گھر کے ماحول کو شریعت کے نکھار ' سنت رسول ﷺ کی بہار نے سجا اور بوئے محبت رسول ﷺ نے مہکا رکھا تھا۔ کانوں کی سماعت مانوس ہوئی تو آہ سحرگاہی' تلاوت قرآن اور حلاوت درود و سلام سے۔ زبان نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ ﷺ کے اسمائے مقدسہ اور کلمہ طیبہ کے الفاظ کی باندازِ معصومانہ ادائیگی سے آشنا ہوئی

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم بہت بچپن میں اپنے والد ماجد رحمتہ اللہ علیہ سے شروع فرما کر تکمیل فرمائی۔ لڑکپن کی عمر کو پہنچے تو بمقام لنڈی متصل

marfat.com

Marfat.com

آستانہ عالیہ رواتڑہ شریف ضلع جہلم کے ایک سرکاری مدرسہ میں اردو تعلیم کے حصول کے لئے داخل ہوئے۔ اس دور میں جب کہ میلوں تک دور دراز علاقوں میں کوئی شخص پڑھا لکھا نہ ملتا تھا۔ آپ نے تعلیم حاصل کی بعدازاں والد گرامی حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ لگن' توجہ اور محنت کی بدولت تھوڑے ہی عرصہ میں دینی علوم میں کمال حاصل کر لیا۔ حصول تعلیم کے شغف اور محنت شاقہ کا اندازہ کرنے کے لئے صرف یہی واقعہ کافی ہے کہ جب آپ تنگدیو ضلع میرپور میں اپنے والد محترم رحمتہ اللہ علیہ سے قرآن حکیم حفظ کر رہے تھے اور موسم سرما کی طویل و سرد راتوں میں جب لوگ پرسکون گہری نیند سو جاتے تو آپ پانی سے بھرے ہوئے مٹی کے دو گھڑے اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر مسجد کے صحن میں گھومتے ہوئے رات رات بھر منزل قرآن ورد زباں رکھتے کہنے کو تو یہ زحمت نیند دور کرنے کے لئے تھی لیکن شائد مقصد نہاں کچھ اور ہی تھا جسے بطریق احسن تو خود ہی جانتے تھے لیکن وجدان یہ کہتا ہے کہ پانی جو تقویٰ و طہارت کا نشان ہے اسے اٹھا کر حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ کوئی اور منزل بھی طے فرما رہے تھے۔ صاحب نظر و صاحب بصیرت والد گرامی نے بھی اس نابغہ روزگار جگر گوشہ کی تعلیم و تربیت دونوں پر بھرپور توجہ دی اور رہنمائی فرمائی۔ کبھی کبھار اگر آپ گھر کا کوئی چھوٹا موٹا کام کاج کرنے لگتے تو والد مشفق بڑے معنی خیز انداز میں فرماتے آپ یہ کام چھوڑ دیں یہ کوئی اور کر لے گا آپ کا جو کام ہے آپ وہی کریں' اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حضرت خواجہ حافظ محمد حیات

marfat.com

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ اپنے ہونہار لخت جگر کو کس منزل' کس مقصد اور کس مقام کے لئے تیار فرما رہے تھے۔

حضرت ثانی خواجہ پیر حافظ محمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چار صاحبزادگان ہیں حضرت قبلہ عالم مولانا حافظ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ حضرت صاحبزادہ بابو محمد صادق صاحب مدظلہ العالی حضرت صاحبزادہ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت صاحبزادہ منشی محمد شریف صاحب مدظلہ العالی حضرت صاحبزادہ قبلہ محمد صادق صاحب کے تین صاحبزادگان برطانیہ میں قیام پذیر ہیں۔ چوہدری عبدالقیوم صاحب' چوہدری عبدالغفور صاحب اور چوہدری عبدالحفیظ صاحب

حضرت صاحبزادہ قبلہ محمد شریف صاحب کے پانچ صاحبزادگان ہیں
صاحبزادہ محمد یونس صاحب' صاحبزادہ غلام فرید صاحب' صاحبزادہ محمد عزیز الرحمٰن صاحب پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ محمد ذکریا نعمانی صاحب مدظلہ اور صاحبزادہ محمد یحیٰی صاحب مرحوم ۔ ص ۱۲۲

marfat.com
Marfat.com

سلسلہ بیعت

جب حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ نے بہت چھوٹی عمر میں ہی ظاہری تعلیم و تربیت کی تکمیل فرمالی تو حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ آپ کو ساتھ لے کر حضرت خواجہ خواجگان' باباجی صاحب' محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ باؤلی شریف کے خلیفہ اعظم حضرت سید السادات پیر سید لطف شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ رواتڑہ شریف کی خدمت میں پہنچے اور آپ کو بیعت کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی حضرت شاہ صاحب نے آپ پر ایک نگاہ ڈالی اور ارشاد فرمایا۔ "یہ ابھی بچے ہیں اور میری عمر آخر پر ہے۔ اس لئے آپ خود ہی انہیں بیعت سے سرفراز فرمائیں" حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی حضور! اصل غرض تو یہ ہے کہ انہیں باؤلی شریف کی نسبت حاصل ہو جائے آپ ان کا ہاتھ پکڑ لیں تکمیل ہم خود کرائیں گے۔ یہ بات سن کر پیر سید لطف شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے صفت ایمان اور چار کلمے پڑھائے اور حافظ محمد علی رحمت اللہ علیہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں تھام کر ذکر الہی کی خاص ترکیب سکھلائی اور حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا "آپ میری طرف سے بھی انہیں فیوض و برکات سے مالا مال فرمانا" چنانچہ جب آپ جوانی کی عمر کو پہنچے تو والد گرامی حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اوراد و وظائف اور لطائف و مراقبات طے

marfat.com

Marfat.com

کرا کر تھوڑے ہی عرصہ میں منازل سلوک کے اعلیٰ مقام تک پہنچا دیا اور صاحب کمال بنا کر خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا۔

سلسلہ قادریہ کی تکمیل کا عجیب واقعہ

ایک شب آپ اپنے اوراد و معمولات سے فارغ ہو کر آرام فرما ہوئے تو خواب میں دیکھتے ہیں کہ دمڑی والی سرکار حضرت پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ ہوا میں پرواز کرتے آوان شریف کی طرف جا رہے ہیں ان کے پیچھے نقشبندی سلسلے کے ایک بزرگ ان کے پیچھے سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے پیچھے آپ خود اڑتے جا رہے ہیں صبح اٹھے تو دل میں ایک پرکیف کشش پائی۔ والد ماجد سے عرض کی حضور! جی چاہتا ہے کہ آوان شریف میں سلطان المشائخ حضرت قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دوں۔ آپ نے ایک توجہ فرمائی اور پھر بخوشی حاضری کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اجازت پا کر شاداں و فرحاں روانہ ہوئے۔ آوان شریف پہنچ کر سلطان المشائخ قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کی تو یوں محسوس ہوا کہ روحانیت کا سیاح چشمہ فیض تک آن پہنچا ہے یہاں پہنچتے ہی تربیت و مجاہدات کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا آپ نے ذرا تامل نہ کیا اور دربار کے دیگر خدام کے ساتھ مل کر لنگر کے کام، انتظام و انصرام میں بہ نفس نفیس شریک ہو گئے اکثر نو دس میل کے فاصلے سے لکڑیوں کے گٹھے اٹھا کر لاتے آوان شریف میں آپ نے خود کو اس طرح رکھا کہ گویا منزل سلوک کے ابجد قاعدہ کے سبق پڑھ رہے ہیں دن کے وقت سنگیوں کے ساتھ مل کر

marfat.com

Marfat.com

لنگر شریف کا کام بھی کرتے جس سے مجاہدہ بدنی بھی ہوتا اور راتوں کو اکثر وقت تنہائی اختیار کر کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے اوراد و وظائف' لطائف اور مراقبات جاری رکھتے۔ سرکار آوان شریف نے جب اس گہرتابدار کے جوہر پنہاں کو نظر عمیق سے دیکھا تو کمال لطف سے روحانی توجہ فرمائی اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے اوراد و وظائف سے روحانی توجہ فرمائی اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے اوراد و وظائف اور مشاغل عطا فرمائے اور منازل طے کرا دیں اور پھر خلعت خلافت و اجازت عطا فرما کر تلقین فرمائی کہ مختلف مقامات کے دورے فرماتے رہا کرو اور خود جا کر خلق خدا کو سیراب کرتے رہا کرو۔ چنانچہ حسب الارشاد جگہ جگہ دورے فرماتے اور مخلوق خدا کو خود جا کر سیراب فرماتے

اس کے ساتھ ساتھ آوان شریف کی حاضری کا سلسلہ بھی برابر جاری رہتا سرکار غریب نواز حضرت قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کے وصال باکمال تک اکثر و بیشتر معمول یہ تھا کہ پندرہ دن گھر یا دوسرے مقامات پر اور پندرہ دن آوان شریف میں حاضری رہتی۔

سلوک مجددیہ کی سماعت

ایک مرتبہ آپ اعوان شریف حاضر تھے کہ سلطان المشائخ حضرت قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ نے نگاہ لطف ڈالی اور شفقت بھرے لہجے میں فرمایا حافظ صاحب! سلوک مجددیہ کے اسباق بھی یاد ہیں؟ عرض کی حضور یاد ہیں فرمایا سنائیں۔ آپ نے سنائے بعد ازاں ہر روز ایک مراقبہ اپنے ساتھ کراتے۔ سلوک سلسلہ مجددیہ کے اسباق خود سنتے ساتھ ہی توجہ فرماتے۔

marfat.com

Marfat.com

تکمیل سماعت و مراقبات کے بعد مبارک باد دی اور فرمایا "کسی اور کامل بزرگ کو سناتا" آپ نے عرض کی حضور! یوں تو میرے لئے سب ہی کامل ہیں مگر والد گرامی حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ پیر سائیں نور صاحب مجذوب رحمتہ اللہ علیہ اور پیر بابیں تمام آپ حضور کی عنایات و توجہات کے بعد بھی کسی کامل کی ضرورت ابھی باقی ہے؟ اس حکیمانہ انداز گفتگو پر سرکار اعوان شریف نے ایک شفقت بھری بھرپور نگاہ سے دیکھا تو نہ جانے سینے میں کیا کیا دولت و نعمت اتار دی۔

اورادو وظائف کی اجازت

سرکار غریب نواز آوان شریف نے آپ کو بیک وقت مذکورہ ذیل اورادو وظائف کی اجازت عطا فرمائی۔ ۱۔ قرآن مجید منزلوں پر ۲۔ حزب الاعظم شریف منزلوں پر ۳۔ اسبوع شریف منزلوں پر ۴۔ حزب البحر شریف ۵۔ درود مستغاث شریف ۶۔ درود کبریت احمر ۷۔ دلائل الخیرات شریف منزلوں پر ۸۔ سورۃ یوسف ۹۔ سورۃ یٰسین ۱۰۔ سورہ فتح ۱۱۔ سورہ یٰسین مبینوں پر اور ہر مبین پر گیارہ مرتبہ درود شریف ۱۲۔ قصیدہ بردہ شریف پانچ مرتبہ ۱۳۔ درود شریف حضوری جس قدر پڑھا جا سکے اور کسی خاص مقصد کے لئے یہی درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حاجت براری کی دعا کرنا

جذب و سلوک کا امتزاج

سلسلہ تصوف کے دو طبقات سالک و مجذوب نہایت معروف و

Marfat.com

مشہور ہیں سالک شریعت و سنت کے پیکر اور عبادت و ریاضت کے خوگر ہوتے ہیں جو عشق رسالت سے قلوب کو صیقل کر کے ولایت کے مرتبہ بلند تک پہنچتے ہیں جبکہ مجذوب عشق الٰہی اور محبت رسول میں اس قدر مستغرق ہو جاتے ہیں کہ بالاخر انہیں اپنی بشری ضروریات کا بھی خیال نہیں رہتا تکلیف و راحت' بھوک' پیاس اور لذت کام و دھن سے گزر کر سودوزیاں بلکہ جسم و جان سے بھی بے خبر ہو جاتے ہیں ایسی حالت میں شریعت انہیں ظاہری اعمال کا مکلف نہیں ٹھہراتی۔ حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ نے منازل سلوک میں مرتبہ بلند پایہ اور حقیقت جذب و کیف کے چشمہ فیض سے بھی معرفت کے جام نوش جاں فرمائے۔

سرکار اعوان شریف کا اشارہ

ایک محفل خاصاں سجی تھی۔ سرکار غریب نواز اعوان شریف کی خدمت میں آپ بھی حاضر تھے نہ جانے کیا سوچ کر عرض کی حضور! دل تو چاہتا ہے کہ کھانا کم سے کم کھایا جائے لیکن پھر بھی زیادہ کھا جاتا ہوں شاید دن بھر لنگر کا کام کرتا ہوں اس لئے صبح و شام دو وقت میں ڈیڑھ پاؤ کی روٹیاں کھا جاتا ہوں۔ سرکار آوان شریف نے بڑے معنی خیز انداز میں فرمایا۔ مجذوبوں کو زیادہ کھانا مضر نہیں۔ آپ یہ ارشاد سن کر حیران تو ہوئے مگر خاموشی اختیار فرمائی۔ کچھ عرصہ بعد عالم استغراق میں حضرت سید کبیر الدین المعروف شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے اشارہ ہوا کہ ہم نے آپ کو مجذوب بنانا ہے۔ اس موقعہ پر چوں و چرا کی گنجائش نہ تھی کہ اسی وقت مشائخ نقشبندیہ کی

marfat.com

Marfat.com

جانب سے حکم ہوتا ہے نہیں ہم انہیں سالک رکھیں گے ہم ان سے شریعت محمدیہ کا پرچار کرانا چاہتے ہیں۔ تب اسی حال میں یہ راز کھلا کہ آپ کی مجذوبانہ حقیقت پر سالکانہ رنگ غالب آگیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے جذب و سلوک کے حسین امتزاج کے عارفانہ مقام پر فائز ہونے کے باوجود آپ کے آستانہ عالیہ سے ہمیشہ سے شریعت محمدی اور سنت نبوی کا منفرد و مثالی انداز میں پرچار ہوتا چلا آرہا ہے

سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کا ارشاد

حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ حسب معمول دربار عالیہ آوان شریف میں حضرت سلطان الاولیاء قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک روز حاضر تھے سرکار آوان شریف نے ایک نگاہ عمیق آپ کے چہرے پہ ڈالی پھر استفسار فرمایا حافظ صاحب آپ کے گاؤں میں ایک مجذوب فقیر نہیں ہوتا؟ آپ نے چند لمحات خاموشی اختیار کی تو سرکار آوان شریف نے خود ہی فرمایا سائیں نور مجذوب نہیں ہوتا؟ عرض کی جی حضور سائیں صاحب ہوتے ہیں فرمایا ان کے پاس بھی جاتا عرض کی حضور علاقے کے لوگ ہمیں محبت و الفت سے ملتے ہیں ان کے پاس جو جاتا ہے اسے سوٹا مارتے ہیں۔ سرکار آوان شریف مسکرائے اور فرمایا اچھا آپ خیال کرتے ہو گے کہ وہ شریعت کا پابند نہیں آپ نے عرض کی حضور یہ بات تو ظاہر ہے کہ وہ ظاہری طور پر احکام شریعت پر عمل نہیں کرتے۔ سرکار آوان شریف نے بڑے محبت بھرے لہجے میں فرمایا حافظ صاحب وہ شریعت کا پابند ہے کہ نہیں

marfat.com

Marfat.com

مگر نفس کا بڑا پختہ ہے شریعت کی تعلیم دینے والے تو بہت مل جائیں گے لیکن نفس کی تعلیم دینے والا کوئی کوئی ملتا ہے۔ اس لئے آپ کو ضرور جانا ہے۔ آپ نے ذرا سی ہمت کر کے عرض کی حضور جیسے حکم ہو لیکن ہماری وہاں بحمد اللہ تعالیٰ سفید پوشی قائم ہے سائیں صاحب مجذوب ہیں لوگوں کو مارتے پیٹتے اور گالم گلوچ کرتے ہیں۔ سرکار آوان شریف نے تحکمانہ انداز میں فرمایا اب کیسے مارے گا۔ آپ کو ضرور جانا ہے ان سے کچھ لینا نہیں صرف جانا ہی تو ہے۔ بات دل میں اتر گئی اور آپ نے حاضری کا پختہ ارادہ کر لیا۔

سائیں نور رحمتہ اللہ علیہ مجذوب سے ملاقات کا منظر

حضرت خواجہ حافظ علی رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف سے چل دیئے۔ اس وقت سائیں نورؒ مجذوب کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کو دور سے ہی آتے دیکھ کر بولے "دیکھو وہ آنے والے میری شکایتیں کرتے رہے ہیں کہ وہ گالیاں دیتا ہے کلہاڑیاں اور لاٹھیاں مارتا ہے میں نے تو انہیں کبھی کچھ نہیں کہا یہ مجھے مروانے پڑوانے لگے تھے اب ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں دھوپ میں کھڑا کیا جائے۔ یہ سنتے ہی آپ خود ایک جانب دھوپ میں کھڑے ہو گئے اور اپنے شیخ کا ایک ایک لفظ ذہن میں ابھرنے اور کانوں میں گونجنے لگا فرط عقیدت سے وہیں کھڑے کھڑے نگاہ باطن کے ذریعے سلطان المشائخ کی بارگاہ میں سلام عقیدت پیش کیا۔ وہ وقت بھی کتنا حسین ہو گا کہ جب جہان معرفت کے دو

marfat.com

Marfat.com

دریا جذب و سلوک اس شان سے طے ہوں گے کچھ ہی دیر بعد سائیں نور" مجذوب رحمتہ اللہ علیہ نے ادرگرد بیٹھے لوگوں کو گالم گلوچ اور مارپیٹ کر کے دور بھگا دیا جب سب چلے گئے سائیں صاحب اٹھے لاٹھیاں لے کر آگے بڑھے جب حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے قریب پہنچے تو لاٹھیاں بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ میں آپ کا ہاتھ تھا اور ساتھ لے جا کر اپنی چارپائی پر اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ نہ جانے اس خلوت میں کیا کیا جلوت ہوئی ہو گی۔ سائیں صاحب کچھ دیر کی خاموشی کے بعد فرمانے لگے جس آدمی کو چوبیس ہزار کی روزانہ آمدنی ہو کیا وہ بادشاہ نہیں ہوتا؟ پھر خود ہی فرمایا ہاں بادشاہ ہو جاتا ہے پھر فرمایا جس آدمی کا چوبیس ہزار کا روزانہ نقصان ہوتا ہو کیا وہ کنگال نہیں ہو جاتا؟ پھر خود ہی فرمایا ہاں کنگال ہو جاتا ہے ان الفاظ کی حقیقت کوئی اور کیا کھتا ہاں جنہیں سمجھانا مقصود تھا وہ سمجھ گئے اور بعد ازاں ایک مرتبہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اس واقعہ کے بیان کے ساتھ چوبیس ہزار کی وضاحت فرمائی کہ یہ سلوک مجددیہ کے ذکر اسم ذات کی تعداد تھی جس کی آپ نے تلقین فرمائی پھر جانے کی اجازت دی اور فرمانے لگے میرے پاس بھی آتے جاتے رہا کرو۔ پھر تو تعلق خاطر اتنا بڑھا کہ اکثر آمدورفت رہنے لگی۔ جب ملاقات کے لئے حاضر ہوتے تو سائیں صاحب کے لئے کوئی نہ کوئی کھانے کی چیز بطور ہدیہ ضرور لے جاتے۔ ایک روز سائیں صاحب فرمانے لگے مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں ہاں اگر تحفہ ضرور لانا ہی ہو تو کسی برتن میں پانی بھر لایا کرو۔ بعدازاں جب حاضری ہوتی تو آپ کسی برتن میں پانی ضرور لے کر

marfat.com

Marfat.com

جاتے۔ یہ تعلق خاطر اتنا بڑھا کہ ایک دوسرے کی ملاقات کے لئے ہمیشہ بے چین و بے قرار رہتے۔ حضرت سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ علیہ پوری توجہ سے فیض یاب فرماتے۔ اوراد و وظائف اور پھر ایک کامل مجذوب ہستی کی روحانی توجہ کی گرمی سے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو ہلکا ہلکا بخار سا محسوس ہونے لگا جس کی وجہ سے ایک مرتبہ چند یوم حاضری نہ ہو سکی۔ اسی دوران ایک رات آپ آرام فرما ہوئے تو عالم خواب میں سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے حافظ صاحب مجھے آپ سے زیادہ بخار ہے آپ نے عالم خواب میں ہی سائیں صاحب کی نبض پر ہاتھ رکھا تو فی الحقیقت کئی گنا زیادہ تیز بخار تھا۔

سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ کا فیض دینا

عالم خواب کی ملاقات میں سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ کا بخار معلوم کر کے آپ سائیں صاحب کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ملاقات ہوئی تو سائیں نورؒ کہنے لگے حافظ صاحب میں آپ کو لاہور بھیجوں گا آپ ان اشارات کو سمجھ گئے جواب دیا میں لاہور نہیں جاتا آوان شریف حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد سائیں نورؒ نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے جب جانے لگو تو ملاقات کر کے جانا چند یوم بعد آپ نے آوان شریف حاضر ہوئے اور روانگی کی اجازت چاہی۔ سائیں نور مجذوب نے ایک رسی اپنے ہاتھ میں لی اور نہایت معصومانہ مگر معنی خیز انداز میں رسی میں تین گرہیں لگائیں اور پھر رسی حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کے گلے میں ڈال کر بولے تین

marfat.com

Marfat.com

دروازے کھول دیئے ہیں اب کسی دکان پر جا کر دے دینا۔ اس وقت تو راز نہ کھلا۔ آپ نے رسی لی اور آوان شریف حاضری کے لئے روانہ ہو گئے۔

سلطان المشائخ قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا سائیں نور کا کیا حال ہے؟ آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ عرض کی حضور! خیریت سے ہیں اور بہت مہربانی سے پیش آئے فرمایا کچھ کہا تو نہیں؟ آپ نے رسی والا سارا قصہ عرض کر دیا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ چند روز آستانہ عالیہ میں گزار کر واپسی کا ارادہ کیا۔ رخصت حاصل کی اور روانگی کے وقت سرکار آوان شریف نے اس راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ پاک حافظ صاحب (حضرت اعلیٰ خواجہ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ) اور سائیں نور صاحب کی برکتیں آپ کے نصیب کرے اور میں بھی حاضر ہوں۔ یہ ارشاد سنتے ہی آپ پر رسی میں تین گرہیں لگانے کا راز کھل گیا۔ سرکار آوان شریف نے مزید فرمایا سائیں نور کو ہمارا سلام کہنا۔ اس وقت دو غلام اور بھی حاضر تھے وہ بولے ہمارا بھی سائیں صاحب کو سلام عرض کرنا۔ آپ رخصت ہو کر واپس تشریف لائے اور سائیں نور صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اس وقت سائیں صاحب گاؤں میں گشت فرما رہے تھے۔ ملاقات ہوئی سلام عرض کیا ذرا سا توقف فرمایا۔ پھر آپ نے دل میں خیال کیا کہ حضرت غریب نواز سرکار آوان شریف کا سلام بھی پیش کر دوں۔ لیکن آپ کے بولنے سے پہلے ہی سائیں نور صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے چہرے کی جانب دیکھا اور مسکرا کر فرمایا حافظ جی وہ سلام تو اسی وقت

marfat.com

Marfat.com

پہنچ گیا تھا پھر آپ نے اپنے دو سرے دو سنگیوں کا سلام پیش کرنے کا ارادہ کیا تو سائیں نور صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی لاٹھی سے دو ٹھوکریں زمیں پر لگائیں اور آپ کی جانب دیکھنے لگے اور اشاروں سے ہی بتلا دیا کہ ان دونوں کا سلام بھی پہنچ گیا ہے۔

باوٗلی شریف سے دستار خلافت کا حکم

آوان شریف حاضری اور مجاہدات و مراقبات کا سلسلہ جاری تھا۔ تربیتی مراحل کی تکمیل کے بعد سرکار آوان شریف سلطان المشائخ قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ نے خلافت مرحمت فرمائی اس موقعہ پر آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید اس کے ساتھ ہی کوئی جبہ مبارک یا دستار بھی عطا ہو یہ خیال دل میں آتے ہی شیخ طریقت نے ارشاد فرمایا حافظ صاحب! باوٗلی شریف جانا اس وقت باوٗلی شریف کا تذکرہ بھی نہیں تھا پھر اچانک سرکار غریب نواز کی زبان مبارک سے یہ بات تعجب خیز تھی علاوہ ازیں یہ کہ آپ ہمیشہ باوٗلی شریف حاضری دیتے رہتے تھے یہ آپ کا معمول تھا پھر خصوصیت کے ساتھ اس موقعہ پر یہ ارشاد سمجھ سے بالاتر تھا۔ لیکن شیخ کا حکم پا کر آپ باوٗلی شریف حاضر ہوئے اس وقت باوٗلی شریف کے حضرات مشائخ کرام دنیا فانی سے پردہ فرما کر حیات جاویدانی سے واصل ہو چکے تھے۔ صرف ایک مائی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا تشریف فرما تھیں آپ اللہ کی کامل ولیہ تھیں۔ حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ جب دربار عالیہ میں حاضر ہوئے تو مائی صاحبہ نے ازخود طلب فرما کر حضرت باباجی صاحب رحمتہ اللہ علیہ باوٗلی شریف کی ذاتی دستار

marfat.com

Marfat.com

مبارک عطا فرمائی تب آپ پہ حقیقت منکشف ہوئی کہ سرکار آوان شریف نے خلافت عنایت فرماتے وقت دستار کیوں نہ عطا فرمائی اور باؤلی شریف حاضری کا حکم کیوں دیا تھا آپ نے اس مبارک عطیہ کو لے کر بڑے ادب و احترام کے ساتھ لے کر ڈھنکروٹ شریف پہنچے۔

سرکار آوان شریف کی خاص نظر

حضرت قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کی جو شفقت' محبت' اور خاص روحانی توجہ آپ کو حاصل تھی وہ آپ ہی کا حصہ تھی اور آپ کی اس نسبت و قربت پر آوان شریف کے متوسلین و مقربین بھی رشک کیا کرتے تھے اس حقیقت سے حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند جناب منشی محمد شریف مدظلہ العالی کے یوں پردہ اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم آوان شریف عرس کے موقعہ پر حاضر تھے اور حسب دستور لنگر سے مستفید ہونے کے لئے قطاروں میں بیٹھے تھے لیکن آپ مسجد میں ہی بیٹھے رہے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ ایک بزرگ مسجد میں تشریف فرما ہیں وہ لنگر کے لئے نہیں آئے یہ سن کر بشندور شریف کے صاحبزادہ صاحب رشک انگیز لہجے میں بولے "جانتے ہو وہ کون ہستی ہیں؟ آپ وہ شخصیت ہیں کہ سرکار آوان شریف کی ایک نظر تمام متعلقین سنگیوں پر ہے اور ایک نظر عنایت تمہا ان پر۔

دوران سفر سرکار آوان شریف کا غائبانہ ساتھ

اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو جو طاقت و قوت عطا فرماتا ہے وہ انسانی حس و فرد سے ماسوائی اور اس کا ادراک ہونا عام ظاہر بین نگاہوں کے احاطہ

Marfat.com
Marfat.com

ادراک سے ماوراء ہے کبھی وہ پاس ہوتے ہوئے بھی نظر نہیں آتے اور کبھی دور ہوتے ہوئے بھی ساتھ ہوتے ہیں لیکن ان کا مشاہدہ کرنے کے لئے سر کی نہیں دل کی آنکھ درکار ہوتی ہے۔ حضرت ثانی علیہ الرحمتہ کو سرکار آوان شریف کی توجہ' التفات اور معیت شہود و غیوبت اور سفرو حضر میں ہمیشہ حاصل رہی ہے اگرچہ آپ نے کبھی اس راز سے کسی کو مطلع نہیں ہونے دیا تاہم کبھی کبھار غیر محسوس طریقے سے یہ راز افشاں بھی ہو جاتا۔ اس حقیقت کا اظہار ایک مرتبہ اتفاقاً" یوں ہو گیا کہ آپ آوان شریف حاضر تھے آپ کے مرید و خادم خاص مولوی محمد عبداللہ ساکن مواہ آپ کے ساتھ تھے دوران سفر آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی جس کی وجہ سے کچھ کھایا نہ پیا اور گفتگو بھی بہت ہی کم فرمائی دربار عالیہ آوان شریف قیام کے دوران بھی یہی کیفیت قائم رہی۔ چند روز بعد اجازت لے کر واپس گھر کی جانب روانہ ہوئے واپسی کے سفر کے دوران آپ بالکل خاموش رہے لیکن رفتار انتہائی مودبانہ' سکوت و انداز بہت عاجزانہ تھا مولوی عبداللہ صاحب کا کہنا ہے کہ میں یہ سوچ کر بڑا غمزدہ تھا کہ یہ سب کیفیت قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی علالت طبع کی وجہ سے ہے۔ سفر اسی حال میں جاری تھا کہ آوان شریف کی حدود سے نکل کر باؤلی شریف کی حدود میں داخل ہو گئے۔ باؤلی شریف کی حدود میں داخل ہوتے ہی قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کھل کر گفتگو فرمانے لگ گئے ظاہری کیفیت بھی پہلے جیسی نہ رہی۔ میں دل ہی دل میں تعجب کر رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے جب میرے تفکر و دلی خیال کو حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ملاحظہ فرمایا تو

marfat.com

Marfat.com

میری جانب دیکھ کر کچھ توقف فرمایا اور پھر تشفی قلب کے لئے فرمایا "سرکار آوان شریف نے کمال محبت و شفقت فرمائی آوان شریف قیام کے دوران بھی ہمہ وقت اور وہاں سے روانہ ہو کر باؤلی شریف کی حدود میں پہنچنے تک آپ ہمارے ساتھ رہے۔ اور ہمیں باؤلی شریف کی حدود میں چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے میں اسی لئے مودب و خاموش رہا۔

آوان شریف آخری حاضری کی کیفیت

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ آوان شریف حاضری کے لئے بے قرار و مضطرب رہتے اور اکثر و بیشتر حاضری دیتے رہتے۔ آپ کی حیات ظاہرہ کے آخری ایام میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے کچھ روز قیام فرمایا اس مرتبہ محبت و عقیدت کا انداز ہی انوکھا تھا پھر رخصت لے کر واپس روانہ ہوئے تو نہایت پرملال و افسردہ دل تھے نگاہیں بار بار آوان شریف کی جانب اٹھتی تھیں۔ اسی کیفیت میں واپسی پر دربار عالیہ رواڑہ شریف حاضری دی سجادہ نشین دربار رواڑہ شریف سے ملاقات ہوئی وہاں پر ایک شخص بڑے پریشان بیٹھے تھے۔ سجادہ نشین دربار عالیہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوئے اور کہنے لگے حافظ صاحب! یہ راجہ صاحب لنڑی کے رہنے والے ہیں اور ذیلدار ہیں اور غبن کے ایک مقدمہ میں پھنس گئے ہیں یہ بہت پریشان ہیں مقدمہ کے شواہد ان کے خلاف جا رہے ہیں بے چارے بہت مشکل میں ہیں آپ انہیں کوئی ختم بتائیں جس سے ان کی مشکل آسان ہو جائے۔ آپ نے بے ساختہ جواب دیا۔ حضرت انہیں ختم کی کیا ضرورت ہے یہ آوان شریف

marfat.com
Marfat.com

ایک حاضری دے آئیں بس ان کی حاجت روائی کے لئے یہی کافی ہے بعد ازاں آپ اجازت لے کر روانہ ہوئے اور رات کو ڈھنگروٹ شریف پہنچ گئے صبح ہوئی تو وہی ذیلدار صاحب خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے کہ حضور! مقدمہ انتہائی سنگین ہے اور پرسوں ہی میری پیشی بھی ہے اس لئے کرم فرمائیں اور میرے بجائے آپ حاضر ہو کر میری مشکل پیش کریں اس طرح سرکار آوان شریف کی توجہ بھی خصوصی طور پر ہو گی اور مشکل حل ہو جائے گی۔ آپ نے بلا تامل ارشاد فرمایا اچھا بھئی میں کل ہی آوان شریف سے آیا ہوں اور آج پھر روانہ ہو جاتا ہوں یہ تو میرے لئے بڑا اعزاز ہے آپ جلدی سے اپنی مشکل لکھ کر مجھے دیجئے تاکہ سرکار آوان شریف کی خدمت میں پیش کر دوں۔ ذیلدار صاحب بہت ممنون ہوئے اپنی مشکل بصورت التجا عرضی پر لکھ دی اور عرض کی حضور آمدو رفت کا خرچ بتایئے۔ میں پیش کرنا چاہتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا ذیلدار صاحب خرچ کیسا؟ پیدل جانا اور پیدل آنا۔ آپ فوراً ہی تیار ہو کر آوان شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ باوجود نقاہت اور کمزوری کے چہرہ مبارک ہشاش بشاش اور ترو تازہ تھا۔ شاداں و فرحاں رواں دواں دربار عالیہ آوان شریف پہنچے۔ ابھی اطلاع و شرف ملاقات سے پہلے ہی سرکار آوان شریف سلطان المشائخ حضرت قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے خادم خاص بابا غلام احمد مرحوم سے فرمایا غلام احمد! حافظ صاحب آگئے ہیں؟ بابا غلام احمد نے عرض کی حضور ابھی دیکھتا ہوں۔ پھر حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ خود ہی فرمانے لگے ہاں چار سُنگی ہو گئے ہیں بابا غلام احمد نے

marfat.com

Marfat.com

عرض کی حضرت ایک تو حافظ صاحب ڈھنکروٹ شریف والے دوسرے کون؟ فرمایا ملا تیرا ہی عرض کی حضور! تیسرا کون؟ فرمایا ملا پشاوری عرض کی سرکار! چوتھا کون؟ فرمایا کوئی آ ہی جائے گا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے ان اہل اللہ کی کہ متوسلین و مقربین جس محبت و اشتیاق کے ساتھ خدمت شیخ میں حاضر ہوتے شیخ کامل بھی اس انداز کریمانہ سے مائل بہ کرم رہتے اور ہمہ وقت ان پر نظر التفات فرماتے پھر سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے غلام احمد تم حافظ صاحب کا خاص خیال رکھا کرو بابا غلام احمد نے عرض کی سرکار! چارپائی اور بستر کی ڈیوٹی تو بابا احمد علی کی ہے لیکن حضرت حافظ صاحب نے تو آج تک کبھی چارپائی اور بستر لیا ہی نہیں سردی ہو یا گرمی بس مسجد میں ہی وقت گزارتے ہیں لنگر چنن شاہ تقسیم کرتے ہیں لنگر کھلتا ہے تو حافظ صاحب روٹی لنگر سے لیتے ہیں۔ رہا سلام کرانا تو یہ میرا کام ہے جب بھی تشریف لاتے ہیں دیر میں نے بھی کبھی نہیں ہونے دی۔

ان ایام میں سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری بینائی کمزور ہو گئی تھی اس لئے نماز عصر کے بعد آپ کے خادم عطا محمد مرحوم آمدہ ڈاک پڑھ کر سناتے تھے حسب معمول اس دن بھی ڈاک آپ کی خدمت میں پیش کی گئی جب بیرونی خطوط سنا چکے تو عطا محمد مرحوم نے عرض کی حضور! حافظ صاحب ڈھنکروٹ شریف والے کسی کا ایک دستی خط لائے ہیں اگر اجازت ہو تو وہ بھی پڑھ دوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ جلدی سناؤ۔ عطا محمد مرحوم نے خط سنایا تو حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو مخاطب فرما کر پوچھا حافظ صاحب ذیلدار

marfat.com
Marfat.com

آپ کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہے؟ عرض کی حضور ہمیں آج تک اس سے کوئی کام نہیں پڑا اور وہ اچھا آدمی ہے حضرت غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے یہ سن کر دعا فرمائی جب دعا فرما چکے تو پھر دوبارہ پوچھا حافظ صاحب ذیلدار آپ کے ساتھ کیسا ہے؟ عرض کی حضور! بہت اچھا ہے آپ نے پھر دعا فرمائی تیسری مرتبہ پھر فرمایا۔ حافظ صاحب ذیلدار کا آپ کے ساتھ کیسا سلوک ہے؟ آپ نے پھر عرض کی حضور! بہت اچھا۔ آپ نے پھر دعا فرمائی حاضرین کو اسی وقت یقین ہو گیا تھا کہ ذیلدار کا کام ہو گیا ہے ادھر ذیلدار کی فیصلے کی گھڑی آن پہنچی' نہایت پریشانی اور اضطراب کی حالت میں حاکم کے سامنے پیش ہوا۔ حاکم نے فائل دیکھی پھر نگاہ اٹھائی اور ذیلدار کو دیکھا تھوڑی دیر خاموش رہا پھر ذیلدار کو مخاطب کر کے کہنے لگا "تم واقعی مجرم ہو جرم ثابت ہو چکا ہے سرکاری فنڈ بھی غبن کیا ہے لیکن چونکہ تمہارا پچھلا ریکارڈ صاف ہے۔ اس سے پہلے تم نے کبھی خیانت نہیں کی اس لئے تمہیں بری کیا جاتا ہے۔ درحقیقت یہ بری تو سرکار آوان شریف کی بارگاہ سے ہو چکا تھا اور اس سے بھی بڑی حقیقت اور راز کی بات یہ تھی کہ اس ذیلدار کے بہانے سرکار آوان شریف حضرت حافظ صاحب کو خود بلا کر اپنی زیارت کرانا اور آخری ملاقات فرمانا چاہتے تھے۔ یہ آپ کی آخری حاضری تھی اس کے کچھ ہی عرصہ بعد آپ کا وصال ہو گیا۔

مزارات مبارکہ پر حاضری

زیارت قبور نبی علیہ السلام کی سنت سے ثابت ہے آپ کا ارشاد

marfat.com

Marfat.com

عالی ہے کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا مگر اب تم ان کی زیارت کیا کرو خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے اور دیر تک ان کے لئے دعا فرماتے۔ اہل اللہ اور بزرگان دین کے مزارات پر حاضری' مراقبات اور مکاشفات کے ذریعے اکتساب فیض اور تسکین خاطر کا حصول سلف الصالحین صوفیائے کرام کا ہمیشہ معمول رہا ہے یہ حصول فیوض و برکات کے علاوہ روحانی و باطنی تربیت کا ذریعہ بھی ہے۔ انہی وجوہات کی بنا پر ایک مرتبہ سلطان المشائخ حضرت قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف نے حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ سے تاکیدا ارشاد فرمایا "اولیاء عظام کے دربار ہائے گہربار میں حاضری دیتے رہا کرو پرانے بزرگوں کے مزارات سے فیض حاصل ہوتا ہے حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے عرض کی حضور! اگر انہیں دیکھا نہ جا سکے تو بھی حاضری دی جائے؟ فرمایا ہاں! اگر وہ زیارت کرنے والے کو نظر نہ آئیں تب بھی حاضری دی جائے اگر زائر انہیں نہیں دیکھتا تو وہ خود زائر کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں اور نیاز مند کو کبھی خالی دامن نہیں پھیرتے۔

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا مزارات سے کسب فیض

اگرچہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس سے پیشتر بھی مزارات و مقابر پر حاضریاں دیا کرتے تھے مگر سرکار آوان شریف کے حکم اور تاکید کے بعد تو اہل اللہ کے مزارات پر حاضری اور ان سے اکتساب فیض ہمیشہ کا معمول

marfat.com

Marfat.com

بنا لیا تھا آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ سرکار آوان شریف رحمتہ اللہ علیہ کے متعلقین کے ساتھ صاحبان مزارات بہت پیار کرتے ہیں۔ اپنے متعلق ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ "دمڑی والی سرکار" کے مزار شریف پر حاضری دی صاحب مزار دمڑی والی سرکار نے خصوصی توجہ کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب اب آپ کو کسی اور کے ہاں جانے کی ضرورت نہیں میرے پاس تمام ظاہری و باطنی خزانے موجود ہیں۔ آپ یہ ذکر فرما کر بڑے والہانہ انداز میں رقت انگیز لہجے میں فرمانے لگے۔ ہم اس توجہ کے قابل کہاں تھے؟ یہ تو سرکار آوان شریف کا صدقہ تھا کہ حضرت بابا صاحب اتنے مائل بکرم ہوئے"

علاوہ ازیں حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کثیر تعداد میں اہل اللہ کے مزارات پر حاضری دیا کرتے تھے خصوصاً" حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سیدی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ حضرت بابا پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کھڑی شریف' حضرت شیخ کبیر الدین شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ گجرات' حضرت بابا پیر لنگر متصل آوان شریف' حضرت پیر سلیمان پارس رحمتہ اللہ علیہ جہلم' حضرت دیوان حاجی عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ بشندور شریف اور حضرت بابا نوگزا رحمتہ اللہ علیہ متصل برنالہ چکسواری کے ساتھ تو آپ کے روحانی و باطنی تعلق خاطر کی انتہا تھی۔

باؤلی شریف حاضری کے عجیب واقعہ

حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ مزارات مبارکہ پر

marfat.com

Marfat.com

حاضر ہوتے تو مراقبہ فرماتے آپ کو وہ روحانی قوت حاصل تھی کہ دوران مراقبہ صاحب مزار سے ملاقات فرماتے۔ آپ کا طریقہ تھا کہ جب آوان شریف حاضری دیتے تو باؤلی شریف بھی جاتے۔ ایک مرتبہ حسب معمول پورے اہتمام کے ساتھ آوان شریف حاضری کے لئے روانہ ہوئے تو باؤلی شریف کے مزارات پر بھی حاضری دی مراقبہ کیا تو تین صاحبان مزار حضرات کرام سے ملاقات ہوئی ان میں سے ایک بزرگ نے پرجلال انداز میں فرمایا تم ہماری مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو دوسرے بزرگ فرمانے لگے نہیں کوئی بات نہیں تیسرے بزرگ نے فرمایا وہ اور ہم ایک ہی ہیں آپ فرماتے ہیں مراقبے کا لطف و کیف جاتا رہا۔ طبیعت پر کچھ تکدر سا محسوس ہونے لگا۔ اسی حالت میں آوان شریف حاضری ہوئی تو سرکار غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں سارا ماجرا کہہ سنایا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا آپ نے مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کرنے والے بزرگ کو پہچانا تھا؟ عرض کی حضور! طبیعت میں کچھ ایسی بے چینی اور پریشانی سی پیدا ہو گئی تھی کہ پہچان نہ سکا۔ سرکار غریب نواز کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمانے لگے وہ حضرت صاحب چھ حدے والی سرکار ہوں گے وہ بڑے جابر ہیں ان کا ارشاد ہو گا کہ آوان شریف کیوں جاتے ہو؟ حضرت صاحب لنڈے والی سرکار بڑے ہی مقبول الہی اور صاحب جمال ہیں وہ جب بھی اپنے متعلقین کے یہاں دورے پر آتے تو اپنی سواریاں یہاں ہی باندھتے اس کے بعد سرکار اعوان شریف نے فرمایا اچھا جب واپس جاؤ تو باؤلی شریف ضرور حاضری دے کر جانا۔ چنانچہ حسب حکم واپسی پر پھر باولی شریف

marfat.com
Marfat.com

حاضری دی۔ مراقبہ کیا تو باؤلی شریف کے تمام صاحبان مزارات نے کمال شفقت اور توجہ سے مالا مال فرمایا۔ اب طبیعت کا سارا غبار دور ہو کر قلبی فرحت اور روحانی طمانیت حاصل ہوئی۔

marfat.com
Marfat.com

غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی بعض کرامات، مکاشفات، متعلقین نظر عنایت اور آپ کے فیوض و برکات کا اجمالی تذکرہ

marfat.com
Marfat.com

حضرت ثانی رحمتہ اللہ کی کرامات

اولیاء عظام کے وجود اور ان سے کرامات کے صدور پر خود قرآن حکیم اور احادیث نبوی ﷺ شاہد ہیں۔ کرامات میں سب سے بڑی کرامت شریعت مطہرہ کی کامل پابندی ہے جس پر اعلیٰ حضرت بابا جی صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے لے کر آج تک ان کا پورا خانوادہ سختی سے عمل پیرا ہے علاوہ ازیں جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام معجزات کے ذریعہ تبلیغ دین اور اپنے مقام کی صداقت عیاں فرماتے رہے اسی طرح اللہ کریم نے اولیاء عظام کو مخلوق کے سامنے حق کو نمایاں کرنے اسلام کی اشاعت و ترویج اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ ہدایت پر چلانے کیلئے کرامات کی طاقت عطا فرمائی حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ بھی کثیر الکرامات اولیاء کاملین میں سے ہیں جن کے ذریعے آپ نے مخلوق خدا کو راہ ہدایت پر گامزن کیا آپ کی بے شمار کرامات میں سے چند ایک کا مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے

بغیر کشتی دریا عبور فرمایا

ماسٹر محمد اعظم صاحب موضع بھڑ کے میرپور کا بیان ہے کہ حافظ غلام محمود نے ان سے ذکر کیا کہ میاں کالو مرحوم نے خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک روز شام کے وقت میں اور ایک دوسرا شخص فیض پور شریف حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے کچھ غور فرمایا اور پھر اچانک ارشاد فرمایا۔ سنگھو چلو ڈھنگروٹ شریف چلتے ہیں۔ میں نے عرض کی حضور! شام ہو چکی ہے ملاح لوگ اس وقت گھروں کو جا چکے ہوں

marfat.com

Marfat.com

گے دریا بغیر کشتی اور ملاح کیسے عبور ہو گا۔ اب صبح چلیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ میاں کالو ابھی چلنا ہے۔ اللہ پاک کوئی نہ کوئی سبب فرمادے گا حکم پاتے ہی ہم تیار ہو گئے اور حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں روانہ ہو گئے اندھیرا زیادہ ہو گیا دور دور تک کچھ نظر نہیں آتا تھا ہم اس فکر میں تھے کہ اللہ خیر کرے اتنی رات گئے جب دریا پر پہنچیں گے تو کیا ہو گا؟ نامعلوم رات دریا کنارے بسر کرنا پڑے انہی خیالات میں چلتے گئے دیکھا کہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ ایک قبر پر رکے اور دعا مانگی ہمیں کچھ بجھائی نہ دیا کیونکہ ہم تو دریا عبور کرنے کے خوف میں مبتلا تھے میں نے عرض کی حضور یہ کس کی قبر پر آپ نے فاتحہ پڑھی؟ آپ نے غور سے مجھے دیکھا۔ مسکرائے اور پھر فرمانے لگے واقعی تم نہایت ناواقف نکلے ہو دیکھا نہیں! یہ قبر حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ اب جو ہم نے غور سے دیکھا تو ہم حیران رہ گئے ہم تو واقعتاً ڈھنگروٹ شریف پہنچ چکے تھے۔ تب مجھے احساس ہوا کہ میرے دل میں سخت تشویش اور دریا عبور کرنے کا خوف اس لئے تھا کہ ہم ادھر توجہ ہی نہ دے سکیں اور حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں بغیر کشتی کے آپ کی کرامت کے ذریعے دریا عبور کرلیں اور ہمیں احساس بھی نہ ہو۔

حضرت ثانی رحمتہ اللہ کا ہوا میں پرواز کرنا

اس واقعہ کے راوی صوفی قادر بخش صاحب موضع ڈھانگری بہادر ہیں ان کا بیان ہے کہ جن دنوں حضرت ثانی قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ پرانی جگہ مسجد میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے گاؤں کا ایک آدمی جو شرارتی ذہن

marfat.com

Marfat.com

کا مالک تھا اس نے خیال کیا کہ آپ رات کو اکیلے مسجد میں رہتے ہیں کسی اور کو رہنے کی اجازت نہیں۔ ضرور کوئی ایسی بات ہے اس نے آپ کی ٹوہ لگانی شروع کر دی۔ بدگمانی کی وجہ سے چھپ چھپ کر کھوج لگاتا۔ ایک رات پچھلے پہر اٹھا اور چھپ چھپا کر مسجد میں آپ کو دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ آپ مسجد سے باہر نکلے وضو بنایا پھر اٹھے اور یکایک آسمان کی طرف ہوا میں اڑنے لگے یہ دیکھتے ہی خوف کے مارے پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اور سچے دل سے توبہ کر کے بدگمانی کی جگہ اپنے دل میں حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی لافانی محبت و عقیدت لے کر واپس گھر لوٹا۔

مرید کی حالت نزاع میں امداد

چوہدری حاجی محمد ابراہیم صاحب موضع موہڑہ بوہڑی ڈھانگری بہادر اس واقعہ کے راوی ہیں کہ ہمارے گاؤں کا ایک آدمی فیض پور شریف حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گیا آدمی بڑا نیک' پرہیزگار' اور عقیدت مند تھا اتفاق ہے کہ مرید ہونے کے بعد مرشد کی خدمت میں دوبارہ حاضر نہ ہو سکا۔ کچھ عرصہ بعد وہ بیمار ہو گیا بیماری میں شدت آگئی پھر اس کا آخری وقت قریب آگیا۔ اوھر آستانہ عالیہ فیض پور میں حضرت ثانی قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ اچانک اٹھے اور خدمت میں موجود سنگیوں سے فرمایا جلدی کرو فلاں سنگی کے گھر چلنا ہے۔ حکم پاتے ہی سب آپ کی ہمراہی میں روانہ ہو گئے ادھر وہ مرید بیچارہ نزع کی حالت میں مبتلا ہو گیا خاندان اور گاؤں کے لوگ اس کے گھر پر

marfat.com
Marfat.com

جمع ہو گئے وہ اچانک لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا ہٹو راستہ چھوڑو میرے پیرو مرشد آ رہے ہیں اس نے نگاہیں دروازے پر لگا دیں سب لوگ حیران تھے کہ حضرت صاحب فیض پور شریف ہیں انہیں کس نے اطلاع دی اور اسے اندر لیٹے اس حالت میں کیسے خبر لگی کہ آپ تشریف لا رہے ہیں لوگ نزع کی بے چینی اور اس کی عقیدت مندی سمجھ کر خاموش ہو گئے لیکن تھوڑی دیر گزری تو لوگوں کے تعجب کی انتہا نہ رہی دیکھا کہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے احباب سمیت دروازے سے داخل ہوئے اس ارادتمند نے اسی حالت میں بے تابی سے کروٹ بدلی اپنے مرشد برحق کے چہرہ پر جمال پر نظریں جما دیں آنکھوں سے اشکوں کے دو موتی ڈھلکے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے شفقت کے ساتھ پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ سنگی کے لب ہلے اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ نماز جنازہ پڑھانے کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے تو سنگیوں نے باصرار پوچھا حضور وہ شخص بیعت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد کبھی خدمت میں حاضر نہیں ہوا پھر اس کرم کی وجہ؟ آپ نے ارشاد فرمایا دودھ کو جاگ لگائی جائے تو کبھی بہت جلدی دہی بن جاتا ہے اور کبھی ٹائم بھی لگ جاتا ہے۔

حلقہ ذکر میں عجائبات کا ظہور

صوفی محمد سلیمان صاحب موضع ڈومل کا بیان ہے کہ ایک سال شب برات کے موقعہ پر آپ میاں کالو مرحوم کی مسجد میں تشریف فرما ہوئے چند احباب (سنگی) بھی حاضر تھے میں ابھی کم سن تھا اپنے بڑے بھائی میاں محمد

marfat.com

Marfat.com

مرحوم کے ہمراہ رات کے وقت محفل میں حاضر ہوا۔ آپ کی زیارت ہوئی۔ پھر حاضرین نوافل پڑھنے میں مصروف ہو گئے رات کا خاصا حصہ گزر گیا تو محفل ذکر تھی۔ مجھے بھی آداب محفل کے مطابق سیدھا کر کے بٹھا دیا۔ پھر آپ نے میرے بڑے بھائی کو حکم دیا کہ حضرت پیر سید محمد نیک عالم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی سی حرفی پڑھیں پھر حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اہل محفل پر کچھ ایسی توجہ فرمائی تو ایسی وجدانی کیفیت طاری ہو گئی کہ انسان تو انسان مسجد کی چٹائیوں ' خس و خاشاک سے بھی اللہ اللہ کی صدا آنے لگی ہوا کہ جھونکوں سے ذکر الہی سنائی دیتا درختوں کے پتے ہلتے تو اللہ ہو کی آواز گونجی اور پھر پورے دو دن تک مجھ پر وجد و کیف کا یہ عالم طاری رہا۔

دعا سے مال مویشی کی کثرت

ڈھانگری بہادر کی ایک معمر خاتون بیان کرتی ہے کہ ان کی کئی بھینسیں یکے بعد دیگرے مر گئیں اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ گھر میں کوئی مال مویشی نہ رہا۔ وہ پریشانی کی حالت میں حضرت ثانی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی درد انگیز لہجے میں بڑی عقیدت کے ساتھ عرض کی حضرت صاحب میں نمانی تو لٹ گئی ذرا لوح محفوظ پر نظر تو ماریں اب کیا کروں؟ آپ نے بڑی شفقت سے تسلی دی اور فرمایا فاطمہ بی اب ایک بھینس خرید لو اللہ کرے گا اس سے بڑا فائدہ ہو گا اس خاتون نے اصرار کیا کہ حضور میرے گھر چل کر دعا فرما دیں آپ نے فرمایا تیرے لئے دعا ہو گئی اس نے بہت ضد کی تو آپ نے اپنے لخت جگر حضرت قبلہ عالم مولانا محمد فاضل رحمتہ اللہ کو بھیجا انہوں نے خاتون

Marfat.com

کے گھر جا کر حسب حکم دعا کی۔ خاتون نے ایک بھینس خرید لی پھر اللہ کے فضل سے بھینسوں اور بھیڑ بکریوں کی اتنی زیادتی ہوئی کہ سنبھالنا دشوار ہو گیا

خواب میں وظیفہ بتا دیا

حضرت کے ایک رشتہ میں بھتیجے حافظ نور عالم صاحب جو ملتان میں مقیم ہیں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ایک مشکل میں بری طرح پھنس گیا سخت پریشانی کا عالم تھا بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی اسی دوران ایک رات خواب میں حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی حال احوال پوچھا میں نے خواب میں ہی اپنی پریشان حالی عرض کی آپ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا "بیٹا بالکل فکر نہ کرو اللہ پاک کرم فرمائے گا۔ پھر ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ میری آنکھ کھلی تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سچ مچ حضرت صاحب یہاں تشریف لائے تھے خواب میں بتایا ہوا وظیفہ بھی مجھے یاد تھا میں نے وہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا تو چند ہی روز میں میری مشکل حل ہو گئی

خواب میں رہنمائی فرما کر حاجت روائی فرما دی

موضع ڈب سندوعہ وادی سماہنی کے رہنے والے سید منیر حسین شاہ صاحب نے اپنی زبانی بیان کیا کہ ہمارے قریب کے ایک گاؤں کے کچھ لوگوں کے لئے سعودی عرب سے ویزے آئے یہ ویزے چار چار آدمیوں کے دو گروپوں کے لئے تھے ایک گروپ میں تین نوجوان بڑے دیندار شریف اور سیدھے سادے تھے ایک دن ان میں سے طارق حسین ولد پیراں دتہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا شاہ جی آج رات مجھے خواب میں ایک بزرگ کی زیارت

marfat.com
Marfat.com

ہوئی ہے انہوں نے مجھ سے فرمایا ہے کہ سید منیر حسین شاہ تمہارے ساتھ کراچی جائیں تو تم تینوں کے ویزے لگ جائیں گے اس لئے آپ کو ہمارے ساتھ کراچی چلنا ہو گا ہم ایک مہینے سے دوڑ بھاگ کر تھک ہار چکے ہیں اب آپ مہربانی فرمائیں اور ہمارے ساتھ چلیں۔ میں نے کہا بھئی میرا نہ کوئی کراچی میں واقف ہے نہ کسی ایجنسی سے رابطہ ہے۔ نہ رشتہ داری میں بھلا وہاں جا کر کیا کروں گا؟ لیکن طارق حسین کو بزرگ کے خواب میں ارشاد پر اتنا پختہ یقین تھا کہ اس نے کہا کچھ بھی نہ سہی آپ کو چلنا پڑے گا۔ آپ چلیں گے تو یقیناً ویزا لگ جائے گا اس نے بہت ضد کی تو والد ماجد نے بھی مجھے فرمایا کہ یہ اتنی منت سماجت کر رہا ہے چلے جاؤ اب مرتا کیا نہ کرتا۔ تیار ہو گیا پہلے تو اپنے بڑے بزرگوں کی قبور پر جا کر دعا مانگی۔ دعا کے دوران میری آنکھوں کے سامنے حضرت خواجہ خواجگان حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت ثالث حضرت خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک آ گیا مجھ پر رقت طاری ہو گئی اور زار و قطار رونے لگا۔ اب تو میرے دل کو بھی یقین ہو گیا کہ اس میں یقیناً کوئی راز ہے چنانچہ ہم چاروں نے کراچی کی تیاری کر لی اور پھر کراچی کے لئے روانہ ہو گئے۔ کراچی پہنچ کر طارق حسین کے ایک رشتہ دار کے پاس رات کو قیام کیا دوسرے دن کچھ لوگوں سے اس معاملہ پر گفتگو ہوئی تو انہوں نے کہا کہ یہ ویزے تو اسلام آباد سے ہی لگ سکتے ہیں یہ سن کر طبیعت سخت پریشان ہوئی۔ نماز عشاء پڑھ کر اوراد و وظائف سے میں فارغ ہوا اور بڑی افسردہ حالت میں سو گیا آدھی رات سے زیادہ گزر چکی ہو گی کہ خواب میں

marfat.com

Marfat.com

حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ کی زیارت ہوئی آپ میرے سرہانے کھڑے ہو کر فرما رہے تھے شاہ جی سوئے ہو یا جاگتے ہو؟ پھر فرمایا ان تینوں کو ساتھ لے کر صبح ایک شخص جس کا نام بابو خادم حسین ہے اور اس کا آبائی گاؤں بھمبر ہے یہاں ریلوے کالونی میں مقیم ہے اس کے پاس چلے جانا کام ہو جائے گا۔ میں اسے محض خیال سمجھا اور پھر سو گیا۔ تھوڑی دیر بعد خواب میں حضرت ثالث خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا "شاہ جی کیا یقین نہیں آیا؟ جہاں قبلہ عالم نے فرمایا ہے چلے جانا انشاء اللہ ضرور کام ہو جائے گا" اب تو میرے دل میں ایک عجیب سا اطمینان تھا صبح اٹھے ریلوے کالونی پہنچے اور اس آدمی کا نام پتہ پوچھ کر ڈھونڈھ کر اس کے گھر پہنچ گے سلام دعا ہوئی تو فوراً" ہی کہنے لگا میں صبح سے تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا ہمارے تعجب کی انتہا نہ رہی۔ واقفیت نہ اطلاع پھر انتظار کیسا! ہماری حیرانی دیکھ کر کہنے لگا۔ پریشان نہ ہو۔ رات تقریباً دو بجے میں سو رہا تھا کہ اس شکل اور حلیے کے ایک بارعب و باکمال بزرگ خواب میں تشریف لائے تم بھی ان کے ساتھ تھے مجھ سے انہوں نے فرمایا "خادم حسین ان کا کام تمہیں کرنا ہے" اس نے پوچھا تمہیں پتہ ہے اس شکل شباہت کے بزرگ کون ہیں؟ میں نے کہا وہ حضرت خواجہ خواجگان حضرت حافظ محمد علی رحمتہ اللہ ہیں جنہیں لوگ حضرت صاحب ڈھنگروٹ والے کہتے ہیں۔ اب اس کی کیفیت اور اشتیاق دیکھنے کا تھا۔ ہم سے کام پوچھا ہم نے بتایا تو کہنے لگا شاہ صاحب بس اب تمہارا کام ختم۔ اس حکم کی تعمیل میرا فرض ہے تمہیں انشاءاللہ گھر پر اطلاع ملے گی۔ اس نے کچھ

marfat.com

Marfat.com

اس جوش عقیدت میں یقین دلایا کہ ہم مطمئن ہو کر لوٹ آئے ابھی ڈیڑھ ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ تینوں کے ویزے لگوا کر اس نے اطلاع دی اور وہ تینوں سعودی عرب چلے گئے۔

کمرہ از خود روشن ہو گیا

حضرت ثانی قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مخلص مرید ماسٹر حاجی علی محمد انور صاحب ساکن موضع گڑھالدڑ ٹیچنگ ٹریننگ کے لئے افضل پور گئے۔ وہاں ٹریننگ سینٹر کے ہاسٹل میں رہائش پذیر تھے۔ ہاسٹل کے ساتھ ایک مسجد تھی کہتے ہیں میں کبھی نماز مسجد میں ادا کرتا اور کبھی اپنے رہائشی کمرے میں ہی پڑھ لیتا دراصل اپنے کمرے میں نماز ادا کرنے سے ایک عجیب سی روحانی کیفیت طاری ہوتی سکون قلب ملتا اور یوں محسوس ہوتا کہ پیرو مرشد اسی کمرے میں تشریف فرما ہیں۔ بس یہ احساس نماز میں عجیب لطف وسکل پیدا کر دیتا۔ اس لئے میں اکثر اپنے کمرے میں ہی نماز پڑھ لیتا۔ مسجد کے امام صاحب نے مجھے بارہا تنبیہہ کی پہلے تو میں خاموشی سے ٹال جاتا مگر ایک دن نہ جانے کن تصورات میں کھویا تھا کہ مولوی صاحب نے پھر طنزیہ انداز میں ٹوکا میں بے ساختہ بول اٹھا مولوی صاحب کسی روز میرے کمرے میں آ کر تو دیکھیں یہاں کیا جلوے نظر آتے ہیں۔ مولوی صاحب عشاء کی نماز کے بعد میرے کمرے میں آن پہنچے۔ بات چیت ہوتی رہی پھر میں نے کہا آرام کا وقت ہو گیا ہے اب سو جائیں۔ بتی بجھا دی اور ہم دونوں لیٹ گئے کمرے میں ہر طرف تاریکی تھی کچھ دیر بعد مولوی صاحب چیخنے شور مچاتے

marfat.com

Marfat.com

اٹھ بیٹھے۔ میں نے پوچھا مولوی صاحب کیا ہو گیا مولوی صاحب بڑی گھبراہٹ میں کہنے لگے تمہیں دکھائی نہیں دیتا کمرہ روشنی سے جگمگا رہا ہے اور وہ سامنے ایک سفید ریش بزرگ تشریف فرما ہیں میں نے مولوی صاحب کا یقین پختہ کرنے کے لئے کہا مولوی صاحب مجھے تو کچھ نظر نہیں آتا یہ کیا کہہ رہے ہو؟ مولوی صاحب بار بار کہتے تم اندھے ہو یہ روشنی اور یہ حضرت صاحب نظر نہیں آتے! پھر کچھ دیر کے بعد یہ کیفیت ختم ہو گئی تو مولوی صاحب کہنے لگے تم سچ کہتے تھے تمہارے مرشد کی تم پر بڑی نظر کرم ہے۔

توجہ سے مشائخ کی زیارت کرادی

حضرت ثانی رحمتہ اللہ کے ایک ارادتمند مرید خاص چوہدری محمد لطیف موضع کھوت سنگوٹ کا بیان ہے کہ مجھے پیرو مرشد نے ارشاد فرمایا کہ پیر کے دن قطب وقت حضرت سید نیک عالم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں گوڑھا سیداں شریف حاضر ہوا کرو آپ کے ارشاد کے مطابق میں نے حاضریاں شروع کر دیں۔ کافی عرصہ گزر گیا ایک دن دل میں خیال آیا کہ حضرت صاحب تو شاہ صاحب کی بڑی تعریف فرماتے ہیں لیکن مجھے مزار پر حاضریاں دیتے اتنا عرصہ گزر گیا کبھی زیارت بھی نہیں کرائی۔ اسی رات واپس گھر آ کر رات کو سویا تو قسمت بیدار ہو گئی کیا دیکھتا ہوں کہ عالم خواب میں حضرت پیر و مرشد خواجہ محمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت سید نیک عالم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ اور عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ میرے کمرے میں

marfat.com

Marfat.com

تشریف لائے ہیں کمرہ نور سے بھر گیا ہے میں اٹھنے کی کوشش کرتا ہوں مگر اٹھ نہیں سکتا۔

دلی خیال پر اطلاع اور نصیحت

صوفی قلندر بخش ڈھانگری بہادر اپنا ایک ذاتی واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ابتدائی دور میں ایک مرتبہ میں اپنے پیرو مرشد قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ مختلف مزارات مقدسات کی زیارت کے لئے گیا۔ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے کمال شفقت فرمائی اس سفر میں صرف میں ہی آپ کے ہمراہ تھا ہم متعدد مزارات پر حاضر ہوتے گئے ہر صاحب مزار کا اپنا ایک جداگانہ رنگ تھا جس سے ہم متمتع ہوتے رہے سفر بہت دشوار تھا سفر کا بیشتر حصہ پیدل ہی طے کیا۔ لیکن اس کے باوجود مزارات پر حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں حاضری کا کچھ کیف و سرور ایسا تھا کہ تھکان کا ذرہ برابر احساس نہیں تھا ہر مزار پر جب حاضری دیتے تو قلبی تسکین اور روحانی طور پر قوت و طاقت میں کچھ اضافہ ہی ہوتا جاتا ان اولیاء کرام کی عظمت کا کچھ ایسا سکہ میرے دل میں بیٹھا جا رہا تھا کہ میں صرف محسوس کر سکتا تھا بیان نہیں کر سکتا۔ ایک مقدس و متبرک مزار پر حاضری دے کر ہم اگلی منزل کی جانب روانہ ہوئے تو میں اپنے خیال میں محو یہ سوچتا جا رہا تھا کہ یہ صاحب مزار تو بہت ہی بلند پایہ ہستی ہیں ان کے مرتبہ و مقام کو کون چھو سکتا ہے! ابھی میرے دل میں یہ کیفیت پیدا ہی ہوئی تھی کہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اچانک رک کر میری جانب غور سے دیکھا اور فرمایا "بیٹا صرف اپنے

marfat.com

Marfat.com

باپ کی جائیداد کا وارث ہوا کرتا ہے دوسروں کی مہربانی ہے وہ نظر کرم کریں یا نہ کریں۔ یہ ان کی صوابدید پر منحصر ہے میں یہ الفاظ سنتے ہی دم بخود رہ گیا۔ تڑپ اٹھا۔ میرے جذبات محبت و عقیدت کا عجب عالم تھا۔ میں اس بات پہ نازاں بھی ہوں اور رب ذوالجلال کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے اتنے بلند پایہ مرشد عطا فرمایا جو اپنے ارادتمند کے ظاہر پر ہی نہیں باطنی احوال اور قلبی خیالات پر بھی نظر رکھتا ہے۔ دراصل یہ تنبیہہ تھی کہ بے شک یہ سب اولیاء اللہ مقربین بارگاہ ایزدی قیم نعمت الٰہی اور ذریعہ وصال بارگاہ نبوی ہیں لیکن مرید کو یہ سب انعامات صرف اور صرف اپنے پیرو مرشد سے ہی حاصل ہوتے ہیں اس لئے اس کی عقیدت و نسبت اسی کے قدموں تک ہونی چاہئے۔

حکم عدولی کی غائبانہ اطلاع

آپ کے ارادتمندوں میں ڈاکٹر محمد عبداللہ انصاری کا بیان ہے کہ مجھے قبلہ حضرت صاحب کا حکم تھا کہ مریضوں سے مناسب دام وصول کیا کرو زیادہ سے زیادہ پانچ روپے میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بہت مناسب دام وصول کرتا تھا۔ پانچ روپے سے زیادہ تو کبھی کسی مریض سے وصول نہیں کئے تھے پیرو مرشد کی توجہ اور دعا کی برکت تھی اللہ پاک نے میرے ہاتھ میں شفا بھی بہت رکھی تھی دور دور تک میری شہرت پھیل گئی اور لوگ علاج کے لئے آنے لگے۔ ایک دن ڈڈیال کی کچھ خواتین دوائی لینے کے لئے میرے مطب میں میرپور آئیں میں نے تشخیص کے بعد دوائی دی اور حسب حکم مرشدان

marfat.com

Marfat.com

سے پانچ پانچ روپے وصول کئے عورتیں کسی امیر گھرانے کی تھیں کم قیمت دوائی کو معمولی سمجھیں۔ قریب ہی ایک صراف کی دکان تھی اس پر گئیں اور دکاندار سے کہنے لگیں ڈاکٹر کی بڑی شہرت سن کر اتنی دور سے ہم لوگ آئے مگر ڈاکٹر میں تو کوئی کمال نظر نہیں آیا یہ معمولی سی دوائی دی ہے اس سے زیادہ تو ہمارا کرایہ خرچ ہو گیا ہے اس سے بھلا کیا فائدہ ہو گا؟ دوسری کہنے لگی چلو کوئی بات نہیں ہم نے تفریح کر لی دوائی پھینک دیں گے صراف نے ان کے اٹھنے کے بعد مجھے آکر بتایا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب ان کی دوائی تبدیل کر کے دو اور اچھے خاصے دام وصول کرو تاکہ انہیں یقین آ جائے۔

تھوڑی دیر کے بعد میں نے اپنا آدمی بھیجا وہ عورتیں ابھی بازار میں ہی تھیں انہیں بلا لایا۔ میں نے کہا شکر ہے تم مل گئیں۔ دراصل تمہارا نسخہ تبدیل ہو گیا تھا اور غلطی سے دوسرے کی دوائی تمہیں دیدی۔ میں نے دوبارہ انہیں چیک کیا پھر تھوڑے سے ردوبدل کے بعد وہی دوائی دی کیونکہ ان کے مرض کی دوا وہی تھی پھر ان سے پندرہ روپے وصول کئے۔ عورتیں مطمئن ہو کر چلی گئیں۔ میں شام کو حسب عادت حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے دیکھتے ہی سخت لہجے میں فرمایا "تمہیں منع بھی کیا تھا پھر بھی لوگوں سے زیادتی کرتے ہو! خبردار آئندہ ایسا نہ کرنا اور ان عورتوں سے زائد وصول کردہ پیسے غریبوں میں تقسیم کر دو"

گاڑی پھر کبھی نہ چل سکی

حضرت ثانی رحمتہ اللہ کے خاص مقرب مریدین میں سے ایک نام

Marfat.com

قاضی محمد زمان صاحب موضع دبلیاہ نرماہ والوں کا ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے پیرومرشد نے مجھے حکم فرمایا کہ چلو حضرت پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں کھڑی شریف آپ کے ہمراہ حاضری دی۔ پھر واپس میرپور کے لئے پیدل ہی روانہ ہوئے۔ ریتل کھڈ نامی نالے کے پل پر پہنچے تو وہاں ایک ٹیکسی کھڑی دیکھی میں نے عرض کیا حضور! اجازت ہو تو ٹیکسی والے سے بات کروں کرایہ لے کر ہمیں میرپور چھوڑ آئے۔ آپ نے فرمایا اچھا بات کر لو۔ میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے جا کر کہا کہ بھائی کرایہ لے لو اور ہمیں میرپور چھوڑ آؤ اس نے بڑی بے رخی اور کرخت لہجے میں کہا میری گاڑی خالی نہیں۔ آپ نے ایک بھرپور نگاہ ٹیکسی پر ڈالی اور فرمایا اسے کھڑی رہنے دو۔ تم چلو ہم چلتے ہیں۔ ہم پیدل چل کر میرپور پہنچ گئے۔ پھر اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ٹیکسی اس مقام پر کھڑی ہے۔ کافی عرصہ تک میں اسے وہیں کھڑی دیکھتا رہا۔ وہ کھڑی کی کھڑی ہی رہی پھر کبھی نہ چل سکی مدتوں بعد نہ جانے اسے وہاں سے کس نے ہٹایا اور اسے کون کہاں لے گیا! مگر اللہ نے اپنے ولی کے الفاظ کو پورا فرما دیا۔

آپ کی برکت سے گائے کا دودھ دینا

چوہدری محمد لطیف صاحب موضع سنگوٹ نے یہ واقعہ بیان کیا ایک مرتبہ میرے ایک ساتھی چوہدری محمد قربان اور میں قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ حضرت پیرے شاہ غازی دمڑیاں والی سرکار رحمتہ اللہ کے عرس میں شرکت کے لئے کھڑی شریف حاضر ہوئے رات کو عشاء کی نماز کے

marfat.com

Marfat.com

بعد مسجد میں قیام کیا۔ چائے کی طلب ہوئی تو ارشاد فرمایا کہیں سے دودھ لاؤ چائے پئیں گے چوہدری محمد قربان مسجد کے قریبی محلے میں گئے وہاں حضرت میاں محمد بخش رحمتہ اللہ کے خاندان کے کچھ افراد رہتے تھے چوہدری صاحب نے ایک گھر سے دودھ مانگا ایک عمر رسیدہ خاتون نے جواب دیا "بیٹا دودھ یہاں کہاں؟ ایک ہی گائے ہے جس نے بہت دن ہو گئے دودھ دینا بند کر دیا ہے چوہدری صاحب نے کہا "بڑی بی تم اللہ کا نام لے کر اسی گائے سے دودھ نکالنے کی کوشش تو کرو۔ دودھ پیر صاحب کے لئے لے جانا ہے گائے ضرور دودھ دے گی" بڑھیا بھی کوئی بڑے پکے عقیدے اور یقین کی مالک تھی پیر صاحب کا نام سنتے ہی بڑے ادب سے اٹھی اور گائے کے تھنوں سے دودھ نکالنے بیٹھ گئی اللہ کی قدرت کہ گائے نے دودھ اتار دیا۔ بڑی بی نے اسے اللہ کے ولی کی کرامت سمجھا اور دودھ نکال کر بڑی محبت اور عقیدت سے پیش کیا چوہدری صاحب اپنے پیر و مرشد کی کرامت پر محبت و عقیدت سے جھومتے ہوئے دودھ لے کر خوشی خوشی مسجد میں داخل ہوئے۔ ابھی کچھ کہنے بھی نہ پائے تھے کہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا "اگر گائے دودھ نہ دیتی تو تمہارے پیر کا بھرم جاتا۔ ایسے کام نہ کیا کرو اسکی کوئی ضرورت نہیں ہونی چاہئے"

حالت بیداری کا عجیب واقعہ

ملک جان محمد صاحب [illegible] 3-B [illegible] کا بیان ہے کہ یہ واقعہ میرے والد نے خود مجھے [illegible]

marfat.com

Marfat.com

مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں بہت مقروض ہو گیا غربت کا زمانہ تھا قرض ادا کرنے کی بظاہر کوئی صورت نہ تھی میں انتہائی مجبور اور پریشان ہو کر پیرو مرشد قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی پریشانی کا دکھڑا سنایا۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے سر مبارک جھکا ہوا تھا تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھایا مجھے ارشاد فرمایا تم دینہ چلے جاؤ وہاں سے گاڑی پر بیٹھو اور جہلم کالو والا اسٹیشن پر اتر کر بائیں طرف چلے جانا کچھ دور جا کر گھنے درختوں کے جھرمٹ میں ایک بزرگ کا مزار ہے بس تم وہاں حاضر ہو جاؤ اللہ پاک خیر کرے گا" میں فوراً اٹھا اور بتلائے ہوئے مقام پر جا پہنچا مزار پر حاضری دی مزار سے ملحقہ مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی۔ دوسرے نمازی فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے میں تنہا بیٹھا رہ گیا۔ ایک نمازی آخر میں آیا اس نے نماز پڑھی اور پھر مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے مہمان ہو؟ میں نے کہا میں اللہ کا مہمان ہوں (یعنی مسافر ہوں) وہ آدمی مجھے اپنے ساتھ گھر لے گیا گھر کچھ فاصلے پر تھا عشاء کی نماز گھر پر پڑھی میری خاطر مدارات کی رات کو سونے سے پہلے کہنے لگا میں ریلوے میں ملازم ہوں اس لئے صبح جلدی ڈیوٹی پر چلا جاؤں گا تم ناشتہ کر کے آرام سے جانا میں نے گھر والوں کو بتا دیا ہے مجھ سے صبح تمہاری ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ میں اپنی پریشانی میں تھا حضرت صاحب کے حکم کا تجسس بھی تھا رات کو سو گیا ابھی سحری کا وقت ہوا تھا کہ اس شخص نے مجھے آکر اٹھایا۔ اور ایک رومال میں کوئی چیز بندھی ہوئی مجھے دے کر کہنے لگا بھائی یہ تمہاری امانت ہے جو صاحب مزار کے حکم سے تمہیں دے رہا ہوں یہ بہت بڑی ہستی کے مالک

marfat.com

Marfat.com

ہیں ان کا مجھ پر بڑا کرم ہے انہی کی دعا سے میرے دو بیٹے فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے ہیں۔ اور میں یہ انہی کے حکم سے تمہیں دے رہا ہوں" میں رومال کی گٹھڑی لے لی وہ شخص فوراً ڈیوٹی چلا گیا میں نے رومال کھولا تو اندر چاندی کے پورے ایک سو روپے بندھے ہوئے تھے۔ اور اتنا ہی مجھ پر قرض تھا میں وہ رقم لے کر واپس آیا اور قرض لوا کیا۔ حاجی جان محمد کا کہنا ہے کہ میرے والد یہ واقعہ سنا کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ یہ اللہ والے بڑے لجپال ہوتے ہیں ان کا اپنا ایک نظام ہوتا ہے اور یہ اپنے غلاموں کی ہر حال میں دستگیری فرماتے ہیں۔

مرید کو قطعہ اراضی دلوا دیا

اس واقعہ کے راوی بھی الحاج صوفی جان محمد صاحب ہیں کہ ڈھنگروٹ شریف کے صوفی غلام نبی مرحوم حضرت ثانی صاحب کے رشتہ دار بھی تھے اور بہت عقیدت مند اور منظور نظر بھی۔ صوفی صاحب فوج میں ملازم تھے تھوڑا ہی عرصہ ملازمت کی تھی کہ ان کا ایک بازو کٹ گیا اور فوج سے ڈسچارج ہو گئے پینشن کل دس روپے منظور ہوئی۔ صوفی صاحب نے بارہا حضرت ثانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی حضور میں بہت غریب بھی ہوں اور معذور بھی ہو گیا ہوں میرا گزارہ کیسے ہو گا؟ آپ فرماتے بھئی میں کیا کر سکتا ہوں۔ ایک روز میں نے ایسے پر درد انداز میں اپنی التجا پیش کی کہ آپ کا دریائے کرم جوش میں آگیا فرمایا "اچھا تم اپنے پلاٹون کمانڈر کو ایک درخواست لکھ بھیجو میں نے عرض کی حضور اس کا کیا فائدہ! میرے حقوق

marfat.com

Marfat.com

جو بنتے تھے وہ تو مل چکے ہیں۔ فرمایا بس تمہیں جو کہا ہے وہ کرو میں نے ایک درخواست میں اپنے سابقہ پلاٹون کمانڈر کو اپنی پتا لکھ بھیجی ابھی دو ہفتے ہی گزرنے پائے تھے کہ ایک سرکاری اہلکار آیا اور کہا کہ تمہارا سابقہ پلاٹون کمانڈر جہلم کے دورے پر آیا ہوا ہے اور تمہیں فورا پیش ہونے کا حکم دیا ہے میرے دل میں طرح طرح کے خیالات کروٹ لینے لگے نہ جانے میری درخواست پر ناراضگی کا اظہار کر کے کوئی کاروائی کرے گا یا اس پر ہمدردانہ غور! میں تیار ہو کر جہلم پہنچا تو متعلقہ افسر نے فورا طلب کیا میں پیش ہوا تو مجھے بڑی گہری نظر سے دیکھا کچھ خاموشی کے بعد مخاطب ہوا غلام نبی تم کون اور کیا شے ہو؟ تمہاری درخواست کا کیا معاملہ ہے؟ میری تو سمجھ میں نہیں آتا ! جہاں جاتا ہوں جس فائل کو اٹھاتا ہوں تمہاری درخواست اسی کے اوپر ہوتی ہے میرے کانوں میں اپنے محسن قبلہ حضرت صاحب ڈھنگروٹ شریف کے الفاظ کی سنسناہٹ آ رہی تھی بس تمہیں جو کہا ہے وہ کرو دل میں عقیدت کا ایک طوفان اور آنکھوں میں جھلمل کرتے آنسو تھے متعلقہ افسر نے قلم اٹھایا اور کہا اچھا لو بورا منڈی ملتان میں یہ زرخیز اور نفیس اراضی پر مشتمل مربع تمہارے نام الاٹ کیا جاتا ہے جس غلام نبی کا بازو بھی ایک اور آگے ذریعہ معاش بھی کچھ نہ تھا ولی کامل کی ایک نظر سے وہی غلام نبی ایک مربع زمین کا مالک بن گیا۔

ڈوگرہ اہلکار کی نگاہوں پر پردہ

یہ ڈوگرہ راج کے دور کی بات ہے جب ہندو ساہوکار اور ڈوگرہ

marfat.com

Marfat.com

حکومت ایک منظم پروگرام کے تحت مسلمانوں کو تباہ حال کر کے ریاست چھوڑنے پر مجبور کر رہے تھے ہوتا یوں کہ ہندو ساہوکار مسلمانوں کو قرض دیتے اور پھر سود در سود کے جال میں پھنسا کر چند روپے کے عوض سرکار کی سرپرستی میں مقروض مسلمانوں کے مال و اسباب اور جائیدادیں ہتھیا لیتے۔

حضرت ثانی رحمتہ اللہ کے ایک مرید حاجی عبدالکریم موہڑہ بوہڑی والا ڈھانگری بہلور کے رہنے والے ہیں انہوں نے آپ بیتی سناتے ہوئے بتایا کہ میرے والد مرحوم بھی حضرت کے مرید تھے ان کے ذمہ ایک ہندو ساہوکار کا تھوڑا سا قرض تھا جو بروقت ادا نہ ہو سکا اس مجبوری سے فائدہ اٹھا کر ہندو ساہوکار نے ڈوگرہ حکومت کی سرپرستی میں ہماری کل جائیداد منقولہ ضبط کر کے حاصل کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور ایک مقررہ دن سرکاری اہلکار لے کر عملی کاروائی کے لئے ہمارے گاؤں کی طرف روانہ ہوا ہمیں کسی طرح اطلاع ہو گئی تو ہم نے اپنا مال مویشی وغیرہ دوسرے گاؤں منتقل کر دیا۔ ہندو بنیا اور سرکاری کارندہ خالی گھر دیکھ کر چلے گئے اور میرے والد قرض کی ادائیگی کے لئے دوڑ دھوپ کرنے لگے اور اسی سلسلے میں ایک روز ایک دوسرے گاؤں چلے گئے۔ کسی حاسد نے ہندو ساہوکار سے جا کر بتایا کہ آج امام دین دوسرے گاؤں گیا ہے اور اس کا سب مال مویشی گھر پر موجود ہے اگر تم آج ہمت کرو تو کام بن جائے گا۔ ہندو بنیا سرکاری اہلکار ساتھ لے کر فوراً روانہ ہوا ادھر میرے والد امام دین کو بھی دوسرے گاؤں میں ہی اطلاع مل گئی مگر وہ اتنے فاصلے پر تھے کہ نہ تو ساہوکار سے پہلے پہنچ سکتے تھے اور نہ کوئی اور صورت بن سکتی تھی اسی

marfat.com

Marfat.com

پریشانی کے عالم میں گاؤں کی طرف روانہ ہوئے راستے میں میاں کالو مرحوم کی مسجد میں حضرت پیر و مرشد تشریف فرما تھے۔ سخت گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت میں خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھتے ہی مسکرا کر فرمایا "امام دین بہت پریشان ہو کیا ماجرا ہے؟" میرے والد نے سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں فرمایا "امام دین تم بالکل فکر نہ کرو آرام سے گھر جاؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے ہندو ساہوکار تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا" یہ کلمات سننا تھے کہ میرے والد بالکل مطمئن ہو گئے اور بڑے آرام و سکون سے گھر کی طرف چل پڑے ادھر ہندو ساہوکار اہلکار ساتھ لے کر صبح ہی صبح مچلتا اتراتا گھر کے دروازے پر آن ٹپکا میری والدہ وہی سے لسی بنا رہی تھیں۔ ہمارا بہت بڑا مکان پورے کا پورا مال مویشی سے بھرا پڑا تھا۔ والدہ نے انہیں دیکھا تو ہوش اڑ گئے ہندو ساہوکار اور سرکاری اہلکار نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ کھڑاک سے اندر داخل ہوئے اور سیدھے اس حصے میں چلے گئے جہاں مال مویشی بندھا تھا میری والدہ سراسیمگی اور پریشانی کی حالت میں اپنی جگہ بیٹھی دیکھتی کی دیکھتی رہ گئیں وہ دونوں مکان کے اندر چاروں طرف گھومتے اور ڈھونڈتے رہے لیکن انہیں اپنے سامنے بندھا ہوا مال مویشی نہ نظر آیا نہ محسوس ہوا۔ ڈھونڈ ڈھانڈ کر باہر نکلے تو ہمارے ہی گاؤں کے رہنے والے اس مخبر کو بے نقط سناتے واپس چلے گئے کہ اس نے جھوٹ بول کر ہمیں خواہ مخواہ خوار کیا۔ لیکن انہیں کیامعلوم یہ سب پیرومرشد کا کرم و صدقہ اور انہیں اللہ کی دی ہوئی طاقت کا مظہر تھا

marfat.com

Marfat.com

مریض کو شفا مل گئی

صوفی محمد ایوب مرحوم موضع نرلہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ثانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں فیض پور شریف حاضر تھا کہ آپ کی خدمت میں کوٹلی سے ایک شخص حاضر ہوا۔ جس کے جسم پر پھوڑے اور زخم تھے اور پیپ اور خون بہہ رہا تھا جسم کا کوئی حصہ سالم نہ تھا اس نے بڑے درد بھرے لہجے میں عرض کی حضور! جہاں جہاں کسی نے بتایا علاج کرایا کوئی حکیم ڈاکٹر نہیں چھوڑا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا دوا سے تو کچھ نہیں ہوا اب دعا کے لئے خدمت میں حاضر ہوا ہوں آپ حسب عادت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا "فکر نہ کر اللہ پاک خیر کرے گا" آپ نے اسے صابن دیا اور فرمایا جاؤ دربار کے غسل خانے صاف کرو۔ اس نے صابن لیا اور بڑی محنت سے غسل خانے صاف کرنے لگا جب تمام غسلخانے مکمل طور پر صاف کر چکا اور واپس خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے جسم کے تمام پھوڑے اور زخم ختم ہو کر جسم بالکل تندرست اور صاف ستھرا ہو چکا تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ اسے کبھی یہ بیماری لگی ہی نہیں۔

آسمان کی جانب دیکھتے ہی بارش برسنے لگی

اس واقعہ کے چشم دید گواہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد اور مرید خاص صوفی محمد حسین موضع بھیاڑی والے ہیں صوفی صاحب کا کہنا ہے کہ میری عمر ابھی کوئی زیادہ نہ تھی میں حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھتا تھا ایک مرتبہ آپ نے ہمارے علاقے کا دورہ فرمایا۔ مجھے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔

marfat.com

Marfat.com

میں بھی ساتھ تھا اپنے گاؤں پہنچے۔ شدید گرمی کا زمانہ تھا۔ آپ نے مجھے ساتھ لیا اور فرمایا محمد حسین چلو تالاب پر کپڑے دھولائیں۔ چلچلاتی دھوپ میں ہم قریبی تالاب پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ خشک پڑا ہے۔ قریب ہی بن رانی ایک اور تالاب تھا وہاں پہنچے تو وہاں بھی پانی نہ تھا پھر ایک تیسرے مقام بن تاور شاہ کے تالاب پر گئے مگر وہ بھی سوکھا پڑا تھا یہ دیکھ کر حضرت ثانی رحمتہ اللہ کے چہرہ مبارک پر کچھ ملال کے آثار نمودار ہوئے کھڑے کھڑے نگاہ بھر کر آسمان کی طرف دیکھا تو رحمت باری جوش میں آگئی میں یہ سماں دیکھ کر عش عش کر اٹھا کہ آناً" فاناً" چند لمحات میں بھری دوپہر میں آسمان پر بادل اکٹھے ہو گئے اور ہم ابھی تالاب سے چند قدم دور نہ جانے پائے تھے کہ شدید طوفانی بارش شروع ہو گئی ساتھ اولے بھی پڑنے لگے ہم بھاگم بھاگ قریبی مسجد میں پہنچے۔ پورا علاقہ جل تھل ہو چکا تھا۔ میں کچھ گھبراہٹ اور کچھ فرط عقیدت میں رونے لگا مسجد میں پہنچ کر پیرو مرشد رحمتہ اللہ علیہ اپنے کپڑے نچوڑتے جاتے اور مجھے فرماتے خاموش ہو جاورنہ یہ بارش بند نہیں ہو گی۔

زندگی دوبارہ لوٹادی

اس حیرت انگیز واقعہ کے راوی اور عینی شاہد میاں بگا مرحوم موضع گرہ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ میاں شاہ محمد پرائی والے کم سنی میں ہی یتیم ہو گئے تھے ان کی والدہ انہی کے سہارے زندہ تھیں ننھے شاہ محمد نے نوجوانی کی حدوں کو چھوا تو بوڑھی ماں کے دل میں لخت جگر کے سر پر سہرا سجانے کا ارمان مچلنے لگا ادھر اس کی تیاری کرنے لگی اور دوسری طرف میاں شاہ محمد کو بخار نے آن لیا

marfat.com

Marfat.com

پھر بخار معیادی بخار میں تبدیل ہو گیا پھر ایک دن بیماری رنگ لائی اور میاں صاحب عالم فانی سے بظاہر کوچ کر گئے جواں مرگ نے بوڑھی اور بیوہ ماں پر قیامت ڈھا دی اس کی حالت غیر ہو گئی۔ ایک عقیدت مند حضرت ثانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور شاہ محمد کا جنازہ آپ پڑھا دیں اور پتہ نہیں اس کی بوڑھی ماں کا بھی ساتھ ہی پڑھانا نہ پڑ جائے۔ آپ نے کچھ توقف فرمایا اور خلاف معمول فرمانے لگے جاؤ تم تیرہ سنگی (پیر بھائی) میت کے گرد بیٹھ کر گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ یٰسین شریف پڑھو اور پھر اگر ضروری ہوا تو مولوی سید محمد کنہٹی والے یا کوئی اور صاحب جنازہ پڑھا دیں گے ادھر غسل اور کفن دے کر جنازہ پڑھانے کے لئے آپ کی انتظار تھی مخلوق خدا جمع تھی جب قاصد واپس آیا اور حضرت صاحب کا حکم سنایا تو حسب حکم تیرہ افراد نے وضو کیا جنازے کی چارپائی کے گرد بیٹھ کر سورہ یٰسین پڑھنا شروع کی ابھی انہوں نے گیارہ گیارہ مرتبہ پوری نہ پڑھی تھی کہ شاہ محمد کی نوجوان لاش میں حرکت محسوس ہوئی پاس ہی بوڑھی ماں سکتے کی حالت میں کھڑی تھی اس حرکت کو دیکھ کر میت سے لپٹ گئی کہنے لگی میرا شاہ محمد زندہ ہے لوگوں نے نبض اور دل پر ہاتھ رکھا تو جسم پھر بے حس و حرکت تھا سنگیوں نے جوں ہی گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ یٰسین کی تلاوت مکمل کی شاہ محمد جنازے کی چارپائی پر کفن پہنے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ جو لوگ جنازے میں آئے تھے وہ اس کرامت ولی پر حیران و سرگرداں تھے بوڑھی ماں کی کیفیت بھی دیدنی تھی میاں شاہ محمد آنکھیں مسل کر کہنے لگے میری آنکھوں کے آگے دھند ہے کچھ صاف

marfat.com

Marfat.com

دکھائی نہیں دیتا پھر آنکھوں کی یہ کیفیت ہمیشہ رہی۔ میاں شاہ محمد طویل عمر تک زندہ رہے صاحب اولاد ہوئے اور حضرت ثانی رحمتہ اللہ سے کمال انس و محبت قائم رہا

سچ ہے کہ

اولیاء راہست قدرت از الہ

تیر گشتہ باز گردانند ز راہ

بیماری ایک دم ختم ہو گئی

حضرت صاحب کے منظور نظر مرید محمد شریف صاحب جنہیں آپ شفقت سے قندوخان کہتے تھے وہ آپ کے پڑوس میں رہتے تھے انکے بیٹے محمد یسین نے بیان کیا کہ میں ابھی کم سن تھا میری بڑی بہن انتقال کر گئی چند دنوں بعد میری چھوٹی بہن بھی بیمار ہو گئی۔ اور انتہائی لاغر و کمزور ہو گئی سب گھر والوں کو پریشانی لاحق ہو گئی میں نے اپنی بہن کو اٹھایا اور حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دم کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا اسے قربانی دیدو۔ میں ابھی بچہ تھا مجھے بڑا دکھ ہوا عرض کی حضور بڑی بہن مر گئی اور آپ فرما رہے ہیں اسے بھی قربانی دیدو۔ میں تو دم کرانے لایا ہوں۔ آپ نے ایک ٹوکرے میں پڑے ہوئے ست برگے کے کچھ پھول دیئے اور فرمایا جاؤ اسے گھر جا کر کھلا دینا میں نا سمجھ تھا جذباتی ہو گیا اور پھول نیچے پھینک کر کہا لوگوں کو دم کرتے اور تعویز دیتے ہیں اور مجھے پھول' میں ہار

marfat.com

Marfat.com

بنا کر گلے میں ڈالوں؟ اس وقت حاجی فضل کریم بوعہ والے بھی بیٹھے تھے انہوں نے عرض کی حضور یہ بچہ ہے دم کے لئے ضد کرتا ہے آپ نے شفقت سے دیکھا پھر دم کیا پھر فرمایا وہاں سے دو رس اٹھا کر لے جاؤ اسے کھلا دینا انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گی میں اجازت لے کر اٹھا دروازے سے نکلا تو میری بہن نیچے اتر گئی اور دوڑتی ہوئی گھر پہنچ گئی گھر والے بھی سب حیران ہوئے کہ یہ بچی جو کھڑی نہیں ہو سکتی تھی تھوڑی دیر پہلے اٹھا کر لے گیا تھا ایک دم کیسے ٹھیک ہو کر بھاگتی ہوئی آگئی ایسا لگتا تھا کہ یہ کبھی بیماری ہوئی ہی نہیں۔ میں نے گھر والوں کو خوشی اور فخر سے سارا واقعہ سنایا تو والد صاحب نے افسوس بھرے لہجے میں فرمایا "بیٹا تو پھول کیوں نہ لایا" میں نے پھر کہا واہ کیا ہار بنا کر گلے میں ڈالتا۔ پھول لے آتا اور دم نہ کراتا۔ والد صاحب نے کہا بیٹا تو نا سمجھ ہے تجھے ان پھولوں کی قدر و قیمت کیا معلوم!

دعا سے دو فرزند عطا ہوئے

آپ سرکار کے شاگرد اور مرید میاں شاہ محمد موضع بوعہ اپنی سرگذشت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میرے یکے بعد دیگرے تین بچے وفات پا گئے پھر عمر بھی بڑھاپے کی آگئی اب مزید اولاد کی بھی امید نہ تھی ہر وقت فوت شدہ بچوں کا غم اور ناامیدی میں گھرا رہتا۔ ایک دن نہ جانے کیا خیال آیا کہ ایک دنبہ لے کر حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور خدمت میں پیش کر کے عرض کی حضور اس دنبے کے دو حصے ہیں ایک آپ کا اور ایک مولوی صاحب (حضرت کے لخت جگر حضرت ثالث صاحب رحمتہ اللہ

marfat.com

Marfat.com

علیہ) کے لئے ہے حال احوال پوچھا تو میں نے عرض کیا حضور کیے بعد دیگرے تین بچے فوت ہو گئے ہیں اب عمر بھی آخر کو آ گئی ہے بڑھاپے کی کس مپرسی کا خوف بھی ہے بس میرے حق میں دعا فرمایئے۔ میں نے کچھ پر درد لہجے میں اپنی بپتا سنائی کہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ بڑی دیر تک بالکل خاموش رہے اسی کیفیت میں محفل ختم ہو گئی رات کو نماز عشاء کے بعد حضرت ثالث خواجہ پیر محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کو بلایا اور فرمایا مولوی صاحب آپ کو پتہ ہے میاں شاہ محمد کے تین بچے فوت ہو چکے ہیں آج وہ بڑے دکھی تھے۔ اور یہ دنبہ پیش کر کے کہا ہے کہ اس کے دو حصے ہیں ایک میرا اور دوسرا تمہارا میں تو یہیں سے دعا کرتا ہوں اور آپ تعویز دیں چنانچہ آپ نے ہاتھ اٹھائے اور بڑی دیر تک فرزند کے لئے دعا فرماتے رہے پھر سحری کو حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے بلا کر تعویز بھی دیئے اور دعا کا واقعہ بھی سنایا اور فرمایا فکر نہ کرو انشاء اللہ تمہارا کام ہو گیا کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑھاپے میں ایک بیٹا عطا فرمایا اسی دوران حضرت پیرومرشد کی طبیعت ناساز ہو گئی یہ بیماری آپ کا مرض الوصال ثابت ہوئی میں بھی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا "میاں شاہ محمد سنا ہے تجھے اللہ نے بیٹا دیا ہے؟ میں نے عرض کی حضور! آپ کی دعا کا صدقہ۔ فرمایا میاں تمہیں یاد ہے تم دنبہ لے کر آئے تھے اور اس کے دو حصے کئے تھے ایک میرا اور دوسرا مولوی صاحب کا؟ عرض کی حضور ایسا ہی تھا آپ نے دو انگلیاں اٹھائیں اور فرمایا اب دو ہی بیٹے ہوں گے اگر تو درویشوں کا حصہ بھی بناتا تو اللہ اتنے ہی

marfat.com

Marfat.com

بیٹے عنایت فرمائے۔ حضرت ثانی رحمتہ اللہ کے وصال کا حادثہ جانکاہ رونما ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا بیٹا بھی عطا فرمایا اور پھر میرے اور کوئی اولاد نہ ہوئی۔ یہی دو بیٹے ہیں۔

کنوئیں سے ایسا پانی نکلا کہ آج تک جاری ہے

آپ کے ایک خادم و مرید صوفی محمد یعقوب نے ڈھانگری بالا کے مقام پر ایک کنواں کھدوایا گہرائی میں بہت دور تک کھدائی کی مگر پانی کے بجائے پتھر ہی پتھر تھے۔ صوفی صاحب کہتے کنواں کھودتے چلے جاؤ پانی ضرور آئے گا صوفی صاحب کو اپنے مرشد کا بڑا مان تھا آخر کنواں کھودنے والے بھی تھک ہار کر ناکام ہو گئے تو صوفی صاحب حضرت ثانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے سارا ماجرا عرض کیا اور کہنے لگے حضور تشریف لے چلیں تو پانی ضرور نکل آئے گا کچھ سوچنے کے بعد آپ نے خدمت میں موجود خدام سے فرمایا سنگیو چلو صوفی صاحب کے کنوئیں پر چلتے ہیں۔ پھر آپ بمعہ احباب پیدل ہی کنوئیں پر تشریف لے گئے صوفی قادر بخش صاحب کا کہنا ہے کہ میں اس مجلس میں موجود تھا رات ہم سب حضرت صاحب کے ہمراہ کنوئیں پر ٹھہرے اور آپ کے حکم کے مطابق سب نے رات بھر ستر ہزار مرتبہ درود نجات پڑھا پھر حضرت ثانی رحمت اللہ نے کنوئیں پر کھڑے ہو کر دعا مانگی پھر کیا تھا قدرت کا کرشمہ تھا کہ اس پتھریلے اور خشک کنوئیں میں پانی چشمے کی طرح پھوٹنے لگا اتنا پانی آیا کہ پورا علاقہ استعمال کرتا رہا وہ دن اور آج کا دن کنوئیں سے خشک سالی اور سخت گرمیوں میں بھی کبھی پانی کم نہیں ہوا مخلوق خدا آج تک ایک

marfat.com
Marfat.com

مرد کامل کے فیضان سے سیراب ہوتی چلی آ رہی ہے

سزایافتہ شخص بری ہو گیا

صوفی خواجہ محمد سلیمان صاحب موضع پرہیڑ کا بیان ہے کہ میرے ایک عزیز منگتا خان ساکن ڈڈیال کا کہنا ہے کہ میرا اپنے چچا سے جھگڑا ہو گیا میرے ہاتھوں چچا کا ایک بازو ٹوٹ گیا نوبت عدالت تک جا پہنچی۔ مقدمہ چلا میرا جرم ثابت ہو گیا۔ جس دن عدالت نے مجھے سزا سنانا تھی اس سے پہلی رات میں اپنے پیرو مرشد حضرت ثانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عشاء کے بعد خدمت گزاری میں مصروف رہا پھر ارشاد فرمایا اب جا کر سو جاؤ۔ میں نے عرض کی حضور مجھے نیند نہیں آتی فرمایا کیوں؟ تو عرض کی مجھے تو صبح عدالت سے سزا سنائی جا رہی ہے اب پتہ نہیں کیا سزا ملتی ہے؟ فرمایا "منگتیا جا سو جا اللہ مہربانی کرے گا تجھے کچھ نہیں ہونا" پھر ایک وظیفہ بتایا اور فرمایا اسے پڑھتے پڑھتے عدالت میں پیش ہونا۔ میں نے صبح آپ کے حکم کے مطابق عمل کیا عدالت میں پیش ہوا۔ دل میں پیرو مرشد کا تصور اور زبان پر آہستہ آہستہ وظیفہ جاری تھا جج نے میری طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا پھر سزا لکھنے لگا۔ لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور اسے کچھ نظر نہ آیا۔ اس نے پھر سر جھکا کر میری طرف دیکھا لیکن جب لکھنے لگا تو اندھیرا چھا گیا۔ سزا نہ لکھ سکا تیسری بار جج نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا اور قلم کاغذ چھوڑ کر کہنے لگا۔ منگتیا! جا اپنے چچا سے معافی مانگ لے اور پھر مجھے بری کر دیا۔ جج نے کیا یہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے پیرو مرشد نے بری کیا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

بڑھیا کی بکری خود بخود گھر آگئی

حاجی محمد صادق مرحوم موضع چک (ڈھانگری بہادر) حال سیکٹر سی ۳ میرپور شہر حضرت ثانی قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ کے مرید اور نہایت منکور نظر تھے ان کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک غریب دیہاتی بڑھیا آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رو رو کر عرض کرنے لگی حضرت صاحب میں بہت غریب عورت ہوں میرے گھر کی کل پونجی ایک بکری تھی وہ بھی کسی نے چوری کر لی میں تو لٹ گئی میرے لئے کچھ کیجئے۔ آپ کو بڑھیا پر بڑا ترس آیا ارشاد فرمایا گھبراؤ نہیں جاؤ تمہاری بکری تو گھر پر ہے بڑھیا جو ہر جگہ ڈھونڈ کر مایوس ہو چکی تھی۔ دعا کے لئے اصرار کرنے لگی۔ آپ نے پھر فرمایا۔ جاؤ دیکھو تمہاری بکری گھر پر ہے۔ بڑھیا نیم دلی سے اٹھی اور خیالوں میں ڈوبی گھر پہنچی تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ بکری گھر کے اندر کھڑی تھی

غیر مقلد کے مویشی مل گئے

موضع بھرمٹ کے صوفی محمد حسین جو حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت مند تھے ان کا بیان ہے کہ ہماری برادری کے ایک شخص غیر مقلد تھے ان کی چھ بھینسیں گم ہو گئیں تلاش میں اپنی سی تمام کوششیں کر ڈالیں مگر کہیں بھی کوئی سراغ نہ ملا۔ بالکل مایوس ہو گئے آخر کسی شخص نے کہا کہ قبلہ حضرت صاحب حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں فیض پور شریف حاضر ہو کر دعا کرائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا کام ہو جائے گا اسے یقین تو نہ تھا مگر مصیبت کا مارا مرتا کیا نہ کرتا حاضر ہو گیا اور اپنی فریاد پیش کی

Marfat.com
Marfat.com

حضرت ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے غور سے پوری بات سماعت فرمائی اور پھر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ ارشاد فرمایا "اٹھو اور سیدھے گھر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔ تمہاری بھینسیں مل جائیں گی۔ وہ غیر مقلد شخص اٹھا اور گھر کی طرف چل پڑا ابھی گھر کے قریب پہنچا ہی تھا کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بھینسیں راستے میں کھڑی ہیں اس نے بھینسیں لیں اور گھر پہنچ گیا۔

مفقود الخبر لڑکا گھر آ گیا

مستری محمد حسین صاحب موضع بھرمٹ جنہیں دربار عالیہ ڈھانگری شریف میں مسجد شریف و دربار شریف کے تعمیری کام میں ڈیوٹی دینے کا شرف حاصل ہے کہ مستری حاجی محمد فاضل صاحب مرحوم موضع بوعہ حال تھوتھال۔ مستری صوفی آفتاب حسین موضع بھرمٹ حال سیکٹر سی۔ ۴ میرپور شہر مستری حاجی محمد اس ڈیوٹی میں مستری محمد حسین کے ساتھ تھے مستری محمد حسین مرحوم نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب سے کچھ عرصہ پہلے ملک میں ہر طرف افراتفری اور قتل عام ہو رہا تھا میری ایک ممانی کا ایک ہی اکلوتا لڑکا تھا جو محنت مزدوری کے لئے سندھ گیا ہوا تھا اس کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ زندہ ہے یا قتل ہو گیا" زندہ ہے تو کہاں کس حال میں ہے؟ ممانی انتہائی پریشان اور اضطراب کا شکار تھی راتیں جاگ کر اور دن رونے میں گزارتی کسی نے بتایا کہ ڈھنگروٹ شریف حاضر ہو کر حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے دعا کراؤ تمہارا بچہ مل جائے گا میری ممانی فوراً خدمت میں حاضر ہوئی اور کچھ اس طرح بلک بلک کر رونے لگی کہ ہچکی بندھ گئی اور اپنا مدعا بھی زبان سے ادا نہ

marfat.com

Marfat.com

کر پا رہی تھی آخر کسی اور نے اس کے بیٹے کی روئیداد سنائی آپ کو اس عورت کی آہ و زاری پر اتنا رحم آیا کہ سن کر خود بھی پریشان ہو گئے پھر آپ نے دعا فرمائی اور تسلی دی مگر میری ممانی کو صبر نہیں آ رہا تھا۔ آخر آپ کا دریائے رحمت جوش میں آگیا آپ نے ارشاد فرمایا "بی بی چلی جاؤ کل تنور تپاتے یا روٹیاں پکاتے وقت تمہارا بیٹا گھر آ جائے گا" میری ممانی روتی دھوتی گھر آگئی ایک ایک لحہ قیامت ڈھا رہا تھا آخر دوسرے دن عصر کے وقت ادھر روٹیاں تنور سے لگائی جا رہی تھیں اور ادھر میری ممانی کا بیٹا یکایک گھر میں داخل ہوا یہ سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ سب لوگ حیران رہ گئے۔ میری ممانی تو خوشی سے پاگل ہوتی جا رہی تھی اور پھر ساری زندگی حضرت ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی غلامی کا دم بھرتی رہی یہ چند وہ اہم ترین اور مشہور عام واقعات تھے جو نہایت اختصار کے ساتھ سپرد قلم کئے ہیں ورنہ حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایسی کثیر الکرامات ہستی تھے کہ جن کے لئے دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں کرامات کے علاوہ آپ صاحب کشف ولی تھے آپ کی نگاہ صرف زبانی عرض و معروض تک ہی محدود نہ تھی بلکہ قلبی تخیلات و حقیقی صورت حال پر ہوتی تھی۔

دروغ گوئی پر مطلع ہونا

قاضی فاروق احمد کلا ذب موضع دلیاہ اپنا چشم دید حال اس طرح بتاتے ہیں کہ ۱۹۴۲ء میں میری شادی ہو گئی اور ایک قریبی رشتہ دار لاہور میں ملازمت کرتا تھا وہ بھی شادی میں شریک ہوا وہ صاحب حیثیت آدمی تھا اس

marfat.com
Marfat.com

زمانے میں شادی کے اخراجات کے لئے میں نے اس سے ساٹھ روپے بطور قرض لئے شادی کی رسومات اور دیگر امور سے فراغت کے بعد میں نے اپنی والدہ کے ہمراہ پیرو مرشد کی خدمت میں حاضری کا پروگرام بنایا۔ میرا وہ رشتہ دار کہنے لگا مجھے بھی لاہور جانا ہے چلو تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں رات دربار عالیہ فیض پور میں گزاریں گے زیارت اور دعا بھی ہو گی اور پھر میں لاہور چلا جاؤں گا۔ چنانچہ ہم تینوں گھر سے چل پڑے راستے میں اس کا خیال تبدیل ہو گیا کہنے لگا مجھے جلدی جانا ہے اب سیدھا چلا جاتا ہوں پھر کسی وقت حاضری دیدوں گا ہم نے کہا چلو پھر ہم بھی رات منگلا میں اپنے رشتہ داروں میں بسر کریں گے اور صبح واپسی پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضری دیں گے۔
ہم سب پرانے میرپور پہنچے اور وہاں سے جہلم جانے والی بس کا انتظار کرنے لگے مگر اس دن خلاف معمول بس نہ آئی شام ڈھلنے لگی تو ہم نے کہا کہ چلئے اب تو آگے جانا ممکن نہیں رات پیرو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوں اور پھر کل اگلا سفر کریں گے چنانچہ ہم دربار شریف میں پہنچے مغرب کی اذان ہو رہی تھی نماز ادا کی اور پھر حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے ابھی کوئی مزید گفتگو نہیں ہوئی تھی کہ آپ نے ہمیں دیکھا اور پھر مسکرائے پھر عجب شفقت بھرے لہجے میں فرمایا "تمہارا آنے کا ارادہ تو نہ تھا زبردستی آئے ہو" میں حیران تھا کہ اس بات کا ہم تینوں کے سوا کسی کو علم نہ تھا ہم ندامت کے مارے گردن جھکا کر بیٹھ گئے
عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ حاضر ہو کر زیارت کی سعادت حاصل کی شادی کا

marfat.com

Marfat.com

حال احوال پوچھا قرض کے بارے میں سوال کیا میں نے سب کچھ عرض کر دیا پھر ہمارے اس رشتہ دار سے گزر اوقات اور حالات پوچھے چونکہ وہ اچھا خاصا مالدار آدمی تھا اس کے باوجود دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے عرض کرنے لگا۔ حضور خاصا پریشان ہوں قرض بھی دینا ہے میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ پاک کشائش فرمائے۔ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک توجہ بھری نظر سے دیکھا چہرے پر ناراضگی کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا "اپنے شیخ کے پاس آکر جھوٹ مت بولو" اس نے شائد اس میں اپنی رسوائی خیال کی اور بڑی ڈھٹائی سے کہا حضور بہت مقروض اور پریشان ہوں۔ حضرت صاحب خاموش تو ہو گئے مگر چہرے سے انتہائی خفگی اور ملال ظاہر ہو رہا تھا۔ میں نے بعد میں اس سے کہا کہ تو نے غضب کیا ہے اب سزا ضرور پاؤ گے وہ شخص دوسرے دن لاہور چلا گیا وہاں اس کے حالات خراب ہونا شروع ہو گئے پھر قرض لینے کی نوبت آئی جب قرض بہت زیادہ ہو گیا اور ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہوئی تو وہ ایسا روپوش ہوا کہ گھر والوں کی تلاش بسیار کے باوجود آج تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

سچ ہے کہ

علماء کے سامنے زبان اور اولیاء کے
سامنے دل سنبھال کر بیٹھنا چاہئے

marfat.com
Marfat.com

سچی پیشنگوئیاں

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ پر آئندہ پیش آنے والے بعض واقعات اس طرح منکشف ہو جاتے تھے کہ بعد میں وہ اسی طرح وقوع پذیر ہوتے اور آپ بھی اس یقین کے ساتھ بتلاتے کہ گویا آپ اسی وقت انہیں رونما ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

ایک مرتبہ آپ کے حقیقی بھائی کو ایک زہریلے سانپ نے کاٹ لیا گھر والے سب پریشان تھے کہ سانپ بہت زہریلا ہے اب ان کے بچنے کی کوئی امید باقی نہیں۔ اس وقت آپ کسی دور دراز مقام کے دورے پر تھے آپ کو اطلاع بھجوائی گئی تاکہ آپ واپس تشریف لے آئیں۔ لیکن جب قاصد نے اطلاع دی تو آپ نے نہایت اطمینان و یقین سے جواب دیا "نہیں وہ اس کاٹے سے نہیں مریں گے ابھی تو اس نے دوسری شادی بھی کرنی ہے" اس وقت آپ کی پہلی بیوی بقید حیات تھیں لوگوں نے بڑا تعجب کیا لیکن ہوا وہی جو آپ نے فرمایا تھا آپ کے بھائی بالکل تندرست ہو گئے۔ زہر کا اثر جاتا رہا۔ عرصہ بعد ان کی بیوی انتقال کر گئیں۔ اور انہوں نے دوسری شادی کر لی۔

راولپنڈی کے ایک معروف بزرگ حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم صاحب عیدگاہ شریف والوں نے ایک مرتبہ میرپور آنے کا پروگرام بنایا۔ میرپور میں ان کے کئی مرید اور معتقد موجود تھے۔ انہوں نے آپ کے استقبال اور دیگر

marfat.com

Marfat.com

مصروفیات کی تیاریاں کیں مریدین نے آپ کے قیام کے لئے بھی انتظام کیا ان کے ایک خاص مرید اور خلیفہ ان تیاریوں میں پیش پیش تھے۔ اتفاق سے وہ میرپور کی ایک مسجد میں کھڑے تھے اچانک حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی مسجد میں آپہنچے اس خلیفہ کو دیکھا اور فرمایا "تمہارے مرشد جب یہاں مسجد میں آئیں گے تو دوپہر کو قیلولہ اس مقام پر کریں گے آپ نے ہاتھ کے اشارے سے جگہ بتلائی۔ وہ خلیفہ خالی فرش دیکھ کر دل ہی دل میں کہنے لگا بھلا یہ خالی فرش بھی حضرت کے قیلولہ کے قابل ہے؟ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب حافظ صاحب تشریف لائے بالکل اسی جگہ قیلولہ فرمایا جہاں حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے بتلایا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ کے
بعض یادگار روحانی سفر جو مختلف
مزارات مبارکہ اور حج بیت اللہ کی
غرض سے کئے ان سفروں کے دوران بعض
عجیب کیفیات و احوال کا مختصر تذکرہ

marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کے بعض یادگار روحانی سفر

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے تمام سفر اولیاء کاملین کے مزارات مبارکہ کی زیارت اور حصول ایقان و عرفان اور فیضان کے لئے ہوا کرتے تھے یا حج مبارک کے لئے سفر فرمایا۔ ان مقامات کے سفر کے دوران بسا اوقات بڑے کٹھن اور دشوار مراحل سے دوچار ہونا پڑتا لیکن سفر کی صعوبتیں کبھی بھی آپ کے مصمم ارادہ' عقیدت' تعلق کو کمزور اور پائے استقلال کو متزلزل نہ کر سکیں آپ کبھی تو تنہا ہی عازم سفر ہو جاتے اور کبھی کبھار بعض مخصوص سنگیوں مریدین کو ہمراہی کا شرف عطا فرماتے۔ چنانچہ جن سفروں کے دوران آپ نے سنگیوں (مریدین) کو ساتھ رکھا اور انہوں نے دوران سفر جو کیفیات' مناظر' عجائبات اور مراحل دیکھے انہی کی زبانی نہایت اختصار کے ساتھ سپرد قلم ہیں۔

آستانہ عالیہ آوان شریف حاضری کے ایک یادگار سفر کا حال

حاجی عبدالرشید ساکن ڈھانگری بالا' آوان شریف کے ایک یادگار سفر میں حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہمسفر تھے وہ یوں اظہار خیال کرتے ہیں کہ یہ ان دنوں کی بات ہے جب منگلا ڈیم ابھی نہیں بنا تھا اور حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ فیض پور شریف جلوہ فرماتے کہ ایک روز آوان شریف حاضری

marfat.com

Marfat.com

کا پروگرام بنایا۔ چوہدری محمد لطیف ایک طالب علم راجہ ممتاز خان اور مجھے ازراہ شفقت ہمراہی کا شرف بخشا۔ یہ مختصر سا قافلہ نہایت ذوق و شوق سے تیار ہو کر روانہ ہوا سب سے پہلے گوڑھا سیداں شریف پرانا میرپور سے متصل سیدالعارفین حضرت سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پرانوار میں حاضری دی اس کے بعد دربار عالیہ کھڑی شریف حضرت بابا پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ اور عارف باللہ حضرت میاں محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ کے مزارات مقدسات پر حاضری دی وہاں سے روانہ ہو کر جہلم میں حضرت پیر سلیمان پارس رحمتہ اللہ علیہ اور پھرباؤلی شریف پہنچ کر حضرت بابا جی صاحب حضرت خواجہ محمد خانعالم ' حضرت خواجہ محمد بخش' حضرت غلام محی الدین اور مخدوم المشائخ حضرت صاحبزادہ محمد غوث رحمھم اللہ اجمعین کے مزارات طیبات پہ عقیدت کے پھول نچھاور کئے پھر وہاں سے گجرات کی جانب روانہ ہوئے اور حضرت سید محمد کبیر الدین المعروف شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پرکیف حاضری سے قلب و روح کو جلا بخش

مرشد کی نسبت سے عقیدت کا منظر

گجرات سے ہم حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں مہندہ شریف حضرت قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین آوان شریف کی بارگاہ قدسیہ میں حاضری کے لئے عازم سفر ہوئے۔ جونہی دردولت کے قریب پہنچے تو حضرت ثانی حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ عقیدت و محبت سے بیقرار ہو

marfat.com

Marfat.com

گئے۔ اور آگے بڑھے تو کاشانہ اقدس کے باہر ایک نوجوان کھڑا نظر آیا حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ انور پر خوشی اور عقیدت کے آثار نمودار ہوئے فوراً" آگے تشریف لے گئے اور انتہائی ادب و احترام کے ساتھ سلام کیا اور اس نوجوان کے ہاتھ چومنے لگے۔ ہم متحیر تھے کہ شریعت و طریقت کے عظیم پیکر سنت نبوی کا کامل مظہر اس نوجوان کے ہاتھ اتنی عقیدت و محبت سے چوم رہا ہے لیکن ہم خاموش رہے اور اپنے مرشد کی پیروی کرتے ہوئے ہم نے بھی نوجوان کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ہماری جانب دیکھا گویا ہماری قلبی تشویش پہ نظر تھی فرمایا یہ حضرت سلطان المشائخ قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان کے چشم و چراغ حضرت قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ تب جا کر ہم پر نسبت کی عظمت کی حقیقت منکشف ہوئی۔

حضرت قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ سے یادگار ملاقات

مہندہ شریف میں حضرت قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ کی قدمبوسی کے لئے کاشانہ اقدس میں داخل ہوئے خدام نے فوراً ملاقات کرائی اور بتایا کہ شاید آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آج حضور قاضی صاحب پر حالت استغراق طاری نہیں ورنہ جب عشق الٰہی کا جذبہ محبت رسول ﷺ میں جب مستغرق ہو جائیں تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے ہیں خورد و نوش تو درکنار کسی سے کوئی بات بھی نہیں فرماتے خود وارفتگی کے اس عالم میں یوں ساکت و جامد ہو جاتے ہیں کہ ہم وقفہ وقفہ سے آپ کی کروٹ بدلتے ہیں یہ کیفیت

marfat.com
Marfat.com

مسلسل کئی کئی گھنٹے اور بسااوقات کئی کئی دنوں تک طاری رہتی ہے۔ ہم نے جیسے ہی حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ قدم بوسی کا شرف حاصل کیا تو کمال محبت و شفقت سے مالا مال فرمایا۔ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ تو قلبی و والہانہ تعلق کی انتہا تھی عجب روح پرور منظر تھا جو الفاظ کے قالب میں نہیں ڈھالا جا سکتا بلکہ صرف محسوس کیا جا سکتا ہے بڑی دیر تک تصوف پر گفتگو اور علمی موشگافیاں ہوتی رہیں ایک دن وہیں قیام رہا اور دوسرے دن اجازت لے کر آوان شریف کی جانب عازم سفر ہوئے۔

سواری کا غائبانہ انتظام

مہندہ شریف حضرت قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ سے اجازت کے بعد حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ہمیں حکم فرمایا اگر کسی تانگے کا انتظام ہو جائے تو اچھا ہے ہم تینوں اذن پا کر تانگہ کے حصول کے لئے باہر نکل پڑے کئی کوچوانوں سے بات کی منہ مانگی اجرت کی پیشکش کی لیکن کوئی بھی تیار نہ ہوا سب کا کہنا تھا کہ بہت مشکل راستہ ہے کچی سڑک جگہ جگہ گڑھے اور بعض جگہ تو ریت کے ڈھیر ہیں جہاں سڑک تو سڑک راستے کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ ہم مایوس ہو کر واپس آ گئے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ اٹھے اور فرمایا "چلو سب تانگے کی تلاش کرتے ہیں" چنانچہ ہم آپ کے پیچھے پیچھے ہو لئے جونہی چار دیواری کے دروازے سے قدم باہر نکالا کھٹ سے ایک تانگے والا آن سامنے کھڑا ہوا قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کرنے لگا "یا حضرت آپ کہاں تشریف لے

marfat.com

Marfat.com

جائیں گے؟" فرمایا "آوان شریف" یوں محسوس ہو رہا تھا کوچوان خوشی سے کھل گیا ہے عرض کرنے لگا حضور مجھے یہ سعادت عطا فرمائیں اور میرے تانگے کو سواری کا اعزاز بخشیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اب آپ تانگے پر تشریف فرما ہوئے ہم بھی ساتھ بیٹھ گئے اور چلتے چلاتے انہی دشوار گزار راستوں سے گزرتے ہوئے آوان شریف پہنچے تانگے سے اترے آپ نے کوچوان سے فرمایا بھئی کتنے پیسے بنتے ہیں؟ کوچوان تو خوشی سے پھولا اور عقیدت سے بچھا جا رہا تھا کہنے لگا "حضور! میرے لئے کیا یہ دولت کم ہے کہ آپ جیسی بلند پایہ و اعلیٰ سیرت ہستی میرے تانگے کو سواری کا اعزاز بخشنے میں ہرگز اجرت نہیں لوں گا بس آپ میرے لئے صرف دعا فرما دیجئے آپ نے فرمایا دعا تو ضرور ہو گی لیکن اجرت تو ہر صورت لینا پڑے گی۔ بڑے اصرار کے ساتھ آپ نے کوچوان کو اجرت میں کچھ رقم عنایت فرمائی اور پھر وہ واپس ہوا لیکن ہم پہ راز کبھی نہ کھلا کہ وہ کوچوان کون تھا اور کیسے فوراً ہی حاضر ہوا منظر تو کچھ یوں تھا کہ جیسے پہلے سے انتظام کر رکھا ہو۔ لیکن یہ انتظام کس نے اور کیسے کیا تھا؟ یہ معاملہ سمجھنے سمجھانے کا نہ تھا۔

دربار عالیہ آوان شریف حاضری کی کیفیت

اب ہم دربار عالیہ آوان شریف پہنچ چکے تھے حاضری کے پرکیف مراحل طے کئے رات کے قیام کے لئے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا درویش لوگوں کو مسجد میں ہی قیام کرنا چاہئے یہاں ذکر و اذکار بھی ہو جائے گا۔ دراصل قبلہ حضرت صاحب کا ہمیشہ کا معمول ہی مسجد میں قیام کا

marfat.com

Marfat.com

تھا۔ حکم پا کر ہم بھی آپ کے ساتھ ہی رات کو مسجد میں ٹھہرے۔ نماز عشاء کے بعد کچھ ذکر و اذکار ہوا اور پھر ارشاد فرمایا۔ اب آرام کرو اور سو جاؤ" اگرچہ دل تو چاہتا تھا کہ اس پر کیف ماحول کے انوار و تجلیات سے چشم و دل کو منور اور شاد کام کرتے رات گزار دیں اس لئے نیند کا تو کہیں پتہ ہی نہ تھا لیکن جب آپ نے حکم دیا اور پھر خود بھی ایک طرف ہو کر لیٹ گئے تو ہم بھی آنکھیں موند کر دل کی دنیا میں کھو گئے اور مسجد کے فرش پر دراز ہو گئے۔ کچھ وقت گزرا تو میں نے دیکھا کہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ جہاں آرام فرما تھے وہ جگہ خالی ہے میں نے اٹھ کر دیکھا تو آپ تشریف فرما نہ تھے میرے دوسرے دو ساتھی بھی اٹھ بیٹھے مسجد میں ادھر ادھر دیکھا لیکن آپ کو نہ پایا ہمیں فکر لاحق ہوئی کہ آپ کی ظاہری بینائی بھی کمزور ہو چکی ہے اور رات بھی اندھیری ہے ہم نے خیال کیا کہ ہو نہ ہو حضور مزار شریف پر حاضر ہوں چنانچہ ہم تینوں چپکے سے آہستہ آہستہ اس تاریکی میں بمشکل تمام مزار شریف پر پہنچے دھیمی دھیمی آواز میں کچھ پڑھنے کا احساس ہوا تو ہم پہچان گئے کہ یہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں ہم نے اپنے سانسوں کی آواز بھی روک لی تاکہ آپ کو ہماری آمد کی اطلاع نہ ہو لیکن وہاں کیا چیز چھپی تھی فوراً فرمایا تم نے آرام کیوں نہیں کیا؟ آرام ضروری تھا پھر فرمایا وضو ہے عرض کی حضور! نہیں فرمایا اچھا جاؤ وضو کر کے آؤ ہم وضو کر کے آئے فرمایا جو کچھ پڑھ سکتے ہو پڑھو" ہم نے ارشاد کی تعمیل کی بڑی دیر کے بعد پڑھنے پڑھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہم نے بھی ہاتھ

marfat.com
Marfat.com

اٹھا دیئے۔ آپ نے دعا فرمائی تو ہم پر عجب کیفیت طاری ہو گئی دعا کیا تھی ہمارے قلوب میں سرور اور روح میں نور ہی نور محسوس ہو رہا تھا ہم نے وہ لذت و کیف' وہ لطف و سرور اور وہ نور و حضور نہ کبھی سوچا تھا نہ ہماری چشم تصور اور وہم و گمان میں سما سکتا تھا۔ ہم اس دولت معیت پر ساری عمر نازاں و شاداں ہیں۔ کسی نے سچ کہا تھا "ایں سعادت بزور بازو نیست"

حضرت پیر لنگر (نوگزا) رحمتہ اللہ علیہ حاضری

دربار عالیہ آوان شریف حاضری کی حسرت پوری کرنے اور روحانی فیوض و کملات میں اضافہ کے بعد جب تسکین قلب ہو گئی تو حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اب واپسی پر ہم حضرت بابا لنگر شاہ رحمتہ اللہ علیہ (نوگزا) کے دربار پر حاضری دیں گے چنانچہ اجازت لے کر حسب پروگرام بابا لنگر پیر لنگر رحمتہ اللہ علیہ کے دربار کی جانب روانہ ہوئے۔ مزار مبارک پر حاضری دی تو بڑی عجیب روح پرور کیفیت طاری ہوئی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مزار سے ملاقات فرما رہے ہیں اور ہم اس پرکیف منظر کو اپنے قلوب میں محسوس کر رہے ہیں۔ مزار شریف پر بڑی دیر تک قیام کیا پڑھنے پڑھانے اور مراقبہ کے بعد دعا فرمائی فراغت کے بعد باہر نکلے تو ارشاد فرمایا اب واپسی کا سفر اختیار کریں گے۔

جب واپسی کا سفر شروع فرمایا تو حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے یہاں کے صاحب مزار ہمارے ساتھ کوئی نہ کوئی خوش طبعی فرمایا کرتے ہیں دیکھئے آج کیا معاملہ پیش آتا ہے رات کی تاریکی تیزی سے پھیل رہی تھی

marfat.com

Marfat.com

حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کوٹ جمیل سے ایک بس بھمبر جاتی ہے ہم اس پر سوار ہو کر بھمبر کے راستے واپس میرپور جائیں گے اس لئے کچھ دور اس اسٹاپ کی طرف ایک کچی سڑک کے ذریعے جانے کا آغاز کیا کچھ ہی دور پہنچے تھے کہ وہ کچی سڑک گم ہو گئی ہم راستہ بھول گئے اور انجانی سمت میں یونہی رات کی تاریکی میں چلنے لگے قبلہ حضرت صاحب نے میری جانب دیکھا مسکراتے اور فرمایا لیجئے! اب دل لگی شروع ہو گئی اچھا بتاؤ تمہیں سورہ یٰسین شریف یاد ہے؟ عرض کی حضور! پوری تو یاد نہیں کچھ حصہ یاد ہے فرمایا ٹھیک ہے جتنی یاد ہے پڑھتے جاؤ اور بے فکر و بلاخوف آگے بڑھتے جاؤ میں نے تعمیل ارشاد کیا اور گھپ اندھیری رات میں بہت دور آگے نکل گیا پھر وہاں ایک اجنبی عمر رسیدہ بزرگ جاتے ہوئے ملے اور مجھ سے فرمایا بیٹا آپ نے کہاں جانا ہے؟ میں نے جواب دیا باباجی میرپور جانا ہے لیکن راستہ بھول گئے ہیں جس کچی سڑک پر جا رہے تھے وہ گم ہو گئی ہے اب بڑی مشکل میں ہیں اجنبی بزرگ فرمانے لگے بیٹا! ذرا نیچے جھک کر دیکھو سڑک یہیں کہیں نہ ہو؟ میں نے جھک کر پاؤں کی جانب دیکھا تو سڑک پر کھڑا تھا مجھے بہت حیرت ہوئی دل میں سوچا یا اللہ یہ کون شخص ہیں اس اندھیری رات میں یہاں کیسے ملے معاملہ کیا؟ کہ اتنے میں وہ بزرگ آگے بڑھنے لگے میں نے عرض کی باباجی میرے دو ساتھی اور بھی میرے پیچھے آ رہے ہیں آپ ان کے آنے تک یہیں ٹھہریں فرمایا! بیٹا میں مسافر ہوں دور جانا ہے یہ فرما کر وہ چل دیئے یہ جا اور وہ جا نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ گئے میں حیران پریشان کھڑا تھا کہ اتنے میں قبلہ

marfat.com

Marfat.com

حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ بھی تشریف لے آئے فرمایا سڑک مل گئی؟ عرض کی جی حضور مل گئی آپ نے بے ساختہ اور بن پوچھے فرمایا "یہ سڑک بتانے والے خود صاحب مزار حضرت بابا پیر لنگر تھے یہ برگزیدہ ہستیاں لباس بدل لیتی ہیں راستہ سے بھلایا تھا تو راستہ پر لگا بھی گئے۔ یہ ہمارے ساتھ ان کی دل لگی تھی ہم راستہ پر چلنے لگے کچھ دیر بعد اذان ہو گئی ہم نے سرراہ نماز باجماعت ادا کی اتنے میں بس بھی آ گئی اور ہم بس پر سوار ہو کر بھمبر کے راستے میرپور پہنچ گئے اس طرح یہ یادگار سفر مکمل ہوا۔

حضرت شاہدولہ کے دربار میں رقت انگیز حاضری

صوفی قادر بخش اس سفر کی روئداد یوں سناتے ہیں کہ غالباً" ۱۹۳۵ء کے لگ بھگ ایک دفعہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے آوان شریف اور گجرات شریف اس دفعہ جوش محبت و عقیدت جنون عشق میں بدل گیا تھا آپ نے پہلے گھر سے ہی ننگے پاؤں اپنے مرشد خانہ دربار عالیہ آوان شریف حاضری کے لئے سفر کا آغاز کیا۔ قبلہ حضرت صاحب جیسی ذات گرامی ننگے پاؤں رواں دواں تھی اور ساتھ میں بھی اسی طرح آپ بحر عقیدت میں غلطاں تھے اور میں شرف ہمراہی پہ نازاں - بارگاہ مرشد میں والہانہ و وارفتہ حاضری کے پرسوز و گداز مناظر کو میں نے آنکھوں میں سمیٹ لیا اور نہاں خانہ دل کو نور معرفت سے جگمگا کر مشام جاں کو گلہائے عقیدت سے مہکا کر دربار عالیہ آوان شریف سے اجازت پا کر پھر گجرات میں حضرت خواجہ محمد کبیرالدین عرف شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار پر انوار پر اسی شان سے حاضری نصیب ہوئی

marfat.com

Marfat.com

تعجب خیز بات تو یہ تھی کہ دوران سفر ننگے پاؤں میرے پیروں میں ان گنت کانٹے چبھ جاتے آبلے پڑ جاتے لیکن صبح اٹھ کر اپنے پاؤں کو دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا کہ نہ کبھی کوئی کانٹا چبھا نہ آبلہ پڑا نہ کبھی پیدل چلا۔ سردیوں کا موسم تھا دربار شریف سے ملحقہ مسجد میں رات قیام کیا۔ معمولات اور اوراد وظائف سے فارغ ہو کر آرام کے لئے لیٹ گئے میری آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلی تو دیکھا کہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنی جگہ موجود نہیں۔ مجھے یقین تھا کہ آپ حضرت شاہدولہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے گئے ہیں مجھے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا میں اٹھا وضو کیا اور قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تلاش میں مزار شریف پر حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ مزار شریف کے اندر رونق افروز ہیں اور آپ کے ساتھ ایک آدمی اور بھی موجود ہے اور وہ نہایت سوز و گداز کے ساتھ بلند آواز میں یہ مصرعے پڑھ رہا ہے۔

پیر دے دروازے اتے لیکھ جگائی جا
پھکیا لبھے نہ لبھے صدا لگائی جا
پیر دی گلی دے کتے سینے نال لائی جا

جیسے ہی میں دربار شریف کے اندر پہنچا قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے شفقت بھری نگاہ سے دیکھا اور فرمایا صوفی قادر بخش تم بھی سید العارفین حضرت پیر نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ کا کلام حضرت شاہدولہ رحمتہ اللہ علیہ کو سناؤ میں نے حسب الارشاد چند اشعار پڑھے میرے دل کی کیفیت بھی کچھ

آگے صفحہ نمبر 156 ملاحظہ ہو

marfat.com

Marfat.com

مزارات پہ حاضری کا بے پناہ اشتیاق تھا اس مقصد کے لئے آپ نے اتنے کثرت سے سفر کئے کہ ان سب کا احاطہ تحریر میں لانا ممکن ہی نہیں۔ آپ کی طبیعت مبارکہ جب اور جس وقت چاہتی آپ فوراً ان مقامات کے لئے روانہ ہو جاتے نہ رات کا خیال نہ دن کا' نہ دھوپ کا خدشہ نہ سفر کی صعوبت کا اندیشہ بس جیسے ہی من میں آتا آپ روانہ ہو جاتے کبھی کبھار کسی کو ساتھ لے لیتے اور کبھی تنہا ہی جانب منزل روانہ ہو جاتے جب کوئی ہمسفر ہوتا تو اس کی دلداری کا اس قدر خیال فرماتے کہ اسے کسی قسم کا احساس نہ ہونے دیتے ایسے ہی ایک سفر کا حال آپ کے خاص خادم حاجی فقیر محمد صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے متعدد مزارات پہ حاضری کا ارادہ فرمایا۔ اس سفر میں میرے علاوہ میاں بلاغ علی مرحوم' حافظ محمد افضل پرہیزوی ایک طالب علم راجہ ممتاز اور چند دوسرے ساتھی بھی ہمراہ تھے ہمارا یہ مختصر سا قافلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے زیر سایہ روانہ ہوا سب سے پہلے پرانا میرپور کے قریب گوڑھا سیداں شریف میں سراج العارفین حضرت سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی وہاں سے حضرت پیرے شاہ غازی دمڑی والی سرکار کی بارگاہ میں کھڑی شریف حاضر ہوئے وہاں سے روانہ ہو کر پیر سلیمان پارس رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر جہلم پہنچے پھر سرائے عالمگیر حضرت پیر ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں جانا ہوا پھر باؤلی شریف کے مزارات پر حاضری کا خوب لطف اٹھایا بعد ازاں گجرات میں حضرت شاہدولہ رحمتہ اللہ علیہ کے حضور حاضری دی ان کے علاوہ گجرات میں کچھ مزارات پر

marfat.com

Marfat.com

عجیب تھی رات کا آخری پہر، ہو کا عالم، ولی کامل کا مزار مبارک اور مرشد پاک کے حکم سے عارفانہ کلام خدمت میں پیش کرنا۔

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل
یہ سب حضور کی بندہ پروری ہے

حضور قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ کی نظر تھی میں نے چند اشعار پیش کئے تو آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ دھاڑیں مار مار کر بلند آواز سے رونے، تڑپنے اور پھڑکنے لگے۔ میں نے اس سے پہلے کبھی بھی آپ کو اس جذب وکیف سے روتے اور تڑپتے نہ دیکھا تھا وہ روحانی کیفیت ہمیشہ میرے قلب و نظر پہ چھائی رہے گی۔ بڑی دیر بعد دعا فرمائی پھر اٹھے نماز تہجد ادا فرمائی صبح ہوئی تو مجھے اچانک حکم فرمایا "مجھے سرہند شریف جانا ہے تم واپس گھر چلے جاؤ" میرا دل تو نہیں چاہتا تھا مگر حکم عدولی بھی نہ کر سکتا تھا اس لئے نہ چاہتے ہوئے بھی غمزدہ دل اور بوجھل قدموں کے ساتھ گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔ شائد اس لئے کہ آگے بارگاہ مجدد پاک رحمتہ اللہ علیہ میں جو وجد وکیف کا سماں ہونا تھا مجھ میں اس کے تحمل کی صلاحیت و قوت ہی نہ تھی جس کے پیش نظر آپ نے مجھے واپس بھیج دیا

دامن ہی میرا تنگ تھا ان کے یہاں کمی نہیں

مزارات مبارکہ کی حاضری کا بے پناہ اشتیاق اور ایک سفر کا حال

حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ بزرگان دین اہل اللہ کے

marfat.com

Marfat.com

بھی گئے وہاں سے روانہ ہو کر سرشام سرکار آوان شریف سلطان الشائخ قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ کے آستاں پہ جبیں رسائی کا شرف حاصل کیا رات کو عشاء کی نماز حافظ محمد افضل کے پیچھے باجماعت ادا کی۔ حافظ صاحب نے قرات طویل کر دی بعد اختتام فرمانے لگے حافظ صاحب اب اتنی طویل قرات کے دوران قیام سے قاصر ہوں رات آوان شریف ہی قیام رہا صبح چائے آئی چینی علیحدہ ایک پیالی میں تھی سنگیوں کی تعداد سے ایک پیالی کم تھی میں نے چینی والی پیالی سے چینی ایک کپڑے میں ڈال لی۔ ایک چھوٹی پیالی میں نمک تھا کسی سنگی نے چینی سمجھ کر نمک چائے میں ڈال کر پیش کر دی۔ آپ نے ہماری دلجوئی کے لئے تیز نمک والی چائے نوش فرمائی قربان جایئے اس اخلاق کریمانہ پر کہ ذرہ برابر خفگی کا بھی اظہار نہ فرمایا بلکہ لبوں پہ شیریں مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی اسی دوران ایک ضعیف العمر مائی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی بھولیو دعا کرو میری نظر ٹھیک ہو جائے آپ نے ارشاد فرمایا مائی گھبراؤ نئیں تیری آنکھوں میں عزرائیل علیہ السلام سرمہ ڈالنے والے ہیں۔ ہم تو اسے محض مزاح سمجھے مگر حقیقت اس وقت آشکار ہوئی جب چند یوم بعد اس مائی کے انتقال کی خبر سنی۔ آوان شریف سے روانہ ہو کر قریب ہی مزارات نوگزہ ہائے کی زیارت کی اور پھر لاہور کے لئے عازم سفر ہوئے۔ لاہور پہنچ کر سیدھے سیدی داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ عالیہ میں سلام عقیدت پیش کیا پھر وڈے میاں رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں بھی حاضری ہوئی ایک رات لاہور میں ہی قیام پذیر رہے دوسرے دن .شندور شریف حضرت دیوان

marfat.com

Marfat.com

حضوری رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دی دربار عالیہ پر حاضری کے دوران قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ نے اپنے سنگیوں کی محفل ذکر سجائی تو لطف و سرور کی عجیب سماں نسیم سحر نے ہمارے قلب و روح کو مسحور کر دیا ہم نے سر کی آنکھوں سے عقل بیدار کے ساتھ یہ سماں دیکھا کہ شجرو حجراور نباتات و جمادات پر چار سو وجد کی کیفیت طاری ہے یہ منظر ہم سب کے لئے متاع حیات تھا وہاں سے واپسی کی راہ لی اور اس یادگار سفر کی منزلیں طے کرتے ڈھنگروٹ شریف حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ کی چوکھٹ کو چوما اور پھر سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ کے مزار پر سلام کر کے واپس فیض پور شریف پہنچے۔

سفر حجاز کی کیفیات

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سفر حج کے دوران حرمین طیبین کے مقامات مقدسہ اور صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مزارات طیبات اور دیگر یادگاروں کی حاضری اور روح پرور کیفیات تو خود آپ ہی جانتے تھے اور ان کا اظہار بھی بہت کم فرماتے تھے تاہم جو چند خدام جس حد تک ساتھ ہوتے وہ بعض معاملات سے پردہ اٹھاتے ہوئے دوسرے سنگیوں کے جذبہ شوق کی تسکین فراہم کر دیتے تھے۔ اولیاء اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا جذبہ شوق اس انتہا تک تھا کہ سفر حج کے دوران بھی ان برگزیدہ ہستیوں کے مزارات پر حاضری کا خصوصی اہتمام فرماتے اور یہ لجپال حضرات بھی اپنی نوازشوں کی برسات اسی شفقت سے فرماتے۔

marfat.com

Marfat.com

سفرحج و زیارت

حضور قبلہ حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ پیر محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ معہ حضرت رابع قبلہ حضرت محمد عتیق الرحمٰن صاحب اور ان کی والدہ محترمہ مدظلہا ۱۹۶۴ء مطابق ۱۳۸۴ھ کو حرمین شریفین کا سفر کیا اور ان سب نے ایک ساتھ حج شریف ادا کیا۔

۱۵ مارچ ۱۹۶۴ء بروز اتوار حضور سیدی قبلہ عالم حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ معہ اپنے پانچ سالہ پوتے قبلہ حضرت محمد عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہ فیض پور شریف سے الوداع ہو کر دینہ اور دینہ سے لاہور پہنچے۔ لاہور میں چوہدری محمد عبدالقیوم صاحب صوفی محمد یعقوب صاحب مرحوم اور صوفی فقیر محمد صاحب بھی ہمراہ تھے اور یہاں پہنچتے ہی سیدنا حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضری دی لطف کی بات یہ کہ جب قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ داتا دربار پہنچے تو زائرین کا بے پناہ ہجوم سلام و عقیدت پیش کرنے کے لئے امڈ آیا آپ پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کر رہے تھے کوئی دست بوسی کوئی دم اور کوئی دعا کے لئے التجا کر رہا ہے کافی زائرین آپ کے گرد جمع ہو گئے کافی دیر تک یہی منظر جاری رہا۔ بعض نے التجا کی حضور! ہمارے غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائیں لیکن آپ بڑی محبت سے فرماتے وقت بہت کم ہے اور ہمیں دعا کر دیں گے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ جو احباب طریقت تھے وہ محو حیرت تھے کہ ظاہری تعارف کے بغیر اس قدر ہجوم کی گرویدگی کی حقیقت کیا ہے جو بات

marfat.com
Marfat.com

سمجھ میں آئی یہ سیدی حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی محبت' شفقت اور خصوصی توجہ قبلہ حضرت صاحب کی جانب ہوئی۔ اور اس سے یہ منظر قائم ہوا۔

حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری کے بعد لاہور چھاونی میں مقیم حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے داماد حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی قیام گاہ پر کچھ قیام فرمایا اور کھانا تناول کیا رات نو بجے کی پرواز پر لاہور سے کراچی پہنچے۔ کراچی صدر میں قائم سلطان ہوٹل میں قیام ہوا۔ اور اس کے تیسرے دن بعد ۱۸ مارچ بروز بدھ وار حضور قبلہ عالم حضرت ثالث حضرت خواجہ پیر محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ معہ اہلیہ محترمہ کے کراچی پہنچے۔ اور کچھ روز ان سب بزرگوں نے کراچی میں قیام فرمایا۔ کراچی میں اپنے قیام کے دوران حضرت عبداللہ شاہ غازی اور منگھو پیر رحمتہ اللہ علیہ کے مزارات پر حاضریاں دیں۔ حاجی عباس علی صاحب تنگدیو بھی ان دنوں کراچی میں مقیم تھے اور ان کی بھی آپ کی خدمت میں مسلسل حاضری رہی ۲۰ مارچ بروز جمعہ المبارک کو قبلہ عالم نے ہوٹل میں مقیم تمام عازمین حج کو دعوت طعام دی۔

حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کی بارگاہ کی ایک حاضری کا واقعہ

حجاز مقدس روانگی سے پہلے کراچی میں قیام کے دوران ساحل سمندر پر واقع حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ ایک حاضری کا حال بھی صوفی

marfat.com

Marfat.com

فقیر محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ احباب خانہ کے ہمراہ عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کا حکم فرمایا میں بحیثیت خادم کراچی تک ہمراہ تھا دوران سفر حضور سیدی قبلہ حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ حضور مائی صاحبہ مدظلہا حضرت رابع قبلہ حضرت صاحبزادہ محمد شفیق الرحمٰن مدظلہ العالی بھی ساتھ تھے ہم روانہ ہو کر مزار مبارک کے نیچے پہاڑی کے دامن میں پہنچے۔ مزار مبارک چونکہ پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے اور مزار مبارک تک پہنچنے کے لئے نیچے سے ہی دو رویہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جانے اور حاضری دینے کا حکم دیا چنانچہ یہ حضرات اوپر تشریف لے گئے اور آپ خلاف معمول وہیں پہاڑی کے دامن میں ایک طرف ہو کر ٹھہر گئے کہ اتنی دیر میں کہیں سے ایک مائی دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوئی سلام کیا اور دودھ کا پیالہ پیش کیا پہلے تو آپ نے نوش فرمانے سے انکار فرمایا۔ اور پھر مائی نے اصرار کیا اور نہ جانے آہستہ سے کیا کہا کہ آپ نے ہاتھ بڑھایا پیالہ لیا اور اس میں سے چند گھونٹ دودھ نوش فرمایا۔ مائی بقیہ دودھ اور پیالہ لے کر چلی گئی۔ لیکن یہ سارا ماجرا میری سمجھ میں نہ آیا۔ شاید آں حضرت عبداللہ شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ اپنے جسم مثالی کے ساتھ آپ سے ملاقات فرمانے تملی کے عالم میں وہاں تشریف لے آئے تھے۔ اور تواضع کے لئے دودھ کا پیالہ بھیجا یہ بھی ممکن ہے کہ دودھ کے پیالے کی صورت میں تقویٰ و طہارت اور علم ظاہر و باطن کا تحفہ ہو واللہ اعلم بالصواب۔ اس حاضری کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز حرمین شریفین کی حاضری کے لئے روانگی

marfat.com
Marfat.com

ہوئی۔

حرمین شریفین کی حاضری

۱۳ اپریل ۱۹۶۴ء بروز پیر آپ کراچی سے ہوائی جہاز پر سوار ہو کر شام سات بج کر پچیس منٹ پر جدہ شریف اور جدہ شریف سے مکہ شریف پہنچے۔ اور پھر حج شریف ادا ہوا قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خاص حاجی فضل کریم صاحب جو حج و زیارت کے لئے پہلے ہی پہنچے ہوئے تھے نے جدہ میں آپ کا استقبال کیا بعد ازاں مکہ مکرمہ میں قیام کے ساتھ ہی حج شریف کے اوقات آ گئے اور ان سب نے حج شریف ادا کیا۔ اس دوران مولانا عبدالحامد بدایونی کراچی والے بھی کچھ سفر میں ساتھ رہے مکہ مکرمہ قیام کے دوران احباب طریقت و متعلقین بھی ملاقاتوں کے لئے اکثر آتے رہے حضرت صاجزادہ قاضی محمد صادق صاحب چھچیاں والوں کی والدہ ماجدہ بھی اسی سال حج پر گئی تھی۔ اور وہ بھی حضرت کے ڈیرے پر ملاقات کے ئے حاضر ہوئیں۔ ۱۱ مئی ۱۹۶۴ء بروز پیر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ پہنچے اور حضور اکرم نور مجسمہ رحمتہ دو عالم علیہ السلام کے مزار اطہر پر حاضری کا شرف حاصل ہوا مسجد نبوی شریف میں نمازیں ادا ہوئیں اس کے ساتھ جنت البقیع اور دیگر مقامات مقدسہ پر حاضریاں دیں ۲۰ مئی بروز بدھ وار مدینہ منورہ میں قیام کے بعد جدہ شریف پہنچے اور جدہ شریف سے واپسی ہوئی

دوران حج علماء و مشائخ سے ملاقاتیں

دوران حج روحانی عرفانی ایقانی و نورانی کیفیات مناظر اور حاضریوں کی

marfat.com

Marfat.com

سعادت کے علاوہ کثرت کے ساتھ علماء و مشائخ سے ملاقاتیں رہیں۔ حضرت رابع حضرت قبلہ محمد عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کا کہنا ہے کہ میں کم عمری کی وجہ سے ان تمام حضرات کے اسمائے گرامی سے واقف نہ تھا اور نہ اکثر کا تعارف مجھے حاصل تھا۔ لیکن میں حیران تھا کہ عرب و عجم کے علماء کرام صوفیائے عظام اور مشائخ ذوی الاحترام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اس کثرت کے ساتھ سیدی قبلہ عالم حضرت ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور سیدی و سندی ﷺ قبلہ عالم حضرت ثالث رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے ہیں اور گھنٹوں علم و تصوف کی موشگافیاں ہوتیں۔ جیسے ان حضرات کے برسوں کے مراسم ہیں اگرچہ اکثر سے میری شناسائی نہ تھی۔ لیکن چند کے اسمائے گرامی مجھے یاد ہیں ان میں مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالغفور المدنی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں علاوہ ازیں حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا صادق حسین جہلم والے بھی اکثر ملاقات کے لئے آپ کی جائے قیام پر حاضر ہوئے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ خواجگاں
رہنمائے سالکاں مقتدائے عاشقاں' پیشوائے عارفاں
حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ
کے کوائف و احوال وصال باکمال
اور
بعد از وصال حیات ولی کی زندہ جاوید مثال
و نظارہ بے مثل و مثال

marfat.com
Marfat.com

وصال کے اشارات

حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے قبل ہی اپنے معتقدین و متعلقین کو اشارے کنائے میں اپنے وصال کے بارے میں بتلا دیا تھا مولانا صوفی شاہ محمد صاحب فیصل آبادی بڑے محبوب مرید تھے ان کا کہنا ہے کہ میں پیرو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس سال آپ کی گفتگو کی کیفیت کچھ بدلی ہوئی تھی۔ بار بار فرماتے' بندے کی زندگی کتنی کم ہوتی ہے لیکن خیالات بہت وسیع ہوتے ہیں اسے یہ کبھی خیال ہی نہیں ہوتا کہ زندگی کے چند ایام باقی ہیں۔ بعد ازاں میں رخصت لیکر واپس فیصل آباد جانے لگا تو بہت سارے ساتھی خدمت میں موجود تھے۔ میری طرف نگاہ بھر کے دیکھا اور بڑے پیار سے فرمایا "خدا کے سپرد" مجھے اسی وقت یہ خیال پیدا ہو گیا کہ یہ وصال کا اشارہ ہے چنانچہ میری واپسی کے تھوڑے ہی دنوں بعد آپ کے وصال کی خبر موصول ہوئی۔

اس طرح اپنے مخلص و محب عقیدتمندوں کو رخصت کرتے وقت بار بار ان کی طرف دیکھتے اور فرماتے "خدا کے سپرد۔" اگر پھر ملاقات قسمت میں ہوئی تو ملیں گے۔ اچھا جاؤ خدا حافظ۔

وصال مبارک سے دو تین دن پہلے متحدہ جموں و کشمیر کے سابق ممبر

marfat.com

Marfat.com

اسمبلی چوہدری عبدالکریم نے خدمت میں حاضری دی۔ کمزوری اور ناتوانی بڑھ گئی تھی چوہدری صاحب مرحوم نے عرض کیا حضور آپ کا روضہ یہاں ہی ہو گا؟ آپ نے مسکرا کر فرمایا روزہ تو یہاں ہی ہو گا کھلے گا کہیں اور اس میں ظرافت طبعی بھی تھی کہ چوہدری صاحب نے تو روضہ یعنی مزار پرانوار کا پوچھا تو آپ نے روزہ "صوم" فرما کر جواب ٹال بھی دیا اور اہل خرد کو یہ بھی بتا دیا کہ پہلا مدفن تو یہاں ہو گا مگر مستقل مسکن کہیں اور ہو گا جیسا کہ بعد میں ثابت ہوا کہ منگلا ڈیم بننے سے آپ کا مزار چک فیض پور شریف سے ڈھانگری شریف منتقل ہوا۔

وصال کا سانحہ فاجعہ

قوائے ظاہری میں اضمحلال بڑھنے لگا۔ ضعف اور کمزوری کے اثرات نمایاں سے نمایاں تر ہوتے گئے مگر عبادت و ریاضت اور معمول کے اوراد و وظائف میں ذرا برابر فرق نہ آنے پایا۔ پھر ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۱۵ اگست ۱۹۶۴ء بمطابق ۳۱ ساون ۲۰۲۱ ب بروز ہفتہ سحری کے وقت تازہ وضو فرمایا۔ نماز تہجد ادا کی پھر تسبیح و تہلیل میں مصروف ہو گئے بعد ازاں نماز فجر ادا فرمائی پھر اپنے مسند پر تشریف فرما ہوئے۔ سورج جب شباب سے ڈھلنے لگا گھڑی کی سوئیاں ۱۲ بج کر ۲۶ منٹ پر پہنچیں تو زہد و عبادت اور ولایت کا یہ سورج بھی دارفانی سے غروب ہو کر عالم جاودانی میں طلوع ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون

marfat.com

Marfat.com

دوسرے روز اتوار کے دن ۳ بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض آپ کے مسند نشین حضرت خواجہ مولانا حافظ محمد فاضل صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے انجام دیئے۔ علماء' مریدین' اور اہل ایمان نے جنازے میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ ہزاروں اشکبار آنکھوں نے آپ کا آخری دیدار کیا اور فیض پور شریف میں اپنی مسجد کے شمال مشرق میں آسودہ خاک ہوئے۔

پس مرگ حیات ولی کا منظر

غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کا ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ کو وصال ہوا اور ۷ ربیع الثانی کو آستانہ عالیہ فیض پور میرپور میں مرقد مبارک میں استراحت فرماہوئے۔ بعد ازاں منگلا ڈیم کی وجہ سے فیض پور شریف میں پانی آگیا اور علاقے کی تمام آبادی کا انخلا ہو گیا تو حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے جسد مبارک کو بھی یہاں سے منتقل کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ ہوا یوں کہ منگلا ڈیم تعمیر ہوا اور ڈیم بننے کے لئے دریاؤں کا پانی ڈیم میں روک دیا گیا جس سے پانی جمع ہونا شروع ہو گیا اور یہی پانی بڑھتے بڑھتے فیض پور شریف تک آ پہنچا۔ آستانہ عالیہ کے کئی حجرے متعلقین کی قیام گاہیں' وضو خانے حتیٰ کہ مسجد شریف بھی زیر آب آنا شروع ہو گئی۔ مسجد شریف سے بالکل متصل واقع مزار شریف کی طرف جب پانی نے رخ کیا تو کئی دنوں سے مزار شریف کی دوسری جگہ منتقلی کے آرزومند متعلقین پر اس خیال سے کہ شائد مزار منتقل نہیں کیا جائے گا۔ گھبراہٹ طاری ہو گئی۔ حضور قبلہ عالم حضرت پیر خواجہ محمد فاضل صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مزار شریف کے اندر

marfat.com

Marfat.com

گئے اور کچھ دیر بعد باہر نکلے اور فوراً مزار کی منتقلی کا حکم دے دیا۔ اس موقع پر حضرت قبلہ بابو محمد صادق مدظلہ العالی اور حضرت قبلہ منشی محمد شریف دامت برکاتہم العالیہ بھی موجود تھے۔ چنانچہ قبلہ عالم حضرت ثالثؒ کے اچانک قبر شریف کھولنے کا حکم فرمایا مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء بمطابق ۲۰ ساون ۲۰۲۴ ب بروز اتوار سیکڑوں محبین کی موجودگی میں مرقد اقدس کھولی گئی اور تمام حاضرین یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جسم مبارک تو بعد کی بات ہے پورے تین سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی کفن ابھی میلا بھی نہیں ہوا تھا۔ اور چہرہ انور پر ہلکی مسکراہٹ سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ لوگوں سے گریزاں ہو کر نیند کا بہانہ کر کے آنکھیں موند کر ابھی لیٹے ہیں۔ زیارت کرنے والوں کی آنکھیں محبت و مسرت سے پرنم تھیں کوئی سبحان اللہ اور ماشاء اللہ بے ساختہ پکار اٹھا کوئی درود پاک اور کوئی کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جھوم رہا تھا۔ آج سب پہ یہ حقیقت آشکار ہو گئی تھی کہ اللہ کے ولی مرتے نہیں وہ تو نقل مکانی کرتے ہیں۔ آپ کو دوبارہ غسل دیا گیا' علماء' مشائخ' صوفیاء کی کثیر تعداد اور ہزاروں عوام نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ۳ بجے سے پہلے ہی پھر اسی طرح بارش شروع ہو گئی جس طرح تین سال قبل جنازہ سے پہلے برس رہی تھی اور جب اللہ کا ولی اللہ سے ملنے جائے تو رحمت باری جھوم کر کیوں نہ برسے! بعد ازاں اللہ کے اس زندہ ولی کو ڈھانگری شریف میں قبر مبارک میں اتارا گیا اور آپ کا مزار مقدس آج تک لاتعداد زائرین کے لئے سکون قلب و جاں باعث تازگی ایمان اور خلاصی

marfat.com

Marfat.com

غم دوران کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

مزار کے اندر سے گفتگو

مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی وزیر آباد حضور قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے عقیدت کیش تھے۔ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے عرس چہلم میں انہوں نے ایک باکمال خطاب کیا اور اس دوران خود ان پر بھی کیفیت طاری ہوئی اور سامعین حضرات کو بھی رلایا اور تڑپایا۔ دوران وعظ ذرا سا رکے تو محفل پر ایک رقت طاری ہو گئی پھر بے ساختہ بولے کہ میں ہر مزار پر جھکنے والا نہیں ہوں اور آج بھی مزار پرانوار پر میرا جھکنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ میں نے مزار پر حاضری دی فاتحہ پڑھی آنکھیں بند کیں تو حکم ہوا ہزاروی! اگر کچھ لینا ہے تو جھک جا۔ میں نے حکم ملتے ہی قبر شریف کو بوسہ دیا تو اس وقت ارشاد ہوا "میرا محمد فاضل بڑا مسکین ہے"

marfat.com
Marfat.com

حضرت ثانی خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ
کی عبادات ' ریاضت ' معمولات و مجاہدات
کا نہایت اختصار سے تذکرہ

marfat.com
Marfat.com

ریاضت و مجاہدات

حضرت علائی رحمتہ اللہ علیہ کم خوردن' کم گفتن و کم خفتن کا مکمل نمونہ تھے۔ آپ کا معمول ہو گیا تھا کہ ایک روٹی کا چوتھائی تناول فرماتے اور سالن بھی اس قدر کم استعمال فرماتے کہ روٹی کا آخری کنارہ سالن میں ڈال کر کھا لیتے۔ عمدہ لذیز اور نفیس غذا سے ہمیشہ پرہیز فرماتے ایک مرتبہ آپ کے خادم خاص حاجی راج محمد صاحب نے بڑی محبت اور شوق سے مرغ پکوایا اور آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا آپ نے حسب معمول تھوڑی سی روٹی ذرا سے سالن کے ساتھ تناول فرمائی اور بوٹیاں چھوڑ دیں حاجی صاحب نے عرض کی حضور میں نے بڑی محنت اور محبت سے مرغ کا گوشت پکوایا تھا آپ نے ارشاد فرمایا "راج محمد میں کھانا ذائقے کے لئے نہیں کھاتا۔ بعض بزرگ جو زیادہ کھانا کھاتے ہیں وہ ساری ساری رات عبادت میں بسر کرتے ہیں اور اس کھانے کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ میں تو اتنی عبادت نہیں کرتا" یہ آپ کا انتہائی عجز و انکسار تھا واقف حال تو اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ آپ نماز فجر باجماعت ادا فرمانے کے بعد معمول کے اوراد و وظائف پورے فرماتے پھر احباب کے ساتھ ملاقات فرماتے انہیں فیوض و برکات سے مستفیض فرماتے اس کے بعد تلاوت قرآن میں مصروف ہو جاتے اس سے فراغت کے بعد کتب کا مطالعہ فرماتے بالخصوص تصوف کی کتب کا مطالعہ بڑے شوق سے انہماک سے کرتے۔ اسی دوران ملاقات کے لئے آنے والے حضرات سے ملاقات بھی فرماتے۔ تمام نمازیں باجماعت ادا فرماتے۔ عشاء کی نماز باجماعت

marfat.com
Marfat.com

ادا فرمانے کے بعد بالکل تنہائی اختیار فرما لیتے اور دیر تک اوراد و وظائف پڑھتے رات بارہ بجے کے بعد نماز تہجد ادا فرماتے اور اس میں انتہائی طویل قیام فرماتے فراغت کے بعد رات کے آخری حصے میں عشق رسول میں ڈوب کر بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود پیش کرتے پھر طویل مراقبہ فرماتے۔ اذان فجر سے تھوڑی دیر پہلے نہایت مختصر سا وقت آرام فرماتے اور اذان کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھتے۔ شائد یہ آرام بھی سنت نبوی سمجھ کر کرتے تھے۔ ایک ارادتمند شیخ عبدالرزاق ساکن ڈھانگری بہادر حال مقیم میرپور نے پردہ اٹھاتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے ایک مدت مدید حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پڑوس اور خدمت گزاری میں بسر کی ہے۔ حضرت صاحب کا معمول تھا کہ ہمیشہ رات کا بیشتر حصہ جاگ کر عبادت الہی میں گزارتے تھے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میرے دادا جان کے پیر صاحب کے خاندان کے ایک بزرگ تشریف لائے ہوئے تھے میں ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا رات بڑی دیر تک محفل جمی رہی جب محفل ختم ہوئی تو میں واپس آیا رات کے دو حصے گزر چکے تھے مخلوق خدا گہری نیند سو رہی تھی میں نے دیکھا کہ حضرت حافظ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا کمرہ بند ہے لیکن اندر سے گریہ و زاری کی نہایت پر سوز دھیمی دھیمی آواز آ رہی ہے تھوڑی دیر کے لئے میں متفکر اور متعجب ہوا پھر کمرے کے دروازے کے قریب جا کر کان لگا کر حقیقت حال جاننے کے لئے غور سے سننے لگا تو اندر سے عشق الہی میں ڈوبی ہوئی عجزوانکسار میں کھوئی ہوئی درد و کرب سے رندھی ہوئی آواز میں کوئی صوفیانہ اشعار پڑھ رہا تھا جس کا ایک مصرع یہ تھا

marfat.com

Marfat.com

جندے میرے نی مٹی وچے تھیرے نی

میں نے توجہ سے سنا تو یہ گریہ و زاری اور آہ و بکا کر کے اس عالم تنہائی میں مولی کو منانے والی آواز حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی تھی

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

حضرت ثانی خواجہ پیر حافظ محمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے چار صاحبزادگان ہیں حضرت قبلہ عالم مولانا حافظ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ حضرت صاحبزادہ بابو محمد صادق صاحب مدظلہ العالی حضرت صاحبزادہ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت صاحبزادہ منشی محمد شریف صاحب مدظلہ العالی حضرت صاحبزادہ قبلہ محمد صادق صاحب کے تین صاحبزادگان برطانیہ میں قیام پذیر ہیں۔ چوہدری عبدالقیوم صاحب، چوہدری عبدالغفور صاحب اور چوہدری عبدالحفیظ صاحب

حضرت صاحبزادہ قبلہ محمد شریف صاحب کے پانچ صاحبزادگان ہیں صاحبزادہ محمد یونس صاحب ' صاحبزادہ غلام فرید صاحب' صاحبزادہ محمد عزیز الرحمٰن صاحب پیر طریقت حضرت مولانا صاحبزادہ محمد ذکریا نعمانی صاحب مدظلہ اور صاحبزادہ محمد یحییٰ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

حضرت ثالث خواجہ پیر محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کے چار صاحبزادگان ہوئے حضرت صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن اور حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن حضرت صاحبزادہ محمد دلیل الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ و حضرت صاحبزادہ محمد حمید الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ موخر ذکر دونوں بچپن میں وصال کر گئے تھے۔ بچپن

marfat.com
Marfat.com

باب ثالث

جامع الفضائل، عمدہ الخصائل
معدن الشمائل، حضور قبلہ عالم

حضرت خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

(اقبال)

marfat.com
Marfat.com

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ
کی
ولادت مبارک
اور
تعلیم و تربیت

marfat.com
Marfat.com

سراپا مبارک

دراز قامت' نحیف جسامت' ہاتھوں میں کشادگی اور نزاکت' سر پر عمامہ' چاندی کی تاروں جیسی چمکدار ریش مبارک' کھلتا ہوا دراز چہرہ' پیشانی سے ٹپکتا ہوا جمال' نیم وا آنکھیں شرم و حیا کی اعلیٰ مثال' دھیمی دھیمی چال' شیریں مقال جس نے ایک دفعہ زیارت کر لی زندگی بھر عالم تصورات میں لذت دیدار سے سرشار ہوتا رہا۔ یہ تھے پیکر علم شریعت' مخزن علم طریقت' عارف رموز حقیقت امام راہ ہدایت' شہباز جہان ولایت' جامع الفضائل' عمدہ المسائل' معدن الشمائل' مرشد الکامل حضرت خواجہ محمد فاضل حضرت الثالث رحمتہ اللہ علیہ۔

جہان رنگ و بو میں آمد

دن اور تاریخ تو کہیں مذکور نہیں البتہ ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۹۱۵ء کی ایک متبرک و مقدس گھڑی تھی جب آستانہ عالیہ ڈھنگروٹ شریف میں منبع رشد و ہدایت پیر طریقت حضرت خواجہ حافظ محمد علی حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی والد گرامی نے آغوش عاطفت میں لیا۔ پہلی ہی نگاہ میں نومولود کی بلندی پرواز کو بھانپ لیا توجہ بھری ایک نگاہ ڈالی اور نہ جانے کس باطنی لذت سے نام محمد فاضل رکھا۔ شاید ولی کامل کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی تاثیر تھی کہ آپ دنیائے علم و فضل اور زہد و ورع کے میدان میں کرامی بامسمی ثابت ہوئے۔

marfat.com

Marfat.com

ابتدائی تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے لاثانی والد حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ انہوں نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی توجہ کے ذریعے ابتدا ہی سے زہد و ورع، تقویٰ و توکل، رحم و سخاوت، محبت و مودت، صبر و تحمل، حلم و بردباری، عجز و انکساری، عفو درگذر، جمال و کمال، شان استغنا و بے نیازی، حق گوئی و بے باکی، حق شناسی و حق پرستی، ایثار و قربانی، شفقت و مہربانی، سحر خیزی و آہ نیم شبی، خلوص و للہیت، لطف و کرم الغرض جملہ صفات حمیدہ کا خوگر و پیکر بنا دیا۔

مادر زاد ولی

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آپ کو خالق دوجہاں نے مادر زاد ولی بنا کر دنیا میں پیدا فرمایا تھا اور آپ کی اس شان کا اظہار بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔ حاجی محمد عبداللہ موضع مواہ اس واقعہ کے راوی ہیں کہ ہم نے سنا ہے کہ حضرت صاحب قبلہ ؒ کی عمر ابھی پانچ چھ سال کی تھی۔ آپ ابھی تختی لکھا کرتے تھے کہ کسی شخص نے بڑے حضرت صاحب حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے حضور گزارش کی میرے گھر میں پریشانی اور ویرانی نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں چین سکون، آرام، خیر و برکت سب کچھ برباد ہو گیا، تنگی، تکلیف، بیماری اور غربت چھا گئی ہے اور کوئی صورت امید کی نظر نہیں آتی۔ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے درد بھری کہانی سنی اور والد گرامی کے کچھ فرمانے سے پہلے ہی معصومیت کے انداز میں بولے "آپ کے گھر میں درخت ہوا کرتا تھا اس

marfat.com
Marfat.com

پر ایک ڈیرا ہوا کرتا تھا تم لوگوں نے اس کی بے ادبی کی ہے جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے خیال فرمایا عرصہ ہو گیا میں اس شخص کے ہاں جاتا ہوں میں نے تو کبھی اس کے گھر میں کوئی درخت نہیں دیکھا۔ یہ پچھ کیا کہتا ہے اس آدمی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہاں بہت عرصہ پہلے ہمارے گھر میں بیری کا ایک درخت ہوا کرتا تھا ہم نے اسے کاٹ کر مکان بنا لیا تھا اور اب بھی کبھی کبھی اس کی شاخیں دیوار میں سے پھوٹ نکلتی ہیں جنہیں کاٹ دیتے ہیں۔ حضرت ثالث نے نہ کبھی ان کا گھر دیکھا اور نہ اس وقت آپ دنیا میں تشریف لائے تھے جبکہ وہ درخت کاٹا گیا تھا مگر آپ کی نگہ ولایت نے یہ سب کچھ دیکھ لیا اور بتلا بھی دیا۔

مزید تعلیم کا حصول

ابتدائی تعلیم کے بعد والد گرامی کے ارشاد کے مطابق مزید تعلیم کے حصول کے لئے عالم اجل حضرت مولانا غلام نبی صاحب رحمتہ اللہ علیہ پنڈوری اور استاد العلماء حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوی رحمتہ اللہ علیہ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ بعد ازاں شیخ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد یوسف رحمتہ اللہ علیہ محلہ نلوئی پرانا میرپور سے کریما' پند نامہ' نام حق' تحفہ رسولیہ' گلستان' بوستان' مالا بدمنہ' زلیخا خلاصہ کیدانی' منیتہ المصلی' قدوری' کنزالدقائق وغیرہ کتب پڑھیں

علامہ عبداللہ کھمباہی کی پیشن گوئی

حضرت ثالث قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ جب میرپور میں

marfat.com

Marfat.com

درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھتے تھے تو اس دوران ایک دن استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کھمباہی جو بہت بڑے درویش صفت عالم تھے اور پہاڑ والے مولوی صاحب کے نام سے مشہور تھے درس میں تشریف لے آئے اور سب طلباء کی کاپیاں ملاحظہ فرمانے لگے۔ ملاحظہ فرمانے کے بعد ایک کاپی کو غور سے دیکھا۔ سب طلباء کی موجودگی میں ادارے کے استاذ محترمؒ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: "یہ کاپی جس طالب عالم کی ہے وہ اپنے دور کا عالم بے بدل ہو گا۔" پھر پوچھا یہ کس کی کاپی ہے؟ جواباً" بتایا گیا یہ مولانا محمد فاضل صاحب کی ہے۔ مولانائے محترم کی نگاہ آپ پر جم گئی فرمایا: یہ کس علاقہ کے رہنے والے ہیں؟ استاد گرامیؒ نے تعارف کرایا تو مولانا کھمباہی یہ سن کو خوش ہوئے کہ یہ حضرت اعلیٰ ڈھنگروٹ شریف کے پوتے اور حضرت ثانی کے لخت جگر ہیں۔

گجرات کے درس میں شمولیت

آپ نے تیرہ چودہ سال کی عمر میں میرپور کے درس میں مروجہ تعلیم حاصل کر لی تو اپنے والد ماجد حضرت ثانی قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ آوان شریف اور پھر گجرات میں حضرت شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی۔ اسی دوران معلوم ہوا کہ گجرات شہر میں کابلی دروازہ کی مسجد شاہ حسین میں ایک درس ہے اور صرف و نحو کے فن کے مشہور استاد مولانا عبداللہ صاحب پڑھاتے ہیں۔ آپ اسی درس میں داخل ہو گئے اور قانونچہ کھیوالی سے لے کر صرف و نحو کی تمام کتب کی تعلیم حاصل کی۔

marfat.com

Marfat.com

مولانا عبداللہ کے درس کو چھوڑنے کی وجہ

آپ نے ذہانت و فطانت ورثے میں پائی تھی اس کے ساتھ ساتھ والد گرامی جو ولی کامل تھے ان کی توجہ سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ آپ کے استاد آپ کی اس ذہانت کے پیش نظر آپ سے بڑی محبت کرتے اور سب طلباء سے زیادہ آپ پر توجہ دیتے۔ اس بلا کی ذہانت کے علاوہ اولیاء اللہ کی عقیدت و محبت آپ کی فطرت میں شامل تھی۔ آپ اکثر اپنے ہم درس طلباء کے سامنے بھی کرامات اولیاء کا تذکرہ اور مدحت و محبت کا بڑے حسن ادب سے اظہار فرماتے۔ کچھ طلباء استاد کی آپ پر مخصوص توجہ سے نالاں تھے۔ اتفاق سے مولانا عبداللہ صاحب جو دیوبندی عقیدہ رکھتے تھے گھر کی چھٹی گزار کر واپس آئے تو طلباء نے استاد سے شکایت کی کہ آپ ان کو تمام طلباء پر فوقیت دیتے ہیں لیکن یہ تو پکے بدعتی ہیں۔ مولانا یہ سن کر بہت پریشان ہوئے۔ دوسرے دن جب آپ کتاب لے کر پڑھنے کے لئے آگے بڑھے تو مولانا صاحب نے کہا ابھی ٹھہر جاؤ۔ دوسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ آپ نے کتاب اٹھائی اور ادھر کا رخ نہ کیا۔ آخر مولانا نے خود بلایا اور سمجھانے کے انداز میں کہا۔ میں تو آپ کو بہت اچھا سمجھتا تھا لیکن آپ جماعت علی شاہ وغیرہ کی طرح بدعتی نکلے۔ آپ نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے جیسا سنا ہے بالکل ٹھیک ہے میں بالکل ویسا ہی ہوں ذرہ برابر فرق نہیں۔ یہ جواب دے کر آپ واپس آئے اور جانے کے لئے سامان باندھا۔ اجازت کے لئے مولانا عبداللہ صاحب کے پاس گئے۔ اب انہیں ایک ذہین طالب علم کے درس چھوڑنے کا قلق ہوا

marfat.com
Marfat.com

اور کہنے لگے بھئی آپ رک جاؤ اسباق بہت اہم ہیں۔ اسباق جاری رکھو۔ عقائد اپنے اپنے ہوتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ نے معذرت کی اور جواب دیا: "جیسا میں خود ہوں ویسا ہی کوئی تلاش کروں گا۔" جب استاد نے ارادہ مصمم دیکھا تو اجازت دی اور کافی دور تک ساتھ جا کر الوداع کیا۔

گجرات شہر میں انجمن خدام الصوفیہ کے درس میں شمولیت:

آپ مولانا عبداللہ کے درس سے رخصت ہو کر گجرات شہر میں ہی انجمن خدام الصوفیہ کے درس میں تشریف لائے۔ یہاں آپ کو اپنے قول کے مطابق اپنے ہم مسلک اچھے اساتذہ مل گئے۔ یہاں عالم اجل حضرت علامہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ استاد العلماء حضرت علامہ سلطان احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ مصروف تدریس تھے۔ آپ نے دونوں ہستیوں سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ یہاں علمی پیاس کے ساتھ ساتھ روحانی جلا کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ دن کو علوم دینی پڑھتے اور رات کے وقت جب باقی طلباء سو جاتے تو آپ خاموشی سے اٹھ کر حضرت خواجہ محمد کبیرالدین المعروف حضرت شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیتے۔ رات وہاں گزارنے کے بعد صبح طلباء کے بیدار ہونے سے پہلے ہی درسگاہ میں پہنچ جاتے۔

حضرت شاہدولہ رحمتہ اللہ علیہ کی خاص نظر

حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت شاھدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

سے انتہائی گہری عقیدت و محبت تھی جو آپ کو اپنے والد گرامی قدر سے ورثے میں ملی تھی اور اب روز مرہ کی حاضریوں نے اس میں چار چاند لگا دیئے تھے۔ اس دوران راتیں دربار میں گزارنا آپ کا معمول بن گیا تھا۔ ایک روز اتفاق ایسا ہوا کہ کسی ناگزیر مجبوری کی بنا پر آپ رات کو دربار میں حاضر نہ ہو سکے لیکن حاضر نہ ہو سکنے کے افسوس اور پریشانی میں رات کو بستر پر لیٹے کروٹیں بدلتے رہے اسی دوران کہیں آنکھ لگ گئی تو خواب کے عالم میں دیکھتے ہیں کہ حضرت شاہ دولہ رحمتہ اللہ کی قبر شریف کے سامنے ایک بڑھیا مائی اپنے بیٹے کی قید سے رہائی کے لئے عرض کر رہی ہے اور حضرت شاہ دولہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے نصف جسم مبارک کو قبر سے باہر نکال کر حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے ارشاد فرما رہے ہیں: "آج اگر آپ حاضر نہیں ہو سکے تو ہم خود آپ کے پاس آ گئے ہیں۔" اللہ اللہ ان اللہ والوں کا یہ تعلق خاطر۔ یہ محبت' یہ نسبت' یہ رواداری اور یہ دلداری۔

الغرض گجرات میں انجمن خدام الصوفیہ کے درس سے عالم اجل حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ وزیر آباد اور استاذ العلماء استاذ الکل حضرت علامہ سلطان احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ماسلانوالہ منتقل ہو گئے تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ بھی ماسلانوالہ پہنچ گئے اور استاذ العلماء حضرت علامہ سلطان احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے درس میں داخل ہو گئے اور خوب خوب اپنی علمی پیاس بجھانے میں منہمک ہو گئے۔ یہاں چند برس تک پوری تندہی اور انہماک کے ساتھ تحصیل علم میں ہمہ تن مصروف

marfat.com

Marfat.com

رہے اور درس نظامی کی تکمیل کی۔ آپ خود بھی اکثر بطور تحدیث نعمت اظہار فرمایا کرتے تھے کہ استاذ الکل حضرت علامہ سلطان احمد دامت برکاتہم العالیہ کے پاس حصول تعلیم کے لئے بہت محنت کرنا پڑی اور استاذ گرامی قدر دامت فیو ضکم نے بھی نہایت احسن طریقے اور منفرد انداز میں دولت علم سے مالا مال فرمایا۔

دورہ حدیث بریلی شریف میں

حاصلا نوالہ سے اکتساب علم کے بعد علم حدیث شریف کی تحصیل کے لئے آپ نے برصغیر کی معروف درسگاہ جامعہ نعمانیہ لاہور کا رخ کیا وہاں استاذ العلماء مولانا محب النبی رحمتہ اللہ علیہ سے بخاری شریف کا ایک ہی سبق پڑھا تھا۔ کہ مسجد وزیر خان لاہور میں حزب الاحناب کے جلسہ میں شرکت کے لئے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمتہ اللہ علیہ کی آمد ہوئی۔ اس موقع پر حضرت مولانا حشمت علی خان لکھنوی اور صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی بھی تشریف لائے ہوئے تھے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ کی تلاش شروع کی تو حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ مسجد حضرت سید احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ میں نماز عشاء میں مشغول تھے جب نماز پڑھ چکے تو آپ کی ان سے ملاقات و نیاز حاصل ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا۔ آپ نے عرض کیا کہ دورہ حدیث شریف کے لئے بریلی شریف چلنے کا خیال ہے اس پر آپ نے پوچھا کہ کیا بریلی شریف چلنے کا آپ کا ارادہ مصمم ہے

marfat.com
Marfat.com

عرض کیا کہ ارادہ بالکل پختہ ہے لیکن اس وقت میرے پاس زاد راہ کم ہے
آپ اگر کرایہ ادا فرما دیں تو میں گھر سے دام منگوا کر دوں گا اس پر شیخ الحدیث
رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت شفقت اور خندہ پیشانی سے فرمایا۔ کہ صبح آٹھ بجے
آ جانا ہم اپنے ہمراہ لے کر چلیں گے چنانچہ صبح آپ کے ساتھ ہو گئے اور
راستہ میں امرت سر میں قیام و آرام ہوا اور رات کو حضرت شیخ الحدیث رحمتہ
اللہ علیہ کی تقریر ہوئی اور رات ساڑھے بارہ بجے گاڑی پر سوار ہو کر نماز ظہر
کے وقت بریلی شریف پہنچے نماز ظہر مسجد بی بی جی مرحومہ دارالعلوم منظر
الاسلام میں ادا کی اور بعد محلہ سوداگراں میں اعلی حضرت فاضل بریلی رضی اللہ
عنہ کے مزار شریف پر حاضری ہوئی اور حضرت مولانا حامد رضا خان رحمتہ اللہ
علیہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ سے خیریت معلوم
کرنے کے بعد آپ کے متعلق پوچھا کہ یہ کہاں کے رہنے والے ہیں آپ
نے بتایا ان کا ضلع جہلم ہے اس پر انہوں نے نام پوچھا آپ نے نام بتایا کہ ان
کا نام محمد فاضل ہے اس پر حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے فرمایا
"الفاضل المفضل الکامل الاکمل" یہ وہ خطاب ہے جو فاضل بریلوی رضی اللہ
عنہ کے لخت جگر نے آپ کو پہلی ہی ملاقات میں دے دیا۔ سچ ہے "قدر جوہر
راجوہری مشیناسد"

آپ نے بریلی شریف سے ڈھنگروٹ شریف میں خط لکھ کر اپنے
پروگرام سے مطلع کیا اور بذریعہ ڈاک رقم بھی منگوالی رقم ملتے ہی آپ شیخ
الحدیث مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش ہونے

marfat.com

Marfat.com

اور کرایہ میں خرچ کی گئی رقم پیش کی۔ جسے شیخ الحدیث رحمتہ اللہ علیہ نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ ہم نے یہ کام للہ کیا تھا۔ اس دور میں مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمتہ اللہ علیہ شیخ الجامعہ مظہر اسلام تھے اور مولانا عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ علیہ شیخ الحدیث تھے اور مولانا سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ ان کے نائب تھے حضرت صاحب قبلہ عالم نے ان دونوں ہستیوں سے حدیث شریف پڑھی اور شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ میں علوم ظاہری کی مکمل و اکمل تکمیل کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ حصول علم میں اپنی زندگی کے مکمل بیس ۲۰ سال صرف کئے۔

قطبیت کا خطاب

بریلی شریف دوران تعلیم کا یہ واقعہ معروف عالم دین مولانا مفتی غلام قادر صابری کشمیری حال کراچی نے بتایا کہ میں ان دنوں بریلی شریف میں زیر تعلیم تھا۔ ایک روز حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحبؒ چند علماء کے ساتھ گزر کر کہیں جا رہے تھے کہ ایک کونے میں ایک طالب علم کو نہایت خاموشی کے ساتھ سمٹ کر بڑے ادب سے سر جھکا کر مطالعہ کرتے دیکھا۔ فرمایا یہ کون ہیں؟ کسی نے بتایا حضور! یہ مولانا محمد فاضل ہیں اور حدیث شریف کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ آپ نے گہری نظر سے دیکھا اور فرمایا: ”سبحان اللہ یہ وقت کے قطب ہیں۔“

marfat.com
Marfat.com

فراغت کے بعد مراجعت

آپ جب بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہوئے تو مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمتہ اللہ نے فرمایا: مولانا صاحب آپ نے پڑھ تو لیا ہے لیکن ابھی گڑھے نہیں' ابھی کچھ عرصہ مزید رکنا پڑے گا" ان کا مدعا یہ تھا کہ کچھ عرصہ یہیں پڑھائیں۔ آپ نے عرض کی حضور کچھ ایسی گھریلو مجبوریاں اور ذمہ داریاں ہیں کہ مزید قیام ممکن نہیں ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے بخوشی اجازت عطا فرمائی۔ آپ کو رخصت کرنے کے لئے آپ کے اساتذہ' رفقاء' ہم جماعتوں اور دیگر طلباء نے اپنی محبت اور تعلق کی بنا پر علیحدہ علیحدہ الوداعی تقاریب کا پروگرام بنایا۔ لیکن آپ اجازت ملتے ہی واپسی کے لئے ریل کا ٹکٹ خرید چکے تھے اب زیادہ دن قیام ممکن نہ تھا اس لئے سب نے مل کر ایک ہی الوداعی تقریب منعقد کی۔ یہ تقریب اتنی شاندار' باوقار اور یادگار تھی کہ آپ بیشتر مواقع پر اس کا ذکر فرماتے ہوئے اسے دعوت شیراز کہا کرتے تھے۔ آپ کو اساتذہ' تلامذہ اور رفقاء نے بڑے پرتپاک انداز میں رخصت کیا۔ آپ سیدھے گھر تشریف لائے والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی اور پھر جن اساتذہ کرام سے آپ نے تعلیم حاصل کی تھی سب کے پاس خود چل کر گئے اور فرداً فرداً سب سے ملاقات فرمائی۔

marfat.com
Marfat.com

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ
اور
اتباع شریعت

marfat.com
Marfat.com

اتباع شریعت و سنت

آپ کا وجود مسعود پیکر شریعت و سنت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرتو کامل تھا' آپ کا اٹھنا' بیٹھنا' سونا' جاگنا' دیکھنا' سننا' کھانا' پینا' اوڑھنا' بچھونا' لباس' انداز' اطوار' عادات' گفتار' کردار' رفتار' تعلقات' معاملات مکمل طور پر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔

لباس میں سادگی

آپ ہمیشہ سادہ مگر صاف ستھرا لباس پہنتے تھے۔ ہمیشہ تہبند و کرتہ اور اوپر کھدر کی چادر استعمال فرماتے۔ کبھی کبھی اونی دیسی کمبل بھی اوڑھ لیتے۔ سر پر عمامہ مبارک سجاتے تھے۔ جوتے سادہ چمڑے کے استعمال فرماتے۔ تہبند ہمیشہ ٹخنوں سے اونچا رکھتے اور اپنے حلقہ احباب سے بھی اس کی سختی سے پابندی کراتے۔ اس معاملہ میں اس قدر اہتمام فرماتے کہ کوئی بھی شخص بلاامتیاز صغیر و کبیر' عالم و جاہل جو بھی ہوتا سرعام اس کی سرزنش فرماتے۔

ایک عالم دین کا واقعہ

ایک بہت بڑے عالم دین تھے نہایت شریں بیاں اور مقبول عام خطیب تھے لوگوں میں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے اور لوگ انہیں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے۔ وہ بڑے طمطراق کے ساتھ حضرت صاحب کی خدمت میں محفل گیارہویں شریف میں حاضر ہوئے آپ سے ملاقات ہوئی دیکھا تو ان کا تہبند ٹخنوں سے نیچے زمین کو چھو رہا تھا۔ پھر کیا تھا حضرت کے چہرے پر ناگواری کے آثار نمودار ہوئے اور آپ نے پورے

marfat.com
Marfat.com

جلال کے ساتھ انہیں مخاطب کر کے فرمایا "مولانا! لوگ آپ کو عاشق رسول ﷺ کہتے ہیں لیکن آپ کیسے عاشق رسول ہیں کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کر رہے ہیں۔ تہبند ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہئے۔

بانکی مونچھوں سے نفرت

آپ اپنے متعلقین اور مریدین کو ہمیشہ سنت کی پابندی کی تلقین فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے حلقہ ارادت میں اکثر باشرع حضرات ملیں گے۔ ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کے بعد سنگی ختم شریف قیوم اربعہ پڑھنے کے لئے حجرہ کے باہر برآمدے میں جمع ہوئے۔ ایک سنگی بڑی بڑی خمدار بانکی مونچھیں رکھے آپ کے سامنے آ بیٹھا۔ آپ نے اس کے چہرے پر جلال کی نگاہ ڈالی اور پھر ایک حدیث شریف پڑھ کر اس کی تشریح بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس حلیے کے لوگ حوض کوثر کی سیرابی' پل صراط کی راہداری اور میری شفاعت تینوں سعادتوں سے محروم رہیں گے۔" پھر نہایت غصے کی حالت میں فرمایا: "کسی کو ناگوار گزرتی ہے تو گزرے میں تو حق بات ضرور کہوں گا۔"

ایک سنگی کی ڈاڑھی منڈانے پر مرمت

مولوی محمد صادق صاحب میاں عبدالمالک صاحب سے اس واقعہ کی روایت کرتے ہیں کہ ایک سنگی باریش تھا اور دربار شریف کا بڑا نیاز مند تھا لیکن نامعلوم کس بنا پر اس نے ڈاڑھی منڈوا دی اور زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ بقید حیات تھے اور مسجد میں تشریف فرما

marfat.com

Marfat.com

تھے۔ حضرت ثالث صاحب علیہ الرحمتہ وضو بنا رہے تھے وہ بڑی عقیدت کے ساتھ آپ کی دست بوسی کے لئے آگے بڑھا۔ آپ نے اس کا یہ حال ملاحظہ فرمایا تو ایک دم جلال میں آگئے اور باہر نکل جانے کا حکم فرمایا پھر وہ دوسری جانب سے حضرت ثانی رحمتہ اللہ کی خدمت میں جانے میں کامیاب ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا تو نے یہ کیا ظلم کیا؟ اس نے رونے جیسی حالت میں عرض کیا حضور! لوگ مجھے طعنے دیتے اور تنگ کرتے تھے کہ یہ ڈاڑھی والے اندر سے بے ایمان ہوتے ہیں۔ آپ نے برجستہ فرمایا: "ڈاڑھی منڈانے والے اندر اور باہر دونوں جانب سے بے ایمان ہوتے ہیں۔" لوگ کہتے ہیں تو کہتے رہیں تم آئندہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ڈاڑھی ہرگز نہ منڈانا۔ چنانچہ اس نے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی۔

ہر کام دائیں ہاتھ سے

آپ کا ارشاد گرامی تھا کہ کھانے' پینے اور لینے دینے میں ہمیشہ دایاں ہاتھ استعمال کرو۔ اس میں برکت بھی ہے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ راقم صوفی طالب حسین ایک دفعہ غالباً" حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ ختم شریف کے موقع پہ گھر سے دودھ لے کر حاضر ہوا۔ رات دربار میں گزاری۔ صبح واپسی پر رخصت کرتے ہوئے حضرت ثالث رحمتہ اللہ نے مجھے دودھ کا برتن دینے کے لئے آگے بڑھایا۔ میں نے بے خیالی میں اپنا بایاں ہاتھ پکڑنے کے لئے بڑھایا تو آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ دوبارہ' سہ بارہ ایسا ہی ہوا۔ میں کچھ نہ سمجھ سکا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا: "اسکول میں طلباء کی اسی

marfat.com

Marfat.com

طرح تربیت کرتے ہو۔؟" میں نے نادم ہو کر عرض کی حضور غلطی ہو گئی آئندہ احتیاط کروں گا۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک آدمی تعویز لینے آیا آپ اسے تعویز مرحمت فرمانے لگے تو اس نے بایاں ہاتھ آگے بڑھایا۔ آپ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور ارشاد فرمایا: "دائیں ہاتھ سے لینا اور دینا سنت ہے۔" ایسا اکثر ہوتا کہ جب بھی کسی نے تعویذ یا کوئی چیز لیتے ہوئے بایاں ہاتھ بڑھایا تو آپ نے اپنا دست مبارک واپس کر لیتے اور آئندہ کے لئے دائیں ہاتھ سے لینے و دینے کی تلقین فرماتے۔

سنت کے مطابق کھانا

حضرت صاحب ہمیشہ سنت کے مطابق بیٹھ کر اور ہاتھ سے کھانا تناول فرماتے۔ کھانے کے برتن بالکل صاف کرتے اور گھر میں بالعموم کھانے پینے کے لئے مٹی کے برتن استعمال فرماتے۔ آپ لوگوں کی بھی اسی انداز میں تربیت فرماتے۔ میاں محمد رفیق صاحب کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میں فیض پور شریف حاضر ہوا اور طلباء کے ساتھ بیٹھ کر لنگر سے کھانا کھانے لگا۔ اسی اثناء میں حضرت صاحب تشریف لے آئے اور طلباء کے سر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمانے لگے آج میں دیکھتا ہوں کون انسانوں کی طرح کھاتا ہے اور کون حیوانوں کی طرح؟ جو سنت کے مطابق اپنا برتن صاف کریں گے وہ انسان اور جو سالن یا کھانا برتن میں چھوڑیں گے وہ حیوان ہیں۔"

چمچ کا عدم استعمال

حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ ہاتھ کی تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمایا

marfat.com

Marfat.com

کرتے اور کھانے کے لئے چمچ کا کبھی استعمال نہ فرماتے اور واضح حکم فرماتے کہ طلبا اور متوسلین بھی اسی سنت پر عمل پیرا ہوں۔ مولانا محمد کمال الدین صاحب صدر مدرس جامعہ اسلامیہ چک سواری بیان کرتے ہیں کہ ہمارے چک سواری کے ایک سنگی چوہدری محمد اسلم صاحب کے دادا کا انتقال ہو گیا۔ چوہدری صاحب بڑے نیاز مند تھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئے کہ حضور چالیسویں کے ختم پر خود تشریف لائیں اور دعا فرمائیں۔ آپ نے قبول فرمایا اور مقررہ دن طلباء کو بھی بھیجا اور خود بھی قدم رنجہ ہوئے۔ دعا کے بعد کھانے کا اہتمام تھا۔ ڈشیں' ڈونگے اور چمچ وغیرہ لگا دیئے گئے تو حضرت صاحب نے مجھے پاس بلایا اور فرمایا: "مولوی صاحب اپنے طالب علموں سے کہیں کہ وہ چمچوں سے کھانا نہ کھائیں بلکہ سنت کے مطابق ہاتھ سے کھانا کھائیں پھر حدیث شریف پڑھی من تمسک بسنتی عند.......فله مائة اجر شهيد جس شخص نے میری امت میں اعتقادی و عملی فساد برپا ہونے کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اسے ایک سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔" پھر فرمایا: "موجودہ وقت میں جو شخص ایک سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔"

باوضو رہنا

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ باوضو رہا کرتے تھے یہاں تک کہ بغیر وضو کے کسی آدمی سے بھی ملاقات نہیں فرماتے تھے۔ حافظ محمد نذیر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمانہ طالب علمی میں میرا ایک ساتھی طالب علم بیمار

marfat.com

Marfat.com

ہو گیا اسے علاج کے لئے میرپور بھیج دیا گیا۔ میں نے اس کی عیادت کے لئے جانے کا ارادہ کیا اور نماز فجر سے قبل ہی اجازت کے لئے حاضر ہوا۔ آپ حجرہ کے برآمدہ سے اندر جا رہے تھے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: میرپور جانا ہے؟ میں نے عرض کی حضور اپنے ساتھی محمد افضل کی عیادت کے لئے ارادہ یہی کیا ہے۔ میں ملاقات اور دست بوسی کے لئے آگے بڑھنے لگا تو فرمایا: چلے جاؤ میں اس وقت وضو سے نہیں ہوں اس لئے ابھی ملاقات نہیں ہو سکتی۔ انشاء اللہ میرپور سے تمہاری واپسی کے بعد ملاقات ہو جائے گی۔ حضرت مولانا محمد عصمت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ جب وہ دربار عالیہ میں طلبہ کو درس نظامی پڑھاتے تھے اس دوران انہیں کہیں جانا تھا ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو فرمایا آپ کو جلدی ہے تو ابھی چلے جاؤ اور اگر جلدی نہیں تو ذرا ٹھہر جائیں مجھے ابھی وضو بنانا ہے اور بغیر وضو کے میں مصافحہ نہیں کرتا۔

ملاقات کرنے والوں کو وضو کی ہدایت

حاجی غلام سرور کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ کہیں بھی آتے اور جاتے وقت پہلے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حسب عادت حاضر ہوا وہاں پہلے سے دو پیر بھائی بیٹھے تھے۔ آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: وضو ہے؟ میں نے عرض کیا حضور نہیں۔ دوسرے دو سنگیوں سے بھی یہی سوال فرمایا وہ تو ادھر ادھر کر گئے میں فوراً اٹھا تازہ وضو کر کے حاضر ہوا تو آپ نے سختی سے ہدایت فرمائی کہ جب بھی کسی بزرگ سے ملاقات کرنا ہو باوضو ہونا چاہئے اس کے بعد سے یہ میری زندگی کا معمول بن

marfat.com

Marfat.com

گیا۔

خم دار اونچی مونچھ

حاجی عبدالعزیز موضع رانجھا حافی اپنا حال یوں بتاتے ہیں کہ میں بڑی بڑی کنڈل دار اونچی مونچھیں رکھتا تھا۔ اٹھنا بیٹھنا بھی غنڈے قسم کے لوگوں کے ساتھ تھا۔ وہی حلیہ وہی کردار وہی اطوار لیکن مقدر جاگے تو کسی ضرورت کے تحت حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کی محفل میں آن پہنچا۔ آپ حسب معمول دوسرے احباب سے گفتگو فرمانے کے بعد میری جانب متوجہ ہوئے ایک عمیق توجہ بھری نگاہ میری مونچھوں پر ڈالی فرمایا گھر کہاں ہے؟ عرض کی حضور رانجھا حافی۔ فرمایا یہ مونچھیں اوپر نہیں نیچے ہونی چاہئیں۔ بس نگاہ ولی کام کر گئی۔ ارشاد دل میں اتر گیا۔ میرے ظاہر و باطن میں انقلاب آ گیا۔ واپس گیا مونچھیں صاف اور سنت کے مطابق پوری داڑھی رکھ چکا تھا۔ عرصہ بعد پھر حاضر ہوا قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ حسب سابق احباب سے فراغت کے بعد میری جانب متوجہ ہوئے ارشاد ہوا کہاں رہتے ہو؟ عرض کی حضور نے پہچانا نہیں؟ فرمایا نہیں! عرض کی حضور! وہی خمدار اونچی مونچھوں والا ہوں۔ یہ سنتے ہی خوش ہو گئے۔ بار بار مجھ پر نگاہ شفقت و محبت ڈالتے۔ پھر کیا تھا میرے حالات صبح شام بدلتے گئے۔ غربت و افلاس سے نجات ملی۔ عرب شریف جانے کا موقع مل گیا۔ خوب روحانی اور ظاہری دولت کمائی۔ پھر ایک مرتبہ حضور کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ کمال شفقت و محبت سے حالات پوچھے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا پھر فرمانے لگے تمہارے بچے (حضرت صاحبزادہ

marfat.com

Marfat.com

محمد عتیق الرحمٰن) اوپر والی منزل میں ہیں ان کے پاس چلے جاؤ۔ اب اس سگ دربار کا یہ عالم ہے کہ اگر ہفتہ عشرہ حاضری نہ ہو سکے تو سکون و چین نہیں ملتا۔ میں اپنے رب کا اس نعمت پر کس طرح شکر ادا کروں؟

marfat.com
Marfat.com

جود و سخا

شان توکل

اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلندرانہ شان استغناء عنایت فرمائی تھی آپ نے دنیا طلبی تو دور کی بات ہے کبھی اس کا خیال بھی دل میں نہ آنے دیا اور نہ کبھی کچھ کل کے لئے پس انداز کر کے رکھا۔ آپ مال دنیا کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے تھے۔ مولانا عبدالعزیز مانگا منڈی لاہور والوں کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک مسجد میں دوران سفر لیٹا تھا کہ وہاں چند دیندار افراد اور ابھی آ گئے انہوں نے مشائخ وقت کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ ایک شخص میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے حضور یوں مدح سرا ہوا کہ یہ ایسے خدا رسیدہ ہستیاں تھیں کہ انہوں نے کبھی دنیا کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔ میں نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہاں یہ درست ہے اور اب اس برصغیر میں حضرت پیر محمد فاضل صاحب رحمتہ اللہ ڈھانگری شریف کی ذات ایسی رہ گئی ہے کہ ایک جہاں ان کے اس وصف استغناء کا مداح ہے۔ آپ کے پاس جو کچھ بھی آتا وہ اسے لنگر اور آنے والے حضرات کی اعانت میں خرچ فرما دیتے۔

لنگر کی کیفیت

آپ کا لنگر ہر خاص وعام کے لئے ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ لنگر کا یہ سلسلہ حضرت اعلیٰ خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ سے ہی جاری تھا۔ مگر

marfat.com

Marfat.com

آپ کے دور میں لنگر کی وسعت اور انتظامات حیران کن حد تک وسیع ہوئے لنگر کا چوبیس گھنٹے جاری رہنا اور کوئی اجنبی ہو یا شناسا' بڑا ہو یا چھوٹا جب بھی اور جسوقت بھی آیا لنگر کے حصے کے بغیر نہیں لوٹنے دیا۔ جو کھانے کے وقت آیا اسے کھانا' جو ناشتے کے وقت آیا اسے ناشتہ جو اس کے علاوہ آیا تو اسے چائے ضرور عنایت فرمائی۔ ہر جمعہ المبارک کو بعد نماز جمعہ ختم خواجگاں شریف ہوتا۔ ختم غوثیہ اور ختمات قیوم اربعہ پڑھے جاتے اور تمام شرکاء لنگر کھاتے۔ ہر مہینہ گیارہویں شریف کے موقع پر وسیع پروگرام اور لنگر میں تین چار قسم کے کھانے تیار ہوتے اور ہزاروں افراد اس سے فیض یاب ہوتے یہ دونوں سلسلے اب بھی بدستور جاری ہیں۔

پیکر سخاوت

آپ سخاوت کا ایسا پیکر تھے کہ ہر آنے والے کو مستفید فرماتے۔ مہمان' مریدین' طلباء اور علماء سب پر سخاوت کے دریا بہاتے تھے۔ حافظ محمد حنیف آف کڑوٹہ سوہاوہ والے بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۷۰ء کا واقعہ ہے کہ ایک روز آپ نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ آپ نے دلائل الخیرات شریف کی منزلوں پر نشانات لگائے اور مجھے عنایت فرما کر ارشاد فرمانے لگے پڑھتے رہا کرو۔ ذکر و اذکار بھی شروع کرایا۔ ایک ہفتہ بعد مجھے حکم فرمایا کہ میرپور سیکٹر سی۔۴ کی مسجد میں تدریس قرآن کے فرائض انجام دو اور ہر جمعرات کی شام کو میرے پاس آ جایا کرو۔ کرایہ مل جائے گا۔ چنانچہ میں نے حکم کے مطابق حاضریاں دینا شروع کر دیں۔ آپ ہمیشہ آمد و رفت کا کرایہ دے کر رخصت فرماتے۔

marfat.com

Marfat.com

قافلہ کی مالی مدد

حاجی عبدالرشید ڈھانگری بالا کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ ہمیں قبلہ پیرو مرشد نے حکم فرمایا کہ تمہیں اس سال سنگیوں سمیت روانڑہ شریف کے عرس میں شرکت کے لئے جانا ہے۔ حسب حکم ہم تیار ہو کر روانگی کی اجازت لینے خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک بڑا قافلہ بن گیا۔ آپ نے باری باری ہر ایک کو قریب بلایا اور کرایہ و سفر خرچ عنایت فرمایا۔ جب میری باری آئی تو فرمایا: تم گھر سے روانڑہ شریف تحفہ کے لئے ایک سو روپیہ لے کر آئے ہو اس لئے تمہیں سفر خرچ دینے کی ضرورت نہیں۔ میں یہ سن کر حیران ہو گیا کہ میں واقعی گھر سے روانڑہ شریف کے لئے سو روپیہ لے کر چلا تھا مگر حضرت کو کس نے بتایا میرے علاوہ کسی اور سنگی کو اس کا پتہ بھی نہیں تھا۔ سچ ہے کہ مرشد کامل ہر جگہ اپنے مرید کی نگرانی کرتا اور حالات سے باخبر ہوتا ہے۔

سفید پوش کا بھرم رکھتے

آپ کی فیاضی سے تو ہر ایک مستفید ہوتا تھا مگر سفید پوشی اور مالی ضرورتمندوں پر آپ کی خاص توجہ ہوا کرتی تھی۔ حاجی محمد عنایت حسین ساکن موضع سیالکہ حال کھڑی شریف کا بیان ہے کہ ایک شخص بابا کاکا نامی ہوا کرتے تھے وہ مجھ سے اکثر التجا کرتے کہ مجھے بھی اپنے پیرو مرشد کی بارگاہ میں کبھی لے چلو۔ ایک دفعہ اسی دھن میں کسی سے بیس روپے قرض لیکر میرے پاس آئے اور کہنے لگے اب تو لے چلو میں نے کرایہ کے لئے بیس روپے ادھار لے لئے ہیں۔ راستے میں کرایہ بھی میں نے خود ادا کر دیا۔

marfat.com

Marfat.com

زیارت سے مشرف ہوئے تو بابا کاکا نے عقیدت مندی کا اظہار کرتے ہوئے بیس روپے حضرت کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کئے۔ آپ کا دریائے کرم جوش میں آگیا۔ ایک شفقت بھری نگاہ بابا صاحب پر ڈالی۔ ارشاد فرمایا: بابا یہ رقم جس سے قرض لائے تھے اس کو جا کر لوٹا دینا۔ اللہ اللہ مرید تو درکنار کوئی عقیدت مند بھی دربار میں آتا تو آپ اس کے پوشیدہ حال سے نگاہ باطن سے ملاحظہ فرما لیتے اور اسے بھی تکلیف نہ اٹھانے دیتے۔ جب اجازت لے کر رخصت ہونے لگے تو آپ نے بابا کاکا کو دونوں طرف کا کرایہ عنایت فرمایا۔

صوفی لیاقت علی قریشی سرائے عالمگیر نے بتایا کہ ایک مرتبہ ایک سنگی صوفی محمد یونس جسے ساتھی بیلی کے نام سے پکارتے تھے وہ میرے ساتھ حضرت قبلہ عالم کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ ملاقات کے بعد واپس ہونے لگے تو حضرت نے اپنے خادم صوفی فقیر محمد کو فرمایا کہ مہمان سنگی کو کرایہ دے دیں اور مجھے بھی پچاس روپے عنایت فرمانے کا حکم دیا۔ جب ہم روانہ ہونے لگے ابھی دربار شریف کے احاطہ میں ہی تھی کہ صوفی یونس کہنے لگے کاش تھوڑے سے پیسے اور عنایت فرما دیتے جو کرایہ سے بچ جاتے تو میں بطور تبرک رکھ لیتا کبھی خرچ نہ کرتا۔ ابھی ایک منٹ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ صوفی فقیر محمد بھاگتے ہوئے آئے اور کچھ پیسے میرے ساتھی کو دے کر کہنے لگا حضرت صاحب نے حکم دیا ہے کہ اس سنگی کو کچھ رقم اور دیدو شائد کرایہ کم ہو۔

عطیہ کی برکت

سائیں محمد صدیق کوٹلہ چل وادی بناہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں

marfat.com

Marfat.com

قبلہ حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زیارت کے بعد اجازت چاہی تو فرمانے لگے کہاں جانا ہے! عرض کی حضور داتا صاحب کے ہاں لاہور حاضری کا ارادہ ہے۔ فرمایا اچھا جاؤ۔ میں رخصت ہو کر تھوڑی دور گیا تھا دل میں خیال کیا زاد راہ کے لئے تو کچھ پاس نہیں پہنچوں گا کیسے؟ اتنے میں ایک شخص بھاگتا ہوا آیا اور مجھے آواز دے کر کہنے لگا واپس آ جاؤ تمہیں حضرت صاحب بلا رہے ہیں میں واپس خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے ہاتھ میں بیس روپے دیئے اور فرمایا اب جاؤ۔ میں روانہ ہو گیا لاہور کے لئے بس پر سوار ہوا تو بس والے نے کرایہ بھی نہ لیا میں خوش تھا کہ حضرت صاحب کا دیا ہوا تبرک محفوظ رہے گا۔ بس میں کچھ ایسے لوگوں نے میری مالی امداد کی جنہیں میں جانتا تک نہ تھا۔ جب داتا دربار حاضری دے کر واپس گھر پہنچا تو میرے پاس خاصی رقم موجود تھی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ سب حضور کے عطا کردہ تبرک کا نتیجہ ہے چنانچہ میں نے وہ تبرک اپنے پاس آٹھ دس سال محفوظ رکھا اور مجھے کبھی تنگدستی کا سامنا نہ کرنا پڑا اور نہ ہی گھر میں کسی چیز کی کمی واقع ہوئی۔ بعد میں بدقسمتی سے وہ تبرک مجھ سے ضائع ہو گیا۔

بظاہر اس واقع سے یوں لگتا ہے کہ اس وقت حضرت قبلہ عالم کے پاس صرف یہی بیس روپے ہوں گے جو ناکافی تھے باقی آپ کی باطنی توجہ تھی جس سے برسوں کا کام کر دکھایا۔

طلباء پر خاص عنایت

حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ طلباء پر خاص نظر عنایت فرمایا کرتے تھے۔

marfat.com

Marfat.com

ان کے آرام و طعام پر خصوصی توجہ دیتے اور کسی قسم کی تنگی نہ ہونے دیتے۔ ڈاکٹر صوفی عبدالخالق صاحب پرائی والے نے اس سلسلے کا ایک واقعہ بیان کیا کہ میں دربار عالیہ کی درس گاہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسکول کی تعلیم حاصل کرنے چک سواری جایا کرتا تھا۔ گرمیوں کے دن تھے ایک روز میں چک سواری سے واپس دربار میں پہنچا تو حضور عالی نے فرمایا: فقیرا دوبارہ چک سواری جانا ہے۔ میں نے عرض کی حضور حاضر ہوں۔ آپ نے پانچ روپے برف لانے کے لئے اور چار روپے آنے جانے کا کرایہ دیا پھر جیب میں ہاتھ ڈالا پانچ روپے مزید عنایت فرما کر حکم دیا تھکے ہوئے آئے ہو چک سواری سے کچھ لے کر کھا لینا اور کچھ پیسے برکت کے لئے جیب میں بھی رہنے دینا۔ میں فوراً گیا اور برف لے کر حاضر ہوا۔ فرمایا ایک ٹب پانی کا بھرو۔ حکم کی تعمیل کی پھر اس میں برف ڈالی پانی خوب ٹھنڈا ہو گیا آپ خود ٹب کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھوں سے جگ بھر بھر کر دیتے اور فرماتے جاؤ مسجد میں موجود تمام طلباء کو ٹھنڈا پانی خوب سیر کر کے پلاؤ اور مسکرا کر فرمایا کہ بولو کہ "ہے ٹھنڈا پانی، نہ دوانی نہ چوانی، ہے بڑی آسانی"

سب طلباء نے خوب سیر ہو کر پانی پی لیا تو میں نے عرض کی حضور اب کوئی نہیں پیتا۔ اس گرمی میں سب نے خوب خوب جی بھر کر پی لیا ہے۔ آپ نے نہایت خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے خوش طبعی کے طور پر فرمایا "جاؤ جو پانی نہیں پیتا اس کے اوپر جگ ہی انڈیل دو۔"

حافظ مظہر اقبال نے اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ بیان کیا کہ حضرت نے

marfat.com

Marfat.com

آوان شریف میں دینی تعلیم کی تدریس کے لئے مجھے حکم فرمایا اور چار طلباء بھی میرے ساتھ بھیجے۔ رخصت کے وقت ادب و احترام برقرار رکھنے کی خصوصی ہدایات فرمائیں۔ تمام طلباء کے لئے بستر بھی عنایت فرمائے۔ چار طلباء کے لئے جیب خرچ کے طور پر چار سو روپے اور مجھے وظیفے کے علاوہ پانچ سو روپے مزید عنایت فرما کر رخصت کیا۔

marfat.com
Marfat.com

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ
کے
مجاہدات و ریاضت

marfat.com
Marfat.com

عابد شب زندہ دار

یوں تو زمانہ طالب علمی سے ہی راتوں کو اہل اللہ کے مقابر و مزارات پر بسر کرنا اور ٹھنڈی' سرد اور طویل راتوں کی گھمبیر خاموشی میں تنہائی کے عالم میں اپنے خالق کو منانے کے لئے عبادت شاقہ آپ کا معمول تھا لیکن فراغت کے بعد تو دن مخلوق خدا کے اصلاح احوال و خدمت کے لئے وقف تھا اور رات بھر ذکر و فکر اور عبادت و ریاضت میں گزارنا ہی مقصود حیات تھا۔ شاید یہ تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ آپ کتنی گھڑیاں آرام کرتے تھے اور جب سوتے تو بھی سنت خیرالانام سمجھ کر اسے بھی عبادت بنا لیتے۔

شب بیداری کا انداز

رات اگر کوئی خاص حاجت مند یا ملاقاتی کسی غرض سے آپ کی خدمت میں پہنچتا اس کی آواز و دستک سے پہلے ہی آپ اسے پوچھ لیتے۔ آنے والے کو یوں محسوس ہوتا کہ شائد آپ اسی کے انتظار میں بیدار تھے لیکن حقیقت یہ تھی کہ آپ تنہائی میں عبادت و ریاضت میں مصروف ہوتے تھے اور خلق خدا کو مستفید کرنا آپ کی ڈیوٹی اللہ کی طرف سے لگی تھی اسلئے اس سے بھی غافل نہ تھے۔ صوفی ظفر مجاہد سابق ساکن فتح پور کا بیان ہے کہ میں فیض پور شریف میں حضرت ثانی (بڑے حضرت صاحب) رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتا تھا حضرت کی مجھ پر بڑی نظر اور شفقت تھی۔ اکثر رات کی تنہائیوں میں مجھے خدمت کی سعادت عطا فرماتے۔ اس دوران حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ بھی فیض پور تشریف فرما تھے اکثر ایسا ہوتا کہ بڑے

marfat.com

Marfat.com

حضرت صاحبؒ مجھے رات کو کبھی بارہ بجے کسی دن ایک دو اور تین بجے کوئی مسئلہ پوچھنے یا مشورہ کے بہانے حضرت ثالث کے حجرہ میں جانے کا حکم دیتے اور جب میں آپ کے حجرہ کے دروازے پر حاضر ہو کر دستک دینا چاہتا تو آپ اس سے پہلے ہی دھیمی سی آواز میں فرماتے مجاہد کیا بات ہے؟ میں نے کبھی ایسا موقع نہیں پایا کہ دستک دی ہو۔ میں حیران تھا کہ آپ سوتے کب ہیں اور پھر مجھے بن دیکھے پہچان کیسے لیتے ہیں؟ اور پھر دستک سے پہلے ہی کیوں بول پڑتے ہیں۔ شائد اپنی پردہ داری منظور خاطر تھی۔

رات خدمت خلق و عبادت

حاجی فقیر محمد صاحب آف کرونٹہ سوہاوہ کا بیان ہے کہ جب حضرت ثالث قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ بریلی شریف سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو ڈھنگروٹ شریف کے آستانہ عالیہ کی مسجد میں پانی کی بڑی تنگی تھی۔ نمازیوں کو سخت پریشانی کا سامنا تھا۔ انہی ایام میں ایک دفعہ میں آستانہ مرشد پر حاضر ہوا۔ رات کو مسجد کے قریب احاطہ میں مجھے چارپائی بستر عنایت فرمایا۔ مجھ سے کوئی دس گز دور ایک اور بوسیدہ سی چارپائی پڑی تھی۔ جب سب لوگ سو گئے تو مجھے آہٹ سی محسوس ہوئی جیسے کوئی اس پرانی چارپائی سے اٹھا ہے پھر مسجد کی ٹینکی میں پانی کا گھڑا انڈیلنے کی آواز آئی اور بڑی دیر تک یہ معاملہ ایسا ہی چلتا رہا۔ پھر ایسا لگا کہ کسی شخص نے وضو کیا ہے اور وہ آہستہ سے مسجد میں داخل ہوا ہے۔ مجھے ایسے شخص کی خدمت و عبادت پر رشک آیا اور پھر اسے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ اب رات کا تیسرا پہر ہو چکا تھا میں چارپائی سے

marfat.com

Marfat.com

اٹھا مسجد میں داخل ہوا تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ رات بھر ٹینکی میں پانی بھر کر اب بارگاہ الٰہی میں رقت انگیز انداز میں سربسجود ہونے والے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

آہ نیم شبی

حضرت ثالث قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ شب زندہ دار ہی نہ تھے بلکہ بسا اوقات خشوع و خضوع اور عشق حقیقی میں ڈوب کر بڑے پرسوز انداز میں گریہ و زاری کرتے۔ مستری صوفی محمد حسین صاحب اپنا چشم دید منظر یوں کھینچتے ہیں کہ ایک رات سب سوئے ہوئے تھے ہر سو ہو کا عالم طاری تھا۔ آپ اپنے حجرہ میں تھا تھے۔ نہ جانے رات کو کب میری آنکھ کھلی تو کہیں قریب سے کسی کے بلک بلک کر رونے کی آواز آئی۔ اس آواز میں اتنا درد تھا کہ میں بے حد پریشان ہو گیا فورا اٹھا ادھر ادھر دیکھا غور سے سنا تو رونے کی آواز آپ کے حجرہ سے آ رہی تھی۔ دروازے کے قریب گیا کان دروازے پر لگا کر سنا تو آپ بارگاہ ایزدی میں اپنی التجائیں پیش کر رہے تھے اور دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔

سوز عشق حقیقی کا ایک منظر

حافظ محمد نقیب صاحب موضع بنل پونچھ والے بیان کرتے ہیں کہ میں اکثر و بیشتر سفر و حضر میں حضرت ثالث کی خدمت گزاری میں رہتا رہا۔ آپ رات کو عبادت و ریاضت ہمیشہ چھپ چھپا کر اس طرح پوشیدہ کرتے کہ کسی کو خبر نہ ہونے پائے۔ نماز تہجد تو آپ کا بچپن ہی سے ایسا معمول تھا کہ شاید ہی

marfat.com
Marfat.com

کبھی ناغہ ہوا ہو۔ ایک مرتبہ کسی سفر کے دوران سحری کے وقت میری آنکھ کھلی تو میرے کانوں میں بڑے رقت آمیز لہجے میں پرسوز آواز اور دھیمے انداز میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نعت شریف کا شعر پڑھنے کی آواز آئی۔ شعر یہ تھا

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

میں سمجھ گیا کہ یہ قبلہ حضرت صاحب ہیں۔ مگر لہجے میں سوز و درد کچھ اتنا تھا کہ اٹھ بیٹھا۔ آہستہ سے آگے بڑھ کر جو دیکھا کہ آپ یہ شعر بار بار پڑھتے جاتے ہیں اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی ہے۔

عبادت و ریاضت میں کبھی ناغہ نہ ہوا

بڑے حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مرید خاص اور حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے نہایت منظور نظر و شاگرد صوفی عبدالخالق صاحب حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کے خاص خدام میں سے ہیں اکثر سفر میں خدمت میں حاضری انہیں میسر آتی۔ ان کا قول ہے کہ عام حالات تو درکنار' سخت ترین علالت و جسمانی تکالیف کے ایام میں بھی کبھی آپ کے نوافل' تہجد' اشراق' چاشت اور اوابین کبھی قضاء نہیں ہوئے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ جب آپ عارضہ قلب کے امتحان میں مبتلا ہوئے تو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں ممتاز ماہر امراض قلب ڈاکٹر جنرل محمد ذوالفقار علی خان کے زیرعلاج رہے۔ اس دوران میں شب و روز خدمت میں حاضر رہا۔ ایک رات بہت شدید

marfat.com

Marfat.com

تکلیف رہی لیکن آپ ساری رات تکیہ لگائے بیٹھ کر تسبیح پڑھتے رہے۔ صبح جرنل صاحب معائنہ کے لئے ڈاکٹروں کی ٹیم کو ساتھ لے کر آئے۔ حال پوچھا تو حضرت صاحب نے حسب معمول فرمایا: "اللہ پاک کی بڑی مہربانی ہے۔" جرنل صاحب نے آرام کا مشورہ دیا تو میں نے بتایا کہ آج رات بھی عشاء کی نماز کے بعد سے اب تک اسی طرح بیٹھے مصروف عبادت رہے ہیں ایک لمحے کے لئے بھی زبان و تسبیح نہیں رکی۔ ڈاکٹر صاحب نے تعجب سے جواباً کہا کہ میری تشخیص کے مطابق حضرت صاحب کو چھ ایسی مہلک بیماریاں ایک ساتھ لاحق ہیں کہ اگر ان میں سے کسی آدمی کو ایک بیماری بھی لاحق ہو جائے تو اسے کسی چیز کا ہوش تک نہیں رہتا۔ یقیناً حضرت صاحب میں کوئی اتنی بڑی روحانی قوت ہے جو ان سب پر حاوی ہے اور آپ ان سب کے باوجود یاد خدا میں منہمک ہیں۔ حضور قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ دوران علالت اولاً باہر کسی ہسپتال میں جانے کے لئے آمادہ نہیں تھے۔ معروف معالج ڈاکٹر سید محی الدین المعروف ڈاکٹر پیرزادہ صاحب میرپور آپ کا علاج کرتے رہے اور انہوں نے راولپنڈی ہسپتال جانے کا اصرار کیا تاہم آپ آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ آپ کے لخت جگر حضرت رابع صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن مدظلہ نے جب ہسپتال لے جانے کے لئے عرض کیا تو فرمایا دل تو نہیں چاہتا تاہم جس طرح آپ چاہیں ہم چلے چلیں گے۔ مختلف موقعوں پر حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن مدظلہ آپ کو کوثر نرسنگ ہوم راولپنڈی' ابرار سرجری راولپنڈی' فوجی فاؤنڈیشن راولپنڈی' اور ایم ایچ راولپنڈی لے جاتے رہے۔ ہمیشہ یہی ہوتا کہ

marfat.com

Marfat.com

آپ ہسپتال پہنچتے ہی حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن دامت برکاتہم کو فرماتے کہ ہم انشاء اللہ یہاں رہیں گے آپ ڈھانگری شریف چلے جائیں۔ سنگیوں کی دیکھ بھال جاری رکھیں اور انہیں کہیں کہ وہ ہسپتال میں آنے کی تکلیف نہ کریں۔ اس کے باوجود آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔ صوفی محمد عبدالخالق صاحب' ڈھانگری شریف والے وہ خوش نصیب نیازمند ہیں جنہیں ان تمام ہسپتالوں میں بطور خاص آپ کی خدمت میں حاضر رہنے کا موقع ملا۔

marfat.com
Marfat.com

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ
کی
بعض کرامات

marfat.com
Marfat.com

آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے دیگر اکابر مشائخ عظام کی طرح حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ کی ذات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا کامل عکس تھی۔ گفتار و کردار طور و اطوار' معاملات و تعلقات' لباس اور وضع و قطع عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مظہر اور اتباع خیر الوریٰ علیہ السلام کا اکمل نمونہ تھی۔ یہاں تک کہ اپنے سامنے کسی دوسرے کا کوئی خلاف سنت قول و فعل کبھی برداشت نہیں کیا۔ بایں ہمہ اسلامی تعلیمات کی اشاعت و ترویج کے لئے بسا اوقات آپ کی ذات سے بے شمار کرامات کا ظہور ہوا۔ اگرچہ آپ خود کو ہمیشہ چھپائے رکھتے اور ایسی باتوں کے اظہار سے گریز فرماتے لیکن اس کے باوجود "مشک آں باشد کہ بوئید" کے مصداق کرامات کا لوگوں کو علم ہو جاتا اور احباب خود اس بات کا تذکرہ محفوظ کر لیتے جن کا سلسلہ یوں تو بہت طویل ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند ایک واقعات سپرد قلم ہیں۔

دریا عبور کرنے کا عجیب واقعہ

موضع نرماہ کے رہنے والے صوفی محمد ایوب مرحوم بڑے دیندار' پرہیزگار اور دیانتدار شخص تھے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سمیت تین چار درویش حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ ڈھنگروٹ شریف سے فیض پور شریف حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ درمیان میں دریائے جہلم تھا ہم دریا کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ دریا پر ایک ہی چھوٹی سے کشتی ہے۔ حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ نے حکم فرمایا "تم سب کشتی پر سوار ہو جاؤ" ہم حکم پا کر سوار

marfat.com

Marfat.com

ہو گئے اور آپ خود دریا کے کنارے کھڑے رہے۔ کشتی چل پڑی۔ ہمارا خیال تھا کہ کشتی کا ملاح ہمیں دوسرے کنارے پر اتار کر واپس جائے گا اور پھر حضرت صاحب سوار ہو کر تشریف لائیں گے اس پر بڑا وقت لگے گا لیکن جب ہم دریا کے دوسرے کنارے پہنچے تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ ہم سے پہلے ہی کنارے پر کھڑے ہمارا انتظار فرما رہے ہیں۔ تب ہمیں یقین ہو گیا کہ اہل اللہ تو کشتیاں ترایا کرتے ہیں خود کشتی کے محتاج نہیں ہوتے۔

ایک طالب علم کے کپڑے جلنے کا واقعہ

آستانہ عالیہ کی درسگاہ کے طلباء میں یہ واقعہ زبان زد خاص و عام رہا ہے۔ ماسٹر محمد حنیف صاحب ساکن بلوانٹ زماہ کا بیان ہے کہ میرے دادا جو آستانہ عالیہ کے متوسلین میں سے تھے اور ہمیشہ بڑے اہتمام کے ساتھ ڈھانگری شریف کے سالانہ عرس میں شرکت کیا کرتے تھے ایک سال عرس پاک کی تقریب میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں چندرون کے مقام پر ایک بڑھیا نے کہا کہ میرا بیٹا حافظ عبدالرزاق ڈھانگری شریف درس میں پڑھتا ہے میں نے اس کے کپڑے درزی کو دے رکھے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر انتظار کریں میں وہ کپڑے لا کر دیتی ہوں۔ آپ وہ میرے بیٹے کو دیدیجئے۔ آپ انتظار کرنے لگے تقریباً تین گھنٹے کی تاخیر کے بعد کپڑے ملے آپ دربار شریف پہنچے تو حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ نے دیر سے آنے پر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا جب گھر سے چلا کرو تو سیدھے آجایا کرو یوں راستے

marfat.com

Marfat.com

میں نہ بیٹھ جایا کرو۔ اب لنگر میں شرکت کا موقع بھی گنوا دیا ہے۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ انہوں نے کپڑے حافظ عبدالرزاق کو دے دیئے۔ حافظ صاحب نے کپڑے لے کر اپنے صندوق میں رکھ دیئے۔ کچھ روز بعد حافظ صاحب نے کپڑے پہننے کے لئے صندوق کھولا تو دیکھا کہ باقی سامان اور کپڑے وغیرہ تو محفوظ ہیں لیکن جو کپڑے والدہ نے بھیجے تھے وہ جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ حیرانی کی بات تو یہ تھی کہ باقی کسی کپڑے اور سامان کو آگ نے چھوا تک نہیں۔ حافظ صاحب نے یہ حیرت انگیز واقعہ حضرت ثالث رحمتہ اللہ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا: "حافظ صاحب جاؤ صندوق کھول کر پھر دیکھو۔ حافظ عبدالرزاق کا کہنا ہے کہ اب جو میں نے صندوق کھولا تو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز منظر دیکھا۔ کپڑوں کی راکھ غائب تھی اور اس جگہ کچھ نقد رقم موجود تھی۔ بعدازاں وہ رقم گن کر گھر جا کر والدہ سے کپڑوں کی قیمت پوچھی تو معلوم ہوا کہ کپڑوں کی پوری پوری قیمت موجود تھی تب مجھے یہ یقین ہو گیا کہ پہلا معاملہ حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کی نگاہ جلال کا اثر تھا اور دوسرا شفقت و مہربانی کی باطنی توجہ کا مظہر اور کرامت۔

زائد رقم خود بخود جیب میں آگئی

ماسٹر سلطان احمد ساکن کھڈال موضع زماہ خود اپنا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی مقصد کے حصول کے لئے کچھ رقم کی منت مانی۔ اللہ پاک نے مقصد میں کامیابی عطا فرمائی تو میں نذر کی رقم ادا کرنے کے لے دربار عالیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت ثالث رحمتہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ رات دربار شریف

marfat.com

Marfat.com

میں بسر کی۔ صبح رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوا۔ کچھ رقم گیارہویں شریف کی خدمت میں پیش کی اور ساتھ ہی منت کی رقم بھی ادا کرنے کا ارادہ کیا چونکہ میرے پاس کھلے پیسے نہیں تھے اس لئے پورا نوٹ خدمت میں پیش کر دیا اور دل میں خیال کیا کہ منت تو پوری ہو گئی جو رقم زائد ہے اس کی کوئی بات نہیں۔ بعد ازاں اجازت لے کر گھر کی جانب روانہ ہوا۔ بس اسٹاپ پر پہنچا اور بس میں سوار ہو گیا۔ کرایہ ادا کرنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا پیسے نکالے تو دیکھا کہ جو رقم کھلا نہ ہونے کی وجہ سے حضرت ثالث رحمتہ اللہ کو زائد دے آیا تھا وہ میری جیب میں سب سے اوپر موجود ہے۔ میں حیران تھا کہ حضرت صاحب سے کھلا نہ ہونے' منت کی رقم کے تعین یا رقم زائد ہونے کا تو ذکر ہی نہیں کیا پھر آپ نے منت کی مقررہ رقم قبول فرمالی اور زائد خود میری جیب میں آ گئی یہ کیا معمہ ہے؟ یہ سوچ سوچ کر میں فرط محبت و عقیدت سے جھوم اٹھا اور اللہ والوں کی طاقت و عظمت کا ہمیشہ کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے معترف ہو گیا۔

ناکارہ بازو فوراً تندرست ہو گیا

موضع نرماہ بلوانٹ کے ایک ارادتمند سید محمد کا کہنا ہے کہ لڑائی کے دوران میرا بازو زخمی ہو گیا۔ علاج معالجہ کرایا لیکن "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" یہاں تک کہ بازو سوکھنا شروع ہو گیا۔ متعدد ڈاکٹروں سے رجوع کیا مگر سب نے لاعلاج قرار دے دیا۔ میں انتہائی پریشان اور غمزدہ تھا جب حکیموں اور ڈاکٹروں سے بالکل مایوس ہو گیا امید کی آخری کرن سمجھتے ہوئے حضرت ثالث

marfat.com

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا دکھ بہ رستی آنکھوں عرض کیا۔ آپ نے بڑی توجہ سے تفصیل معلوم کی اور کچھ غور فرما کر ارشاد فرمایا فلاں ڈاکٹر بڑا ماہر ہے اسے بھی دکھا لو۔ میں تو مایوس ہو ہی چکا تھا۔ پرنم آنکھوں اور پردرد لہجے میں التجا کی "حضور بس اب تو میرے ڈاکٹر آپ ہی ہیں" میری زبان سے یہ الفاظ کچھ ایسے درد و کرب سے نکلے کہ دریائے رحمت جوش میں آگیا۔ مسکراتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں بے ساختہ ہاتھ اٹھا دیئے۔ ادھر ہاتھ اٹھنا تھے کہ میرے بازو کا درد کم ہونا شروع ہو گیا اور میرے سوکھے ہوئے بازو میں خون دوڑتا ہوا محسوس ہوا۔ پھر چند یوم بعد میرا بازو ایسا تندرست و توانا ہو گیا جیسے کبھی اس میں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ وہ دن اور آج کا دن جسم میں کہیں اور درد ہو جائے تو ہو جائے اس بازو میں کبھی معمولی سی تکلیف بھی نہیں ہوئی۔

پوشیدہ حال سے آگاہی

نرالہ کے رہنے والے ایک ارادتمند نور محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی مقصد کے لئے حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ نذر مان رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مقصد میں کامیابی عطا فرمائی اور نذر کی رقم حضرت کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے علیحدہ کر کے گھر میں رکھ لی تاکہ جب حاضری ہو تو پیش کر دوں۔ اسی دوران ایک روز اپنے کسی کام کے لئے میرپور جاتا ہوا پھر دل میں کشش محسوس ہوئی تو سیدھا نیا نگری شریف حاضر ہوا۔ حضرت سے ملاقات ہوئی تو خیال آیا کہ میں نذر کی رقم تو

marfat.com

Marfat.com

گھر چھوڑ آیا ہوں پھر کچھ سوچ کر فیصلہ کیا کہ نذر کی رقم اپنے پاس سے پیش کر دیتا ہوں جو رقم گھر رکھی ہے وہ میں استعمال کر لوں گا۔ میں نے اتنی رقم جیب سے نکالی اور حضرت کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شفقت بھری نگاہ سے دیکھا اور ارشاد فرمایا: "نیاز کی رقم تو تمہارے گھر میں ہے مجھے وہی لا کر دینا یہ اپنی رقم رکھ لو" یہ سنتے ہی میری آنکھیں فرط عقیدت سے پرنم ہو گئیں کیونکہ جب نذر مانی تو میرے علاوہ کسی کو پتہ نہ تھا جب رقم علیحدہ کر کے رکھی تو کسی کو پتہ نہ تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ میرے مرشد کامل کو میرے حال سے آگاہی حاصل ہے۔

باران رحمت کا جھوم کر برسنا

۱۹۷۱ء کا سال تھا وطن عزیز میں ہر جانب خشک سالی کے مہیب سائے منڈلا رہے تھے یو لگتا تھا کہ فلک کی گود مدتیں گزریں ابر سے خالی ہے۔ زمین کی کوکھ سبزہ و گیاہ سے بھانج ہو چکی تھی۔ ندیاں نالے خاک اڑا رہے تھے۔ چشموں و آبشاروں کی جھنکار ماند پڑ کر کھنڈرات کا منظر پیش کر رہے تھے۔ جنگلوں اور باغات سے پرندوں کی چہچہاہٹ ختم ہو کر شہر خموشاں کا گماں ہو رہا تھا۔ قحط سالی کے ناگ انسانوں کو ڈس رہے تھے۔ دعا' التجا' نماز' استغفار اور صدقہ و خیرات کا جگہ جگہ اہتمام ہوا لیکن یوں لگتا کہ غضب الٰہی کی آگ کبھی بجھنے نہ پائے گی۔ ایک روز کچھ رمزشناس احباب حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بڑے رقت انگیز لہجے میں دعا کے لئے ملتجی ہوئے۔ آپ نگاہیں جھکائے بڑی دیر تک بحر تفکر میں غلطاں رہے پھر معاً" سر

marfat.com

Marfat.com

اوپر اٹھایا احباب کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: "سنگیو کل آجانا سب مل کر ارحم الراحمین کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں گے۔ نماز استسقا پڑھ کر رب العلمین کے حضور التجا پیش کریں گے۔" دوسرے دن جن جن لوگوں نے سنا دور و نزدیک سے جوق درجوق ایک میدان میں جمع ہو گئے۔ ہر شخص کے چہرے پر خوف کی ہوائیاں اڑ رہی تھیں لیکن دل میں اک انجانی سی امید کی کرن روشن تھی۔ سب کی نظریں آستانہ عالیہ کی جانب لگی تھیں اتنے میں ایک ارادتمند کی نگاہ آپ پر پڑی وہ فرط جذبات سے تڑپ کر پکار اٹھا "دیکھو وہ حضرت صاحب تشریف لا رہے ہیں اب بارش ضرور ہو گی۔" آپ تشریف لائے متوجہ ہو کر عجزوانکسار کا پیکر بن کر فرمانے لگے "بھئی رب آخر رب ہے بندے کا کام سوال کرنا ہے وہ بے نیاز ہے مانے یا نہ مانے یہ اس کی مرضی۔ ایسی بات ہرگز نہیں کرنی چاہئے" پھر سب نے آپ کے ساتھ نماز استسقا پڑھی' توبہ و استغفار کی' پھر قبلہ رو ہو کر قبلہ عالم نے اپنے ہاتھ اللہ کر کے بارگاہ الٰہی میں اٹھا دیئے حاضرین نے بھی آپ کی اقتدا کی۔ دعا ختم ہوئی نہ جانے کہاں سے کڑکتی دوپہر' چلچلاتی دھوپ کے دوران صاف شفاف آسمان پر بادل کی ہلکی ہلکی چھتکیاں نمودار ہو کر باہم پیوست ہونا شروع ہوئیں۔ لوگ امید و بیم کے ملے جلے جذبات لے کر گھروں کو لوٹے۔ ابھی گھروں میں پہنچے ہی تھے کہ رحمت باری جوش میں آگئی۔ ابرباراں کی گھٹائیں جھوم اٹھیں رحمت کی بارش برسنا شروع ہو گئی اور پھر برستی ہی چلی گئی۔ ندی نالے جل تھل ہو گئے پھر تو بارش کا ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ کچے مکانات گرنا شروع ہو گئے اور

marfat.com
Marfat.com

پکے مکانات بھی ٹپکنے لگے پھر کچھ لوگ آپ کے خاص خدام کے پاس آ کر عرض پرداز ہوئے کہ جاؤ حضرت والا سے عرض کرو کہ بارش تھمنے کی دعا کریں ورنہ ہمارے مکانات منہدم ہو جائیں گے اور ہمیں باہر میدانوں میں خیمے لگانا پڑیں گے۔ پھر بارش رکی اور خلق خدا نے اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ لیا کہ رب اپنے ولی کی لاج کس طرح رکھتا ہے۔

لاعلاج مریضہ فوراً ٹھیک ہو گئی

حاجی جان محمد بوعہ کلاں' حال سیکٹری۔۳' میرپور والے چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وصال مبارک سے چند یوم پہلے ایک جمعہ کے دن میں خدمت عالیہ میں حاضر تھا۔ حضرت ثالث رحمتہ اللہ اپنے حجرہ مبارکہ کے باہر برآمدے میں تشریف فرما تھا۔ اتنے میں چند حضرات خدمت میں حاضر ہوئے مودبانہ سلام عرض کیا بظاہر بڑے پریشان اور متفکر نظر آ رہے تھے۔ بڑے دردمندانہ لہجے میں عرض پرداز ہوئے "حضور ہماری ایک نوجوان لڑکی ہے جو شدید بیمار ہے ہر طرح کا علاج کرایا لیکن ڈاکٹروں حکیموں کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ اب تو حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ کئی دنوں سے مسلسل بے ہوش پڑی ہے' نہ زندوں میں ہے نہ مردوں میں۔" ارشاد فرمایا: "لڑکی کہاں ہے؟ عرض کی حضور چارپائی پر ڈال کر لائے تھے باہر رکھی ہے۔" یہ سننا تھا کہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہمیشہ حاجت مند مریض آپ کی خدمت میں پیش کئے جاتے تھے لیکن آج آپ خود چل کر مریضہ کے پاس تشریف لائے۔ زبان مبارک پر کچھ کلمات

marfat.com

Marfat.com

طلبیات آہستہ آہستہ جاری تھے۔ جونہی بڑے دروازے سے باہر تشریف لائے کچھ دور مریضہ دنیا جہاں سے بے خبر' بے حس و حرکت' نیم مردہ حالت میں پڑی تھی آپ چارپائی کے قریب آن کھڑے ہوئے اور کچھ پڑھتے ہوئے ایک توجہ بھری نگاہ چارپائی پر ڈالی۔ وہ لڑکی جو ہلنے کی سکت نہ رکھتی تھی فوراً اٹھ بیٹھی اور بے ساختہ آداب بجالائی۔ سب لوگ حیرت سے دم بخود تھے کہ اس نیم جاں لاشے میں آن واحد میں اتنی طاقت و توانائی کہاں سے آگئی اسے ہوش کیسے آگیا اور اس کی بیماری کہاں اڑ گئی۔ سب کی زباں پہ سبحان اللہ تھا اور دلوں میں موجزن عقیدت کے جذبات آنکھوں کے ذریعے چھلک پڑے تھے اور میرے کانوں میں کہیں دور سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کے الفاظ گونجتے محسوس ہو رہے تھے اتقوا بفراسة المومن فانه ينظر بنورالله پھر وہ لڑکی اس طرح ٹھیک ٹھاک حالت میں اپنے ورثا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر واپس گئی جیسے یہ کبھی بیمار تھی ہی نہیں۔

بیٹا ہونے کی تمنا پوری ہو گئی

حاجی فضل داد موضع ڈھانگری بہادر سر اپنی آپ بیتی یوں سناتے ہیں کہ میرے بیٹے چوہدری لال کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی سب گھر والوں کی خواہش تھی کہ اللہ پاک ایک بیٹا عطا فرما دے مگر یہ آرزو بھر نہ آئی۔ آخر کار مایوسی نے آن گھیرا۔ خاصی عمر بیت چکی تھی۔ ایک دن میں قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا بالکل تنہائی کے لمحات میسر آئے۔ کوئی اور موجود نہ تھا مجھے اپنے بیٹے کی محرومی اور سب گھر والوں کی

marfat.com

Marfat.com

مایوسی کا کرب ڈسنے لگا۔ نگاہیں مرشد پاک کے چہرہ مبارک پر جما دیں۔ دھڑکتے دل لرزتے ہونٹوں بھرائی ہوئی آواز میں عرض کی' "حضور میرے لڑکے لال کے گھر کوئی بیٹا..... الفاظ میرے حلق میں اٹکتے ہوئے محسوس ہوئے۔ جملہ پورا نہ کر سکا آنکھوں سے دو گرم گرم قطرے آنسوؤں کے ٹپک کر زمین میں جذب ہو گئے اور میں بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ اتنے میں دریائے رحمت جوش میں آگیا میرے مرشد' میرے آقا' میرے ہادی کی نگاہوں کے ساتھ ہی سرمبارک بھی بارگاہ ایزدی میں جھک گیا۔ بے ارادہ ہاتھ دعا کے لئے اوپر اٹھ گئے اور بے ساختہ ارشاد فرمایا "فضل داد فکر نہ کر اللہ پاک تیرے لڑکے کو بیٹا عطا فرمائے گا۔" ساتھ ہی ایک تعویذ بھی تسلی کے لئے دیا۔ میں پورے یقین و اطمینان کے ساتھ اٹھا اور گھر آگیا ابھی ایک سال بھی نہ گرزنے پایا تھا کہ اللہ نے میرے مرشد کے نکلے ہوئے الفاظ کو پورا کر دکھایا مجھے اللہ نے پوتا عطا فرمایا گھر کی رونقیں لوٹ آئیں۔ چار سو خوشیاں پھیل گئیں ہم سب کے دل مرشد کامل کی عقیدت کے جذبات سے لبریز اور سربارگاہ الہی میں اظہار تشکر کے لئے سجدہ ریز تھے۔

جنات سے بچالیا

ڈاکٹر عبدالخالق موضع پرائی راوی ہیں کہ حضور قبلہ عالم حضرت ثالث علیہ الرحمتہ کے ایک مرید نذر محمد نامی شخص تھے وہ موضع پرائی کے صوفی محمد زمان صاحب کے ہاں مہمان آئے۔ رات کو انہی کے ہاں قیام کیا۔ نماز عشاء ادا کی۔ سونے کے لئے تیار ہوئے باہر اندھیرا تھا ضروری انسانی حاجت کے لئے

marfat.com

Marfat.com

باہر نکلے اور گھر کے قریب ہی ایک جگہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھے۔ صوفی صاحب برآمدے میں کھڑے تھے یکایک آواز آئی "یا ڈھانگری والی سرکار بچانا" جلدی سے نگاہ اٹھا کے دیکھا تو یوں لگا کہ نذر محمد کو کسی چیز نے اٹھا کر آسمان کی طرف پھینک دیا ہے پھر زمین پر گرنے کی آواز سنائی دی۔ دوڑ کر پہنچے نیم بے ہوشی کی حالت میں نذر محمد کو اٹھا کر گھر میں لائے۔ کلام الٰہی پڑھ کر پھونکا تو جن حاضر ہو کر کہنے لگا اس نے اس جگہ پیشاب کیا جہاں میرا سسر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے اس حرکت کا مزہ چکا دیتے مگر جوں ہی میں نے ہاتھ ڈال کر اسے آسمان کی جانب اچھالا تو اس نے ڈھانگری والی سرکار کو پکارا۔ عین اسی وقت حضرت خواجہ محمد فاضل وہاں تشریف لے آئے اور کڑک کر فرمایا "خبردار! یہ ہمارا غلام ہے اسے مت تکلیف پہنچاؤ" بس ہم نے حضرت کا حکم سن کر اسے چھوڑ دیا ہے۔ یہ واقعہ صوفی محمد زمان کے اہل خانہ کے سامنے واقعہ ہوا ان کے یقین و ایمان کی تو کیفیت ہی کچھ اور ہو گئی ان سے علاقے کے جن افراد نے سنا وہ بھی نذر محمد کی قسمت اور نسبت پر رشک کرتے ہوئے مدتوں چرچا کرتے رہے اور کہتے کہ ہاں پیر ہو تو نذر محمد کے پیر جیسا۔ کہاں ڈھانگری شریف اور کہاں پرائی کوسوں کے فاصلے سے اپنے مخلص مرید کی فریاد سن کر آن واحد میں دستگیری کے لئے پہنچ جانا اور کمال ولایت کسے کہتے ہیں؟

مرید کے حال سے آگاہی

جہلاوہ ضلع جہلم کے ایک نواحی گاؤں قلعہ راج کن میں حضرت ثالث کے ایک مخلص، محب، نیک سیرت عالم دین مرحوم مولوی محمد سعید صاحب رہتے

marfat.com

Marfat.com

تھے۔ علاقے میں دینی خدمات انجام دیتے تھے۔ تقویٰ یا دیانتداری اور پرہیزگاری میں مشہور تھے لوگ آپ کا انتہائی عزت و احترام کرتے تھے۔ گاؤں کے ایک شخص کی دو بچیوں کی شادی ایک ہی دن ہوئی۔ نکاح پڑھانے کے لئے مولوی سعید کو بلوایا گیا۔ نکاح کے موقع پر بچیوں سے ایجاب و قبول کے لئے مولوی صاحب بچیوں کے پاس گواہوں کے ساتھ جانے لگے تو مہر کی رقم ایک ایک سو روپیہ مقرر ہوئی۔ علاقائی رواج کے مطابق سسرال والوں نے ایک ایک سو روپے کے دو نوٹ مولوی صاحب کو دیئے اور کہا کہ ایجاب و قبول کے وقت یہ مہر کی رقم اپنے ہاتھ سے بچیوں کو ادا کر دینا۔ مولوی صاحب نے دونوں بچیوں کو ایک ایک نوٹ خاموشی سے تھما دیا۔ نکاح سے فارغ ہوئے تو اہل خانہ نے مولوی صاحب پر شک کیا کہنا شروع کر دیا کہ مولوی پیسے کھا گیا بچیوں کو نہیں دیئے۔ جب اڑتی ہوئی یہ بات مولوی صاحب کے کانوں تک پہنچی تو صدمے اور پریشانی سے تڑپ اٹھے۔ اہل خانہ کو بلایا اور کہا کہ اللہ کے سامنے میں اس الزام میں بے قصور ہوں لیکن اگر تمہیں یقین نہیں تو خدارا مجھ سفید پوش عزت دار آدمی کو رسوا نہ کرو یہ دو سو روپے مجھ سے لے لو۔ انہوں نے رقم لے لی۔ لیکن بات سرگوشیوں کی شکل میں پھیل گئی۔ مولوی صاحب بہت غمزدہ اور پریشان ہوئے۔ اپنے گھر چلے گئے۔ گاؤں کے ایک بزرگ شخص راجہ غلام حیدر کا کہنا ہے کہ وہ ان کے گھر گیا۔ باہر کے کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مولوی صاحب سرہانے پر کوئی چیز رکھ کر دونوں ہاتھوں سے چہرے کو چھپائے اس پر جھکے ہوئے ہیں آہٹ ہوئی چہرہ

marfat.com

Marfat.com

اٹھایا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مولوی صاحب زاروقطار رو رہے ہیں اور سرہانے قرآن مجید کھول کر رکھا ہے۔ پوچھنے پر آہوں اور سسکیوں کے ساتھ مولوی صاحب نے ماجرا بیان کیا۔ مولوی صاحب نے دو دن بغیر کچھ کھائے پیئے پریشانی کے عالم میں گزار دیئے۔ تیسرے دن صبح کی ڈاک میں حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کا گرامی نامہ مولوی صاحب کو موصول ہوا جس میں تحریر تھا کہ "مولوی صاحب بس' اتنی سی آزمائش میں گھبرا گئے ہو۔ جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہو اور جس کے دین کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہو اس پر تو الزامات کے انبار اور مصائب کے پہاڑ ٹوٹنے پر زباں پر شکوہ نہ لائے۔ تم بھی صبر کرو اپنے مشن کو آگے بڑھاتے چلو امتحان اور آزمائش میں پورے اترو' اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے حامی و ناصر ہیں۔"

یہ مکتوب بعض خاص لوگوں نے پڑھ لیا۔ مولوی صاحب کی بے گناہی بھی ثابت ہو گئی اور عزت و توقیر میں بھی چار چاند لگ گئے۔ لیکن عقل ناتواں تو سربگریباں ہے کہ شادی کے بعد اس گاؤں سے نہ تو کوئی دربار عالیہ ڈھانگری شریف گیا نہ حضرت یہاں تشریف لائے پھر ان دنوں ڈھانگری شریف سے ڈاک بمشکل تیسرے دن یہاں پہنچتی تھی پھر اسی دن بلکہ اسی وقت سارے واقعہ اور مولوی صاحب کی کیفیت کس طرح حضرت ثالث علیہ الرحمتہ تک پہنچ گئی اور آپ نے اسی وقت خط لکھ کر ڈال دیا جو تیسرے دن موصول ہو کر باعث تسکین قلب و جاں بنا۔

یہ راز تو محرم اسرار نہاں ہی جانتے ہیں کہ مرشد کامل تو ہوتا ہی وہ ہے

marfat.com
Marfat.com

جو کہیں بھی رہے اپنے مرید صادق کے پاس اس کے حال سے واقف اور اس کی رہنمائی کا سامان وہیں پہ باہم پہنچاتا ہے اس کی نگرانی و دلجوئی کرتا ہے۔

چور اندھا ہو گیا

غالباً" ۱۹۶۸ء کا سال تھا میرپور کوٹلی روڈ کی تعمیر کا کام جاری تھا۔ سرنڈا کے مقام پر ایک پل بنایا جا رہا تھا کاریگر اور مزدور کام کر رہے تھے مٹی اور پتھر لانے پر خرکار متعین تھے جو اپنے جانوروں پرلاد کر دور دراز مقامات سے پتھر لا رہے تھے۔ اسی دوران ایک سفید پوش آدمی کہیں سے آنکلا اور اپنی پریشان حالی کا نہایت دردمندانہ انداز میں ذکر کر کے روزگار کی التجا کی۔ خرکاروں کو اس کی حالت زار پر رحم آگیا اور انہوں نے کہا تمہارے لائق تو کوئی روزگار نہیں لیکن جب تک تمہیں روزگار نہیں ملتا ہمارے لئے کھانا پکاتے رہا کرو اور خود بھی ہمارے ساتھ ہی کھانا کھا لیا کرو۔ چنانچہ چند یوم اس نے یہ کام بڑی عمدگی اور دیانتداری سے انجام دیا انہیں بھی اس پر بھرپور اعتماد آگیا۔ اپنے کیمپ کا سامان اور نقدی بھی اسی کی نگرانی میں چھوڑ کر اپنے کام پر چلے جاتے۔ کچھ دن گزرے تو ایک دن وہ سب دور جگہ پر اپنے کام کے لئے چلے گئے۔ موقع پا کر اس شخص نے قیمتی سامان اور نقدی لیا اور فرار ہو گیا۔ کچھ دور جھاڑیوں میں جا چھپا تاکہ جب خرکار آئیں اور ڈھونڈ ڈھانڈ کر خاموشی سے بیٹھ جائیں تو شام کے وقت نکل کر رات کی تاریکی میں کہیں دور نکل جائے۔ ادھر جب خرکار واپس آئے تو ان میں سے بعض اپنی جمع شدہ کل پونجی لٹ جانے پر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ مزدور اور دوسرے لوگ یہ ماجرا دیکھ کر جمع ہو

marfat.com

Marfat.com

گئے کسی نے انہیں مشورہ دیا کہ ڈھانگری شریف قریب ہے جاکر قبلہ حضرت صاحب سے اپنی التجا پیش کر کے دعا کراؤ۔ چنانچہ انہوں نے اپنا ایک آدمی آپ کی خدمت میں بھیجا اس نے حضرت ثالث سے روتے ہوئے بڑے رقت انگیز لہجے میں فریاد کی۔ آپ کو اس کی حالت زار پر رحم آگیا۔ تھوڑی دیر خاموشی اختیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا "جاؤ اپنے ڈیرے پر چلے جاؤ انشاء اللہ تمہارا مال تمہیں مل جائے گا" وہ شخص سیدھا اپنے ساتھیوں کے پاس آگیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ کسی نے یقین کر لیا اور مطمئن ہو گیا کوئی یہ سمجھا کہ آپ نے محض تسلی کے لئے فرمادیا ہے۔ اتنی دیر میں شام ہونے کو تھی خرکاروں کا ایک نوجوان سا لڑکا گھڑا اٹھا کر کچھ دور فاصلے پر بہتے چشمے سے پانی بھرنے گیا اس نے چشمے پر کھڑے ہو کر جو سامنے کچھ دور فاصلے پر جھاڑیوں پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ کوئی آدمی آگے کی طرف جا رہا ہے اچانک وہ بھٹک جاتا ہے اور اس طرح رک کر ہاتھوں سے زمین ٹٹولنے لگتا ہے جیسے اسے راستہ نہ ملے اور نہ کچھ نظر آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آیا اور اس جگہ سے اوپر ہٹکر پھر آگے کی طرف چل پڑا لیکن تھوڑی ہی دور جاکر رک گیا اور زمین ٹٹولنے لگا۔ اسی طرح کئی مرتبہ اور آگے بڑھا اور پھر پیچھے ہٹا۔ کچھ دیر تو وہ نوجوان یہ تماشا دیکھتا رہا پھر کچھ خیال آیا اور اس شخص کی طرف چل پڑا کچھ دور جا کر جو غور سے دیکھا تو حیرت کی انتہا نہ رہی۔ یہ وہی چور تھا جو ان کی جمع پونجی اڑا لایا تھا۔ نوجوان ہمت کر کے اس کے قریب گیا اور کڑک کر کہا تم نے ہمارا مال چرا لیا ہے اب تم کیسے بھاگ سکتے ہو؟ یہ سنتا تھا کہ وہ بے حال و نڈھال ہو کر

marfat.com

Marfat.com

تڑپنے لگا نوجوان کو قریب بلایا مسروقہ نقدی اور قیمتی سلمان اس کے حوالے کیا اور ندامت و خجالت سے آنسو بہاتا آگے چلنے لگا۔ اب اللہ کی قدرت کہ اسے راستہ بھی مل گیا۔ سب کچھ نظر آنے لگا اور اسی جگہ سے گزر کر ہمیشہ کے لئے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

باطنی تصرف کے ذریعے استمداد

آپ کے ایک مخلص مرید حافظ ارشد محمود تحصیل کھاریاں کے ایک دینی ادارے میں مدرس تھے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر علاقہ کے لوگوں نے قربانی کی کھالیں ادارے کے لئے جمع کیں انہیں فروخت کیا تو کوئی دس گیارہ ہزار روپے وصول ہوئے جو طلباء کے قیام و طعام وغیرہ مصارف کے لئے حافظ صاحبکے پاس ادارے میں ہی کسی جگہ محفوظ تھے۔ ایک رات حافظ صاحب اور طلباء سو رہے تھے کہ کچھ مسلح نقاب پوش ڈاکو مدرسے میں داخل ہوئے۔ حافظ صاحب اور طلباء جن کی تعداد پندرہ کے قریب تھی اور وہ سب بہت چھوٹی عمر کے تھے قرآن کریم حفظ کرتے تھے ان سب کو محاصرے میں لے لیا اور مطالبہ کیا کہ جمع شدہ رقم ان کے حوالے کر دی جائے۔ پہلے تو انتہائی خوفزدہ تھے پھر میں نے دل ہی دل میں اپنے پیرو مرشد حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کیا۔ اللہ پاک سے دعا کی اور ہمت کر کے جواب دیا وہ رقم مدرسے کی ہے جو میرے پاس امانت ہے میں وہ تمہارے حوالے ہرگز نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر ڈاکوؤں نے ہم سب کو ایک بڑی لمبی رسی سے باندھ لیا اور کرخت لہجے میں بولے "رقم نکالو ورنہ تم سب کو اغوا کر کے لے جائیں گے اور تمہارا وہ حشر کریں

marfat.com

Marfat.com

کے جس کا کبھی تم نے تصور بھی نہ کیا ہو گا۔" میں نے انہیں پھر وہی جواب دیا وہ یہ سن کر طیش میں آ گئے اور ہمیں اسی طرح باندھے ہوئے گھسیٹ کر باہر کے گیٹ تک پہنچے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ان خونخوار درندوں کی شکل میں موت کو سامنے دیکھ کر اس طرح سہم گئے کہ گویا ان کے جسم میں جان ہی نہیں رہی۔ گیٹ پر پہنچے ہی تھے کہ میری نگاہ اٹھی تو سامنے حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کھڑے تھے۔ ارشاد فرمایا: "گھبراؤ نہیں یہ تمہیں کچھ نہیں کر سکتے۔" پھر کیا ہوا ڈاکو یکایک خوفزدہ ہو کر ہم سب کو چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ میں نے طلباء کو کھولا واپس آئے' ہوش و حواس بحال ہوئے۔ اللہ کا شکر ادا کیا۔ میرے دل میں اپنے شیخ کی عظمت' قوت' تصرف اور عقیدت کے جذبات موج بن کر اٹھ رہے تھے۔ میں صبح ہوتے ہی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گیا۔ دربار شریف میں پہنچا' قبلہ عالم تنہا تشریف فرما تھے۔ آگے بڑھ کر دست بوسی کی۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے میری جانب دیکھا اور فرمایا: "حافظ صاحب رات والا کیا معاملہ تھا؟" یہ سنتے ہی میری آنکھوں کے کٹورے چھلک پڑے۔ عقیدت و محبت سے زاروقطار روتے ہوئے واقعہ عرض کرنے لگا تو ارشاد فرمایا: "بس بس پردہ پوشی اچھی چیز ہوتی ہے۔ خبردار آئندہ یہ بات کسی سے ذکر نہ کرنا۔" اسی وجہ سے میں نے آپ کی حیات ظاہری میں اس راز سے کبھی پردہ نہیں اٹھایا۔

بغیر بتائے مقصد پورا فرما دیا

سیالکوٹ سے آپ کے نیاز مند مرید حافظ شمشاد احمد صاحب ایک مرتبہ

marfat.com

Marfat.com

قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ حافظ صاحب کا کہنا ہے کہ چلتے وقت میری چھوٹی بچی نے کہا کہ واپسی پہ میرے لئے مونگ پھلی لیتے آنا۔ میں خدمت میں حاضر ہوا قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ رخصت ہونے لگا تو آپ نے ایک خادم کو حکم دیا "حافظ صاحب کو مکئی کا آٹا دو" خادم نے تھوڑی دیر بعد ایک گٹھڑی مجھے دی میں حسب حکم گٹھڑی لے کر چل پڑا جب گھر پہنچا تو وہ گٹھڑی گھر والوں کو دی انہوں نے اسے کھولا تو اس میں مکئی کا آٹا اور ساتھ میں مونگ پھلی بھی نکلی۔ یہ دیکھ کر عقیدت سے جھوم اٹھا کہ سبحان اللہ میں تو بچی کی فرمائش بھول گیا تھا مگر مرشد کامل کے قربان جاؤں کہ نہ صرف غلام کی بچی کی فرمائش سے خود آگاہ تھے بلکہ اس کی خواہش بھی پوری فرما دی۔ یہ قبلہ عالم جانیں یا رب جانے کہ مونگ پھلی گٹھڑی میں کب اور کیسے آئی۔

عالم خواب میں شفقت کا انداز

حافظ محمد حنیف صاحب آف موضع کڑونتہ ذکر کرتے ہیں ۱۹۸۴ء میں ایک دن خلیفہ حاجی راجہ خان محمد پنجوروی میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے حکم دیا ہے کہ آپ رواتڑہ شریف حضرت پیر سید بشیر حسین شاہ مدظلہ العالی کے درس میں جا کر تدریسی فرائض انجام دو۔ میں مرشد پاک کا حکم پاکر فوراً تیار ہو گیا اور رواتڑہ شریف کے درس میں بحیثیت مدرس فرائض انجام دینے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک دن قبلہ عالم کی زیارت کے لئے ڈھانگری شریف حاضر ہوا آپ نے کسی بات پر مجھ سے

marfat.com

Marfat.com

ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ میں واپس تو چلا گیا مگر دل کی بیقراری و گریہ زاری کا عجب حال تھا کھانے پینے' بول چال' پڑھنے پڑھانے غرض دنیا کی چیز اور ہر کام سے دل اچاٹ ہو گیا۔ کسی طرح بھی ایک پل چین نہیں تھا۔ ایک رات اسی پریشانی و اضطراب کے عالم میں لیٹ گیا۔ نہ جانے کب نیند غالب آئی آنکھ بند ہوئی تو قسمت کھل گئی مقدر جاگ اٹھے۔ مرشد کامل قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی آپ ایک کنوئیں پر چار زانو بیٹھے ہیں۔ بڑے پیار اور شفقت سے مجھے پاس بلایا اور میرا سر اپنے زانو پر رکھ کر مہربانی کا اظہار فرمانے لگے۔ بس میری آنکھ کھلی تو ساری پریشانی ختم ہو گئی اور میں سمجھ گیا کہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اپنے خادم سے راضی ہو گئے ہیں اور شفقت و روحانیت کے شفاف پانی سے مجھے سیراب بھی فرما رہے ہیں اور میری پریشانی پر آگاہ ہو کر خواب میں تسلی و تشفی دینے خود تشریف لے آئے ہیں۔

نظر عنایت سے فرزند عطا کیا

موضع پرائی کے رہنے والے صوفی محمد سجاول جو خاص ارادتمند تھے ہیں خود اپنے متعلق یوں بیان کرتے ہیں کہ میری شادی کو خاصہ عرصہ بیت گیا تھا اللہ تعالیٰ نے نو بچیاں عطا فرمائیں فطری طور پر نرینہ اولاد کی خواہش تھی اپنی بیوی سے اولاد نرینہ کے متعلق مایوس ہو چکا تھا چنانچہ ایک بیوہ خاتون سے رابطہ کیا اور اس سے شادی کا فیصلہ کیا۔ شادی سے قبل قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دوسری شادی کرنے کے ارادے اور مقصد کا اظہار کیا۔ آپ نے میری عرض غور سے سماعت فرمائی۔ تھوڑی دیر کے بعد

marfat.com

Marfat.com

ارشاد فرمایا صوفی محمد سجاول ایک سال ٹھہر جاؤ پھر اگر ضرورت اور مناسب سمجھو تو شادی کر لینا۔" آپ کا ارشاد میرے لئے قطعی فیصلے کا درجہ رکھتا تھا میں نے ایک سال کے لئے حسب الارشاد شادی کا معاملہ ملتوی کر دیا لیکن دل میں پختہ یقین تھا کہ اب مرشد کامل کی نظر عنایت ہو گئی ہے انشاء اللہ سابقہ بیوی سے ہی فرزند کی حسرت پوری ہو گی۔ ابھی سال گزرنے بھی نہ پایا تھا کہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اور دعا سے اللہ پاک نے بچہ عطا فرمایا اور میری دلی تمنا پوری ہو گئی۔

سخت ضرورت کے وقت بغیر مانگے شہد عطا فرمادیا

معروف معالج ڈاکٹر فضل داد کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ مجھے شہد کی سخت ضرورت پیش آئی۔ قرب و جوار میں ہر طرف تلاش کیا مگر خالص شہد کہیں سے نہ ملا۔ میں مایوس ہو گیا۔ قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے ڈھانگری شریف حاضر ہوا۔ سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ دل میں خیال آیا کہ شائد قبلہ حضرت صاحب سے عرض کروں تو شہد مل جائے لیکن زبان پر حرف مدعا نہ لا سکا کہ اتنے میں آپ نے ارشاد فرمایا "ڈاکٹر صاحب وہ سامنے شہد کی بوتل پڑی ہے اٹھا لو۔" میں نے شہد کی بوتل لے لی۔ لیکن حیران تھا کہ نہ میں نے عرض کیا اور نہ کسی اور نے بتایا پھر میری شدید ضرورت اور دل کا خیال آپ نے کیسے جانا اور پھر میری مشکل بھی حل فرما دی۔ سچ ہے کہ اللہ کا ولی اللہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

پیر صاحب چورہ شریف اور عطر کی شیشی

اس واقعہ کو مولانا محمد اشرف صاحب خطیب جامع مسجد ناڑ بیان کرتے ہیں کہ چورہ شریف کے پیر شبیر علی شاہ مدظلہ العالی دورہ فرماتے ہوئے اس علاقے میں آئے بے شمار معتقدین جامع مسجد ناڑ میں جمع ہو گئے۔ اس محفل میں میں بھی شریک تھا۔ دوران گفتگو قبلہ عالم حضرت صاحب کا ذکر چل نکلا۔ پیر صاحب فرط محبت سے جھوم اٹھے اور فرمانے لگے ڈھانگری شریف میں بھی بارہا حاضر ہوا ہوں اس مرد کامل کی شفقت اور نگاہ بصیرت ہی کچھ اور ہے پھر قبلہ عالم کے درجہ کمال پر فائز ہونے کا ایک واقعہ خود بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں راج دھانی کے علاقے میں تھا وہاں مجھے ایک خاص قسم کے عطر کی سخت ضرورت پیش آئی۔ متعلقین احباب نے بہت تلاش کیا مگر مطلوبہ عطر کہیں نہ ملا۔ بات ختم ہو گئی میں چند ساتھیوں سمیت وہاں سے روانہ ہو کر دربار عالیہ ڈھانگری شریف حضرت صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ ملاقات کا شرف حاصل ہوا آپ نے ہمیں ایک ملحقہ کمرے میں قیام کے لئے فرمایا۔ ہم کمرے میں پہنچے تو کھانا آگیا۔ ابھی کھانا شروع بھی نہیں کیا تھا کہ قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ ہم سب احتراماً کھڑے ہو گئے آپ آگے تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں مجھے مطلوبہ عطر کی شیشی تھی ارشاد فرمایا: "شاہ صاحب یہ لو آپ کی امانت ہے۔" میں اور میرے ساتھی دنگ رہ گئے۔ اللہ والوں کے احوال و اطوار عقل ظاہر میں سے ماوراء ہوتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

بھائی کے مرنے کی غائبانہ اطلاع

صوفی محمد زمان صاحب ساکن مسکین پور علاقہ پرائی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے دو طالب علم جو آپس میں چچا بھتیجا تھے ایک کا نام صوفی عبدالکریم اور دوسرے کا حاجی محمد حسین تھا یہ دونوں ڈھنگروٹ شریف کے درس میں زیر تعلیم تھے۔ حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا ابتدائی دور تھا درس کے معاملات آپ ہی چلاتے تھے۔ ایک روز آپ نے ان دونوں طلباء کو اچانک بلایا اور فرمایا تمہیں ایک ہفتے کی چھٹی دی جاتی ہے تم فوراً گھر چلے جاؤ۔ دونوں نے عرض کی حضور! ابھی تو پڑھائی کے دن چھٹیوں کا موسم بھی نہیں۔ ہماری تعلیم کا بھی بہت نقصان ہو گا اور پھر گھر پر نہ کوئی کام ہے نہ جانے کی کوئی ضرورت۔ آپ نے فرمایا "نہیں تم فوراً چلے جاؤ ہفتے بعد واپس آ جانا" یہ ارشاد سن کر ناچار دونوں چل پڑے۔ ابھی راستے میں ہی تھے کہ ایک آدمی آگے سے آتا نظر آیا اس نے بتایا کہ صوفی عبدالکریم جلدی جلدی گھر پہنچو تمہارا بھائی اچانک فوت ہو گیا ہے۔ یہ دونوں جلدی سے گھر پہنچے تو نماز جنازہ ادا ہو چکی تھی لیکن دونوں نے دفن سے پہلے چہرہ دیکھ لیا۔ گھر والے بھی حیران تھے کہ انہیں تو اطلاع نہ کرائی تھی اور نہ اتنا جلدی ممکن تھا پھر یہ کیسے پہنچے؟ جب انہوں نے سارا ماجرا بتایا تو سب کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ یہ اگر گھر کے حالات سے بے خبر ہیں تو جس کے لڑ لگے ہیں وہ لجپال مہربان تو ہر بات سے باخبر ہے۔

marfat.com

Marfat.com

نگاہ باطن کا ایک حیرت انگیز واقعہ

صوفی محمد شفیع صاحب کس والے آپ کے مرید خاص اور خدمت گزار تھی ہیں۔ اکثر دربار شریف حاضر ہوتے رہتے اور بسا اوقات کئی کئی دن قیام کرتے ایک مرتبہ شام کے وقت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نماز عشاء کے بعد اور بھی ساتھی احباب خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا: "حاجی محمد شفیع آپ صبح ہوتے ہی جلدی سے ناشتہ کرکے سیدھے فوراً گھر چلے جانا۔ کسی کا ہرگز انتظار نہ کرنا۔" حاجی صاحب نے صبح ہوتے ہی ناشتہ کیا اور دربار شریف سے چل پڑے لیکن سیدھے گھر جانے کی بجائے کسی ضروری کام سے چک سواری جا پہنچے تاکہ کام کرکے گھر جائیں۔ اتفاق سے وہیں ایک آدمی ملا اس نے کہا حاجی صاحب میں تمہارے گاؤں سے آ رہا ہوں جلدی گھر پہنچو آج ہی تمہارا چھوٹا بچہ دندی سے گر کر فوت ہو گیا ہے۔ حاجی صاحب بھاگم بھاگ گھر پہنچے۔ بچے کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہو گئے۔ مگر دل دھیان قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی طرف تھا کہ دیکھو اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں فرمایا تھا آج نظر باطن کے ذریعے حادثہ ہونے سے پہلے ہی ملاحظہ فرما کر مجھے کس تاکید سے بھیجا۔ سچ ہے مرشد ہو تو ایسا نگہبان و رکھوالا۔

مشکل کشائی کا انوکھا انداز

مولوی محمد عالم صاحب ساکن ہلاں تلونیاں آپ کے بڑے جان نثار مرید تھے ان کا کہنا ہے کہ ایک سال رمضان شریف کے دوران قبلہ عالم رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ نے مجھے چترپڑی کے مقام پر متعین فرمایا وہاں ایک شیعہ مسلک کا شخص بھی رہتا تھا۔ اکثر میری اور اس کی بحث ہوتی اور الحمدللہ میں ہمیشہ غالب رہتا۔ ایک روز نماز تراویح کے بعد اس نے سوال کیا کہ مولوی صاحب یہ تو بتاؤ کہ سب سے پہلے کس پیغمبر نے نماز پڑھی؟ مجھے چونکہ اس کا صحیح جواب معلوم نہ تھا میری زبان سے نکل گیا کہ کل جواب دوں گا۔ میں نے رات کو غور کیا' تلاش کیا مگر درست جواب نہ مل سکا۔ میں بڑا پریشان ہوا کہ اگر کل جواب نہ دیا تو بڑی ندامت ہو گی اور یہ شخص تو بڑا پروپیگنڈا کرے گا۔ ساری عزت خاک میں مل جائے گی میں اسی خیال اور پریشانی میں بستر پر لیٹا سوچتے سوچتے سو گیا خواب میں قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور فرمایا: "محمد عالم گھبرائے کیوں ہو شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ کی مشہور تصنیف مدارج النبوت تمہارے پاس موجود ہے اس کے فلاں صفحہ کو دیکھو تمہارے مطلوبہ سوال کا جواب موجود ہے۔ میں بیدار ہوا فوراً اٹھا وہی کتاب اٹھا کر کھولی جب وہی صفحہ نکالا تو بالکل اس سوال کا مفصل اور مدلل جواب موجود تھا۔ دوسرے دن میں نے اسے تسلی بخش طور پر جواب دیا جس سے وہ مبہوت ہو گیا۔ یہ ہے اللہ والوں کا دامن تھامنے کا فائدہ اور ان کی مشکل کشائی کا انوکھا انداز۔

خادم کی پاسبانی و حفاظت کا انوکھا انتظام

حافظ خادم حسین آف سیالکوٹ کا بیان ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ رمضان المبارک میں مجھے نماز تراویح کے لئے تنگ دیو کے مقام ڈھوک باغیچہ

marfat.com

Marfat.com

کی مسجد میں متعین فرمایا۔ ایک دن میں زیارت کے لئے حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا "آج نماز تراویح کے بعد مرکزی موڑ والی مسجد میں چلے جانا۔" میں نے کوئی جواب تو نہ دیا مگر دل میں سوچنے لگا موڑ والی مسجد اتنی دور ہے راستہ اجاڑ بیابان' رات اندھیری میں یہ خوفناک راستہ کیسے طے کر کے پہنچوں گا۔ آپ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا "کوئی ڈر نہیں لگے گا بس نماز تراویح سے فارغ ہو کر فوراً چلے جانا انشاء اللہ پہنچ جاؤ گے۔" اب میرے دل سے سارے وسوسے دور ہو گئے۔ میں واپس آیا نماز تراویح سے فارغ ہو کر تن تنہا چل دیا۔ گھپ اندھیری رات تھی راستہ بھی دکھائی نہ دیتا تھا مگر مرشد پاک کا حکم تھا میں روانہ ہو گیا۔ گاؤں سے باہر نکلا ہی تھا کہ کوئی شخص لالٹین لے کر میرے آگے آگے چلنے لگا۔ اس شخص کا نہ چہرہ نظر آیا نہ حلیہ بس میں اس کی روشنی کے پیچھے پیچھے چلتا گیا جب مرکزی موڑ والی مسجد کے قریب پہنچا تو وہ روشنی ایک طرف ہو کر سیدھی دور چلی گئی اور میں منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ یہ سب انوکھا انتظام مرشد کامل نے اپنے ایک خادم کے لئے کیا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ وہ سچی لج پال ہیں جو دلوں کی تاریکی بھی دور فرماتے ہیں اور رات کے اندھیرے میں روشنی پہنچاتے ہیں۔ دنیا میں بھی اپنے غلاموں کی رکھوالی کرتے ہیں اور قبر کی اندھیری رات میں بھی انہی کے رخ زیبا سے اجالا ہو گا۔ انشاء اللہ

قریب المرگ مریضہ فوراً تندرست ہو گئی

صوفی عبدالرحمن ساکن موضع پلاک بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم کئی ساتھی حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک

marfat.com

Marfat.com

ضعیف العمر شخص پرانا بوسیدہ لباس پہنے ہوئے حاضر ہوا۔ ادب سے سلام عرض کر کے بیٹھ گیا۔ آپ نے پوچھا کہاں سے آئے ہو؟ جواب دیا تاڑ سے۔ فرمایا کیسے آنا ہوا؟ اس شخص نے بڑی عاجزی سے عرض کیا حضور! میری ایک بچی بہت بیمار ہے کوئی ڈاکٹر حکیم نہیں چھوڑا لیکن سب نے لاعلاج قرار دے کر جواب دے دیا۔ ہر طرف سے مایوس ہو کر آپ کی خدمت میں لایا ہوں۔ حضور اب آپ ہی میری امید کی آخری کرن ہیں۔ خدارا میری بچی کے لئے کچھ کیجئے۔ آپ نے فرمایا بچی کو لے آؤ۔" وہ شخص فورا باہر گیا اور ایک نوجوان نحیف و نزار کمزور لڑکی کو اس طرح اٹھائے ہوئے لایا کہ لڑکی کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے وہ پاؤں بھی نہیں سنبھال سکتی تھی۔ لا کر آپ کے قریب زمین پر لٹا دی۔ آپ نے توجہ فرمائی پھر ہم سے گفتگو بھی فرماتے رہے اور لڑکی کو دم بھی کرتے جاتے۔ پھر ایک تعویذ عنایت کر کے ارشاد فرمایا۔ مٹی کے کسی برتن میں پانی ڈال کر اس میں تعویذ گھول لینا اور پھر لوہے کا کوئی ٹکڑا آگ میں لال سرخ کر کے اسی پانی میں بجھا دینا پھر یہ پانی بچی کو پلانا انشاء اللہ مولا پاک کرم فرمائیں گے" پھر فرمایا: "باہر برآمدے میں بیٹھو لنگر کھا کر جانا۔" وہ شخص لڑکی کو اٹھا کر باہر لے جانے کے لئے کھڑا ہوا تو نہ جانے میں نے کیا سوچ کر کہا لڑکی کو بلاؤ تو سہی۔" یہ الفاظ سن کر قبلہ عالم نے بڑی غور سے میری طرف دیکھا اور پھر مراقبے میں چلے گئے۔ آپ اسی حالت میں تھے کہ اس شخص نے لڑکی سے کہا "کڑیئے اٹھ" وہ لڑکی فورا اٹھ بیٹھی پھر کھڑی ہو کر اپنے پاؤں سے چل کر باہر گئی۔ اپنے مرشد کی اس باکمال کرامت پر ہم سب

marfat.com

Marfat.com

کے چہرے کھل اٹھے اور دل عقیدت سے باغ باغ ہو گئے۔

بھینس نے دودھ دیا

مولوی محمد عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف تشریف لے جا رہے تھے۔ ساتھ میں کچھ اور احباب بھی تھے۔ آپ نے راستے میں ایک جگہ تھوڑی دیر قیام فرمایا۔ ایک سنگی کو ایک مکان کی جانب اشارہ کر کے فرمایا جاؤ اس گھر سے چائے بنوا کر لے آؤ۔ وہ سنگی اس گھر پہنچا تو گھر کی مالکہ ایک خاتون سے کہا "حضور قبلہ عالم پیر صاحب ڈھانگری شریف والے تشریف لائے ہیں انہوں نے بھیجا ہے کہ جاؤ اس گھر سے چائے بنوا کر لے آؤ۔" پہلے تو خاتون نے دیکھا نہ جان نہ پہچان اور یہ اجنبی شخص چائے کی فرمائش لے کر آ گیا۔ پھر خیال آیا کہ پیر صاحب کی بات کر رہا ہے۔ اس خاتون نے بڑی بے اعتنائی سے جواب دیا۔ بھئی بات یہ ہے کہ بھینس کو شیردار ہوئے ایک مہینہ ہو گیا ہے لیکن بھینس دودھ نہیں دیتی جاؤ اپنے پیر صاحب سے کہو کہ اگر بھینس دودھ دے تو میں چائے بنا دوں گی۔ خاتون نے شائد یہ بات ٹال مٹول کرتے ہوئے کہی تھی لیکن بھینس کے دودھ نہ دینے کا اسے صدمہ اور تکلیف بھی تھی۔ سنگی نے حاضر ہو کر اسی طرح عرض کر دی۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ بھی وجد میں آ گئے فرمایا: "جاؤ اس خاتون سے کہو بھینس کے نیچے بیٹھ کر اس کا دودھ نکالو۔" خادم نے اس خاتون سے جا کر یوں ہی کہہ دیا۔ خاتون نے پہلے تو خیال کیا کہ اب تک اتنی کوششوں کے باوجود بھینس نے دودھ نہیں دیا تو اب کیسے دے گی لیکن سوچا کہ چلو دیکھنے میں

marfat.com

Marfat.com

کیا حرج ہے۔ وہ خاتون بھینس کے پاس گئی تھنوں کو ہاتھ لگایا تو معلوم ہوا کہ بھینس تو پہلے سے ہی دودھ دینے کے لئے تیار ہے۔ تعجب حیرانگی اور خوشی کے احساسات و جذبات کے ساتھ دودھ نکالا فورا چائے بنائی اور خدمت میں پیش کی۔ پھر تو اس پورے علاقے میں اس بات کا چرچا ہوا اور لوگوں کے دلوں میں قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی ایسی محبت و عقیدت پیدا ہو گئی کہ وہ اس راستے آپ کے گزرنے کا انتظار کرتے رہے۔

marfat.com

Marfat.com

مکاشفات

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

دلی آرزو پوری فرمادی

ایک مخلص اراتمند حافظ شمشاد احمد سیالکوٹ سے ایک مرتبہ حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حافظ صاحب کا کہنا ہے کہ میں قدم بوسی کے بعد وہیں بیٹھ گیا اتنی دیر میں حجام حاضر ہوا اور آپ کی حجامت کرنا شروع کر دی۔ میرے دل میں یہ خواہش انگڑائیاں لینے لگی کہ کاش آج قبلہ حضرت صاحب کے بال بطور تبرک مجھے مل جائیں تو میں انہیں محفوظ کر لوں۔ پھر سوچنے لگا کہ اگر حجام نے یہ باہر لے جانے کے لئے مجھے دیئے تو میں انہیں اپنے پاس رکھ لوں گا۔ جب حجام فارغ ہوا اور بال جمع کر لئے تو قبلہ عالم رحمتہ اللہ نے فرمایا بال مجھے دے دو۔ چنانچہ حجام نے بال پیش کر دیئے۔ آپ نے لے کر اپنے پاس رکھ لئے۔ میں اپنے دل کی آرزو پوری ہونے سے مایوس ہو گیا۔ کچھ دیر بعد واپسی کا ارادہ کیا۔ اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت عنایت فرمادی میں نے عطر کی ایک شیشی جو بطور تحفہ لایا تھا آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے شیشی قبول فرما کر لے لی اور پھر وہ شیشی اور بال دونوں ایک کاغذ میں لپیٹ کر میرے چہرے پر ایک نظر ڈالی اور مسکراتے ہوئے مجھے عنایت فرما کر ارشاد فرمایا اب جاؤ۔ عقیدت و محبت سے میرے دل کی عجیب کیفیت تھی۔ آنکھوں کے کنارے بھیگ چکے تھے اور میں دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوا چل پڑا جس نے مجھے ایسا کامل مرشد نصیب کیا جس پر میرے دل کی آرزو اور خیال بھی پوشیدہ نہیں۔

ڈوبی ہوئی لاش کی جگہ بتادی

موضع چند رو مُنیم کے مقام پر ایک کھالہ تھا جس میں اکثر پانی رہتا۔

Marfat.com

برسات کے موسم میں اسکا پانی بہت زیادہ ہو جاتا۔ ایک مرتبہ موسم برسات میں نالے کا پانی ٹھاٹھیں مار رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی اس نالے میں ڈوب گیا۔ لوگ جمع ہو گئے اور تیراکوں نے لاش ڈھونڈنا شروع کی۔ نالہ دور دور تک غوطہ خوروں نے چھان مارا لیکن لاش کا کہیں پتہ نہ چلا۔ چند لوگوں نے مشورہ کیا اور نذر حسین نامی ایک شخص کو حضرت ثالث رحمتہ اللہ کی خدمت میں دعا کرانے کے لئے بھیجا۔ اس نے پورا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا جاؤ پھر تلاش کرو۔ انشاء اللہ لاش مل جائے گی۔ اس نے واپس آ کر بتایا تو ماہر غوطہ خوروں نے پھر تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن بے سود۔ لاش کہیں نہ ملی سب نے تھک ہار کر پھر اسی شخص کو حضرت کی خدمت میں بھیجا۔ نذر حسین کا بیان ہے کہ میں دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے دیکھتے ہی آپ نے ارشاد فرمایا: "لاش نہیں ملی ناں؟" میں نے اثبات میں سرہلا دیا۔ آپ نے کچھ توقف فرمایا اور پھر مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: "جاؤ اسی جگہ ڈھونڈو جس جگہ وہ ڈوبا تھا۔" میں نے آ کر آپ کا حکم سنایا تو ایک غوطہ خور نے اسی جگہ غوطہ لگایا پھر پانی سے باہر آ کر کہنے لگا ہاں! لاش اسی جگہ نیچے ریت اور ملبے میں پھنسی ہوئی ہے مگر نکالنا تنہا میرے بس میں نہیں چنانچہ ایک اور غوطہ خور کو ساتھ ملایا۔ دونوں نے غوطہ لگایا۔ چند ہی لمحے بعد وہ لاش پانی سے باہر لے آئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر سب لوگ کہنے لگے کہ ہم سب آنکھوں والے یہاں موجود ہو کر بھی لاش کو تلاش نہ کر سکے مگر قبلہ عالم نے دربار شریف میں بیٹھ کر اس لاش کو یہاں پانی کی تہہ میں بھی ملاحظہ فرما لیا۔

marfat.com

Marfat.com

پوشیدہ معاملات سے آگاہی

قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے محب و مخلص مرید الحاج مولوی محمد یوسف کو "میرا کلندی" کی مسجد میں امامت اور تدریس کے لئے متعین فرمایا۔ مولانا موصوف وہاں سے اکثر و بیشتر خدمت میں حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوتے۔ ایک مرتبہ دربار میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں "کس ہاڑاں" کے مقام پر اپنے پیر بھائی راجہ عدالت خان سے ملاقات ہوئی وہ باصرار اپنے گھر لے گئے اور اپنی بھینس کا دودھ نکال کر مولوی صاحب کو پیش کیا۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ اپنی پسندیدہ اور پیاری چیز اپنے پیرو مرشد کی نذر کرنے کی کوشش کرتے۔ اس دن بھی مولوی صاحب کو بھینس پسند آگئی پھر دل میں خیال آیا اگر یہ بھینس مجھے مل جائے تو میں دربار عالیہ میں پیرو مرشد کی خدمت میں ہدیہ پیش کروں۔ چنانچہ راجہ عدالت خان سے کہا یہ بھینس میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ انہوں نے مقصد پوچھا تو آپ نے مدعا بیان کر دیا۔ راجہ صاحب بھی قبلہ عالم سے نسبت رکھتے تھے اس لئے بھینس فروخت کرنے پر تیار ہو گئے۔ قیمت تین ہزار ایک سو روپیہ مقرر ہوئی اور معاہدہ قرار پایا کہ بھینس آج ہی دربار شریف پہنچا دی جائے گی اور رقم ایک ہفتہ بعد ادا کی جائے گی۔ مولوی یوسف صاحب نے بھینس لی اور خوشی خوشی آستانہ عالیہ پر پہنچے اور قبلہ عالم کی خدمت میں پیش کر کے نہایت ادب و انکسار سے عرض کرنے لگے حضور یہ معمولی سا ہدیہ عقیدت پیش خدمت ہے قبول فرمالیں۔

marfat.com

Marfat.com

آپ نے ازراہ شفقت اس پر خلوص نذرانے کو قبول فرمالیا۔ مولوی صاحب اس قبولیت پر انتہائی خوش خوش واپس ہوئے۔ حسب معمول صبح نماز فجر کے بعد بچوں کو تعلیم قرآن دینے کے لئے بیٹھے ہی تھے کہ باہر وہی پیر بھائی آن پہنچے۔ ملاقات ہوئی آنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے مجھے رقم کی شدید ضرورت درپیش ہے اس لئے بھینس کی رقم ادا کرو مولوی یوسف نے کہا بھائی ابھی تو کل ہی سودا ہوا ہے ایک دن بھی نہین گزرا وعدہ ایک ہفتے بعد کا ہے تم آج ہی کیسے تقاضا کر سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا بیشک وعدہ تو یہی ہے مگر مجھے سخت ضرورت پیش آگئی اس لئے رقم ابھی دو۔ مولوی صاحب نے کہا بھئی ابھی ممکن نہیں۔ میں ایک ہفتے میں کہیں نہ کہیں سے بندوبست کر کے تمہاری رقم وعدے کے مطابق ادا کر دوں گا لیکن موصوف نہ مانے۔ اس دوران خاصی تلخی بھی ہو گئی۔ انہوں نے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ میں رقم آج ہی لے کر جاؤں گا میں فلاں شخص کے گھر ٹھہر کر انتظار کروں گا۔ یہ کہہ کر وہ اس گھر چلے گئے۔ مولوی صاحب بچوں کو پڑھانے کے لئے بیٹھے مگر شدید پریشانی میں تھے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی اب کیا کریں۔ رقم کہاں سے لائیں۔ ادھر دوپہر ڈھلنے کو تھی کہ ایک دوسرے پیر بھائی صوفی محمد صادق بھاگم بھاگ ہانپتے کانپتے آ پہنچے۔ سلام دعا کے بعد تین ہزار ایک سو روپیہ نکال کر مولوی یوسف کو دیئے اور کہنے لگے آج ہی صبح قبلہ عالم نے یہ رقم مجھے دی آمدورفت کا کرایہ علیحدہ دے کر تاکیداً حکم فرمایا کہ ابھی اور اسی وقت جاؤ اور فوراً یہ رقم مولوی یوسف کو دے کر آؤ۔ مولوی صاحب نے کہا بھئی میں نے

marfat.com

Marfat.com

تو بھینس نذر کے طور پر پیش کی تھی میں یہ رقم نہیں لوں گا۔ صوفی صاحب نے جواب دیا۔ مولوی صاحب اب تو یہ رقم تمہیں لینا ہی پڑے گی مجھے حضرت صاحب نے بار بار اور سخت تاکید فرمائی ہے آپ بے شک شام کو ہی قبلہ عالم کو جا کر لوٹا دو مگر اس وقت میں دے کر ہی جاؤں گا۔ حضرت صاحب سے بھینس کی قیمت کا ذکر کیا نہ ادھار کرنے کا اظہار پھر یہ کہ میں نے تو اپنی طرف سے نذرانہ پیش کیا تھا۔ پھر خیال کہ قبلہ عالم جب میری اس پریشانی سے آگاہ ہو سکتے ہیں تو بھینس کی قیمت کیسے پوشیدہ رہ سکتی تھی! پھر اٹھے رقم لی اور تقاضا کرنے والے پیر بھائی کے پاس پہنچے۔ رقم اس کے حوالہ کرتے ہوئے پرنم آنکھوں اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا یہ لو اپنی رقم' اس کا انتظام میرے مرشد پاک قبلہ عالم رحمتہ اللہ نے کر دیا ہے۔

سفر میں مریدین کے حال پر نظر

ضلع سیالکوٹ کے دو طالب علم حافظ خادم حسین اور حافظ شمشاد دربار عالیہ کی درسگاہ میں زیر تعلیم تھے۔ ایک مرتبہ دونوں چند یوم کی چھٹی لے کر اکٹھے اپنے اپنے گھر گئے اور واپسی بھی اکٹھی ہوئی۔ باہمی طور پر دونوں نے طے کیا کہ پہلے لاہور چلتے ہیں داتا صاحب رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں اور پھر وہاں سے ڈھانگری شریف جائیں گے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق دونوں لاہور روانہ ہوئے۔ داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں حاضری دی اور پھر واپس ڈھانگری شریف کے لئے روانہ ہوئے۔ چونکہ گھر سے صرف ڈھانگری شریف تک پہنچنے کا کرایہ اور اخراجات کے لئے رقم ملی تھی لاہور

marfat.com

Marfat.com

تک آنے جانے کا خرچ بھی برداشت کرنا پڑا اس لئے کھانے پینے میں کفایت شعاری کر کے کرایہ پورا کیا۔ جب میرپور پہنچے تو دربار شریف کا کرایہ دے کر صرف ایک چپاتی کے پیسے بچے۔ بھوک شدت کی تھی چنانچہ ایک چپاتی خریدی اور دونوں نے بیٹھ کر کھالی۔ پھر بذریعہ بس روانہ ہو کر ڈھانگری شریف پہنچے پہلے سیدھے قبلہ حضرت ثالث رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام عرض کیا قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے کمال شفقت اور تجسس سے ہمارے چہرے کی طرف دیکھا اور فرمایا جاؤ پہلے کھانا کھاؤ تمہیں شدید بھوک میں ایک ہی چپاتی ملی تھی نا۔ اب جاؤ فوراً کھانا کھاؤ۔ ہم یہ سنتے ہی دم بخود رہ گئے اور یقین ہو گیا کہ ہم دوران سفر اکیلے نہیں ہوتے مرشد کامل کی نظر اور نگرانی حاصل ہوتی ہے۔

پوشیدہ عمل پر مطلع ہونا

قبلہ حضرت ثانی (ثالث) صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ اپنے درس کے جن حفاظ اور علماء کو امامت کے فرائض سونپتے انہیں نماز کے جملہ مسائل بھی اچھی طرح سکھلا اور سمجھا دیتے۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک سے ایک روز پہلے ایک دوسرے گاؤں میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے مولوی محمد عالم ساکن ہلاں ناونیاں کو ارسال فرمایا اور انہیں نماز اور جماعت و امامت بالخصوص نماز وتر کی جماعت کے مسائل بڑی تفصیل سے سمجھائے اور رخصت فرماتے وقت نصیحت فرمائی کہ نماز پڑھاتے وقت تمام مسائل کا خاص طور پر خیال رکھنا چونکہ یہ لوگوں کی نماز کا معاملہ ہے اور سارا بوجھ امام پر ہوتا ہے مولوی

marfat.com

Marfat.com

صاحب متعلقہ گاؤں پہنچ گئے رمضان کا چاند نظر آیا۔ رات کو نماز تراویح پڑھائی۔ اتفاق ایسا کہ پہلے ہی دن وتر کی جماعت میں بھول ہو گئی۔ صبح نماز فجر کے بعد دربار عالیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ دربار شریف کی مسجد میں پہنچے تو سامنے حضرت ثالث رحمتہ اللہ تشریف فرما تھے۔ ملاقات ہوئی آپ نے مولوی صاحب کی طرف دیکھا پھر مسکرا کر پوچھا فقیرا رات کیسی گزری؟ مولوی صاحب پہلے تو چونک پڑے پھر کچھ گول مول سا جواب دیا۔ قبلہ عالم کے چہرے پر کچھ ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے اور فرمایا "جھوٹ مت بولو۔ رات وتر کی نماز میں بھول گئے تھے نا" مولوی صاحب کے ماتھے پر حیرت اور استعجاب سے پسینہ آگیا' سوچنے لگے یہاں سے میلوں دور دیہات میں یہ معاملہ پیش آیا اور ابھی تک وہاں کا کوئی نمازی بھی حضرت صاحب کی خدمت میں نہیں آیا لیکن اہل اللہ تو باطن کی نگاہ سے دیکھ لیتے ہیں۔ مولوی صاحب نے نہایت ادب کے ساتھ اعتراف کرتے ہوئے عرض کی حضور بھول گیا تھا۔ فرمایا آئندہ خیال رکھا کرو۔

خفیہ مانی ہوئی منت پر اطلاع

دربار شریف کی درسگاہ کے دو طالب علم غلام ادریس اور حافظ محمد اسلم دونوں کا بیان ہے کہ دوران تعلیم ایک مرتبہ عیدالفطر کے قریب دونوں حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عید کے موقع پر گھر جانے کے لئے رخصت کی درخواست کی لیکن آپ نے چھٹی دینے سے انکار فرما دیا اور ہم دونوں کو کسی کام پر مامور فرما دیا۔ ادھر ہم عید پر گھر جانے کے

marfat.com

Marfat.com

لئے بے چین تھے آپ کے ارشاد کے مطابق کام کرنے لگ گئے لیکن دل بہت افسردہ اور طبیعت پریشان تھی۔ اسی دوران میں نے اپنے بڑے بھائی سے جو دربار شریف کی مسجد کا تعمیراتی کام انجام دے رہے تھے سفارش کرائی مگر آپ نے انہیں بھی انکار کر دیا۔ اب تو ہم چھٹی جانے سے بالکل مایوس ہو گئے اسی کیفیت میں بیٹھے تھے کہ آپس میں دوران گفتگو حافظ غلام ادریس نے کہا کہ آؤ دونوں منت مانتے ہیں اگر حضرت صاحب نے چھٹی عنایت فرما دی تو منت پوری کریں گے۔ حافظ غلام ادریس نے منت مانی کہ اگر مجھے چھٹی مل گئی تو میں دربار شریف میں بیٹھ کر دو سپارے تلاوت کروں گا۔ حافظ محمد اسلم نے منت مانی کہ اگر مجھے چھٹی مل گئی تو میں دو رکعت نماز نفل ادا کروں گا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ کام سے فارغ ہوئے واپس دربار شریف پہنچے قبلہ حضرت ثالث رحمتہ اللہ سے ملاقات ہوئی آپ نے قریب بلایا کندھے پر ہاتھ رکھا' شفقت بھری نگاہ ہمارے چہرے پر ڈالی اور ارشاد فرمایا: "اسلم تم جاؤ دو سپارے پڑھو اور عبدالرزاق تم جاؤ دو رکعت نفل پڑھو اور پھر تم دونوں کو چھ دن کی چھٹی ہے۔ اپنے اپنے گھر جاؤ۔" یہ سنتے ہی ہم حیرت سے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ عقیدت کے ساتھ ہی محبت کے جذبات بھی مچلنے لگے آنکھوں میں آنسو ٹمٹمانے لگے دونوں نے بیک آواز عرض کیا حضور اب قدموں میں ہی ہماری عید ہو گی۔ آپ نے شفقت سے سروں پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا نہیں اب جاؤ عید گھر پر کر کے پھر آ جانا۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ
کے
بعض یادگار روحانی سفر

marfat.com
Marfat.com

سفر کا مقصد

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور جد امجد حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے طریقہ و انداز کے مطابق اکثر و بیشتر سفر فرماتے تھے۔ آپ کے سفر بالعموم خلق خدا کو فیضیاب فرمانے' عوام کو دین اسلام کی تبلیغ فرمانے' سنت نبوی کی اشاعت و ترویج اور خود مقدس مقامات و مزارات طیبات سے حصول فیضان کے لئے ہوا کرتے تھے۔ اس دوران بعض اہم ارشادات' واقعات اور معمولات وقوع پذیر ہوتے رہے تھے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ بطور تبرک کیا جاتا ہے۔

آوان شریف کی پر کیف حاضری

یوں تو سپاس عقیدت گزارنے کے لئے کثرت کے ساتھ اعوان شریف حاضری قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا مقصود و معمول رہا ہے ان سب کا احاطہ تو ممکن نہیں لیکن ایک اہم حاضری کے سفر کا حال حضور سیدی صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن یوں بیان فرماتے ہیں کہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مجھ سمیت چند دوسرے ساتھیوں کو ہمراہ لیا اور آوان شریف حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ پورے ادب و احترام کے ساتھ چلتے ہوئے آوان شریف پہنچے' آوان شریف ہی قیام فرمایا۔ جتنے احباب کو ہمراہ لے گئے تھے اوراد و وظائف' ذکر و اذکار اور معمولات سے فارغ ہو کر سب کو ارشاد فرمایا۔ اب رات آرام کرو۔ تمام نے تعمیل ارشاد میں سو گئے تو قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ خود اٹھے اور دربار

marfat.com

Marfat.com

عالیہ کی مسجد کی خود اپنے دست مبارک سے صفائی کی اور پھر پانی کی ٹینکی میں ساری رات پانی بھرتے رہے جب سحری کے وقت باقی سنگی بیدار ہوئے اور یہ حال دیکھا تو کف افسوس ملتے ہوئے آپس میں کہنے لگے کہ ہم تو گہری نیند سوتے رہ گئے اور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ یہ عظمت و سعادت لوٹتے رہے۔ کاش ہمیں بھی اس سعادت کا موقعہ مل جاتا۔ تہجد کے بعد سحری کو ہی آوان شریف سے مہندہ شریف گجرات کے لئے روانگی ہوئی۔ ابھی ہم مہندہ شریف سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ فجر کی آذان ہوئی۔ ہم آذان کی آواز سن کر مسجد میں داخل ہوئے تو موذن آذان دینے کے بعد وضو کرنے لگے تو ہم سب نے باجماعت نماز ادا کرلی جیسے ہی جماعت ختم ہوئی تو وہ شخص غصے سے لال پیلے بڑی تمکنت سے بولے آپ لوگوں نے نمازیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی کیوں جماعت کرا لی؟ قبلہ عالم رحمتہ اللہ نے کوئی جواب نہ دیا اور باقی سنگی آپ کے ادب کی وجہ سے خاموش رہے مگر وہ شخص کچھ زیادہ ہی برافروختہ ہوتا جارہا تھا چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا "مولوی صاحب پہلے ہی جماعت کرانے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم لوگ مسافر ہیں ہمیں آگے جانا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ نے آذان کے بعد وضو بنایا اور آذان بے وضو دی یہ طریقہ اسلام اور بزرگان دین کے عمل کے خلاف ہے مندوب و مستحب یہ ہے کہ بغیر کسی عذر کے آذان باوضو دینا چاہیے۔ آپ کا یہ ارشاد سن کر مذکور شخص نہ صرف خاموش ہوگیا بلکہ کچھ خفت بھی محسوس کرنے لگا۔ حضور قبلہ عالم کے انداز و اطوار بتا رہے تھے کہ آپ نے اس شخص کو مجبوراً یہ جواب دیا

marfat.com

Marfat.com

ورنہ سب کے سامنے اس طرح اس بات کو عیاں فرمانا نہیں چاہتے تھے۔ تاہم یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ دین کے معاملات میں آپ کتنی باریک بینی سے کام لیتے تھے بعدازاں مسند شریف حضرت ثانی سیدی قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری ہوئی پھر حضرت شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ کے مزار پرانوار پر حاضری دے کر واپس آئے۔

باولی شریف حاضری کا ایک انداز

راقم صوفی طالب حسین ڈھانگری بطور ایک یادگار سفر کے انداز کی روئیداد یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے باولی شریف حاضری کی تیاری فرمائی۔ مفتی محمد ایوب صاحب' حاجی ظہور احمد صاحب کو اور مجھے ہمراہی کا شرف بخشا۔ سفر کا آغاز فرمایا اور ہم سرائے عالمگیر پہنچے۔ وہاں آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی دکان سے کچھ سادہ لفافے خرید لاؤ۔ میں اسٹیشنری کی ایک دکان پر گیا اور وہاں سے لفافے خرید کر خدمت عالیہ میں پیش کر دیئے۔ آپ نے لفافے لے کر ان میں علیحدہ علیحدہ کچھ نقد رقم ڈالی اور پھر روانہ ہو گئے جب کریالہ اسٹیشن پر پہنچے تو آپ نے دوسرے دونوں ساتھیوں کو وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور مجھے ساتھ لے کر آگے تشریف لے گئے اور وہ لفافے علیحدہ علیحدہ کر کے مجھے حکم فرمایا یہ لفافے فلاں فلاں گھروں میں دے آؤ اور جلدی سے واپس آ جانا ہم دربار شریف پہ تمہارا انتظار کریں گے لیکن باؤلی شریف کے متعلقین کو ہمارے بارے میں نہ بتانا۔ یہ حضرات چائے پانی کا تکلف فرماتے ہیں اور ہم انہیں تکلیف نہیں دینا چاہتے۔ چنانچہ میں

marfat.com

Marfat.com

حسب حکم متعلقہ گھروں میں لفافے پہنچا کر واپس آیا تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ کے چہرہ پرنور پر انتہائی مسرت اور شادمانی کے آثار نمودار تھے۔ عقیدت و خدمت کا یہ انداز اور یہ منظر میں نے اس سے پہلے کہیں نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے باؤلی شریف کے ایک ایک مزار پر ہماری حاضری کرائی اور بے شمار تاریخی حقائق سے بہرہ مند فرمایا۔ یہ وہ دن تھا جب پاکستان کے سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی تھی۔

دوران سفر انداز تربیت

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ جہاں متبرک و مقدس مقامات کا سفر تسکین قلب و روح کے لئے فرماتے تھے وہاں بسا اوقات اپنے متوسلین اور متعلقین مریدین کی روحانی و باطنی تربیت مقصود و مطلوب ہوا کرتی تھی اسی نوعیت کا آوان شریف کا ایک سفر مجھے (مولف کتاب صوفی طالب حسین کو) آپ کی ہمراہی میں نصیب ہوا۔ میرے علاوہ دو سنگی اور بھی تھے چنانچہ ہم تینوں قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں براستہ بھمبر آوان شریف پہنچے۔ پہلے بابا نوگزا (سکندر شاہ رحمتہ اللہ) کے مزار مبارک پر حاضری دی پھر وہاں سے سیدھے سرکار غریب نواز اعوان شریف کے مزار مقدس پر حاضری دی۔ حاضری کے معمولات سے فراغت کے بعد آپ کے مزار مبارک کے قریب دوسرے مزارات کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور حاضریاں کرائیں پھر حضرت مائی صاحبہ والدہ گرامی حضرت سیدی قاضی محبوب عالم صاحب رحمتہ اللہ علیھا کے مزار مبارک پر نہایت مودبانہ حاضری دی پھر اس گول کمرہ کی

marfat.com

Marfat.com

زیارت کے لئے گئے جہاں بیٹھ کر سرکار غریب نواز اعوان شریف لوگوں کو ملاقات کا شرف بخشتے ان کی معروضات سنتے اور ان کی حاجات کے لئے دعائیں فرماتے۔ مجھے قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ اس کمرے کو جھاڑو دے کر صاف کر کے صفیں بچھاؤ۔ میں نے ارشاد کی تعمیل کی۔ کچھ دیر قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے قیام فرمایا۔ بعدازاں دربار سے ملحقہ اس کمرے میں لے گئے جہاں چکیاں لگی ہوئی تھیں۔ یہاں برادران طریقت بطور ریاضت لنگر کے لئے آٹا پیستے تھے پھر بالائی منزل پر اس مقام کی زیارت کرائی جہاں سرکار غریب نواز صاحب آوان شریف قیام فرما ہوا کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت قاضی سیدنور رحمتہ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو آپ نے بڑی محبت و عقیدت سے ملاقات فرمائی۔ آوان شریف سے رخصت ہو کر مہندہ شریف حاضری دی اور حضور سیدی قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ثانی قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ سے سلسلہ گفتگو بڑی دیر تک جاری رہا۔ حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی گفتگو ایسی محققانہ' عالمانہ اور عارفانہ تھی کہ ہم تو کچھ سمجھ نہ سکے۔ شائد وہ گفتگو ہی حضور قبلہ عالم کے لئے تھی۔ عارفوں کی بات عارف ہی جانتے اور سمجھتے ہیں۔ مہندہ شریف سے رخصت ہو کر حضرت شاہدولہ رحمت اللہ علیہ کے مزار پاک پر حاضری دی۔ یہاں بھی مسجد شریف سے نیچے ایک خاص مقام پر ہمیں لے گئے۔ دراصل یہ وہ جگہ تھی جہاں سرکار غریب نواز آوان شریف اپنی حاضری کے مواقع پر قیام فرما ہوتے اور روزانہ کے معمولات اوراد و

marfat.com

Marfat.com

وظائف پورے فرماتے تھے۔ اس جگہ پہنچ کر سکون و راحت قلبی کی ایسی کیفیت محسوس ہوئی جس کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں سے واپسی پر چند دیگر مزارات پر بھی حاضری دی آخر میں حضرت سیدؒ پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر کھڑی شریف حاضری دی۔ اس سفر کے دوران میں نے محسوس کیا کہ یہ تمام اہتمام ہمارے معاملات کی اصلاح' بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھلانے اور باطنی و روحانی تربیت کے لئے تھا۔

کشف مزارات

صاحب مزارات مردان کامل اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے والوں کی دلجوئی خود فرمایا کرتے ہیں۔ اس حقیقت کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے ذکر فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت سیدؒ پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری ہوئی۔ خدام اس وقت جا چکے تھے۔ موسم سرما اپنے جوبن پر تھا لیکن تنہائی کے ان لمحات کو غنیمت سمجھ کر ہم نے آپ کے قدموں کی جانب بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دیا۔ موسم کی شدت میں کچھ اور بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ حضرت لجپال غازی کو یہ کب گوارہ تھا کہ آپ کا عقیدت کیش یوں سردی کی لپیٹ میں رہے۔ پڑھتے پڑھتے نہ جانے کیسے ذرا سی اونگھ آگئی حضرت پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ بنفس نفیس سامنے تشریف لے آئے اور فرمایا "یہاں سردی زیادہ ہے دوسری طرف کمرے میں چلے جائیں۔"

سفر حجاز مقدس

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۹۶۴ء میں فریضہ حج کی ادائیگی کے

marfat.com

Marfat.com

لئے حجاز مقدس کا سفر کیا۔ اس سفر کے متعلق حاجی فضل کریم صاحب نے حضور سیدی صاحبزادہ فتیق الرحمٰن کی خدمت میں عقیدت و محبت کا ایک حسین واقعہ ذکر کیا کہ دوران حج حرم پاک میں ایک بوسیدہ مسجد کی تعمیر نو ہو رہی تھی جب قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اسے تعمیر ہوتے ہوئے دیکھا تو فوراً خود اس کی تعمیر میں شامل ہو گئے۔ مٹی اور پتھر اپنے ہاتھوں سے اٹھاتے جاتے۔ آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی بعد میں ارشاد فرمانے لگے میں نے خیال کیا کہ یہ اتنی قدیم مسجد ہے یقیناً اس مٹی اور پتھروں کو سرکار مدینہ علیہ السلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک ہاتھ لگے ہوں گے۔ اس مٹی اور پتھروں کے ساتھ میرے بھی ہاتھ لگ جائیں تو یہی عمل فلاح و نجات کا ذریعہ بن جائے گا۔

اس سفر کے دوران چند یوم کراچی میں قیام فرمایا قبلہ حضرت صاحب حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے ان دنوں ملک کے نامور محدث اور عالم دین حضرت علامہ محب النبی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کئی دن خدمت میں حاضر ہوتے رہے پھر ایک دن ہمت کر کے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کیا حضور! مجھ پر رحم فرمائیں اور کچھ توجہ فرمائیں۔ گویا یہ خلافت و اجازت کی طلب کا اشارہ تھا۔ آپ نے فرمایا "سفر حج سے واپسی پر انشاء اللہ" چنانچہ اس مبارک سفر سے واپسی پر قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ کو حکم دیا اور آپ نے سلوک نقشبندیہ کے اسباق' لطائف' نفی و اثبات' مراقبات اور اجازت نامہ تحریر فرما کر شیخ القرآن

marfat.com

Marfat.com

علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ کے ذریعے مولانا محب النبی رحمتہ اللہ کو عنایت فرمائے۔

marfat.com
Marfat.com

قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ
کے
چند زریں اقوال ارشادات و فرمودات

marfat.com
Marfat.com

اقوال زریں

قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اپنے متعلقین' مریدین' طلبہ اور ملاقاتیوں کی ظاہری و باطنی اصلاح کے لئے مناسب حال و مواقع ہدایات دیتے اور ارشادات سے بہرہ مند فرماتے رہتے تھے۔ ان میں سے چند اقوال و ارشادات استفادہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔

- عجز و انکسار اور غرور و استکبار کا تعلق دل سے ہے صاف ستھرے اور عمدہ لباس سے نہیں
- دین و دنیا کا ہر کام خالص اللہ کی رضا کے لئے کرنا چاہئے چاہے اس کام کے لئے کتنی بھی مصیبت اور کوفت اٹھانی پڑے
- جب سفر پر نکلو تو باوضو نکلو' وضو سفر کا بہترین ہتھیار ہے
- جب بھی کوئی چیز دو یا کسی سے لو تو دایاں ہاتھ استعمال کرو یہی سنت ہے اور اسی میں برکت ہے۔
- ہر کام دائیں ہاتھ سے کرو' یہ سنت ہے اور سنت سمجھ کر ایسا کرنا عبادت ہے۔
- جب کسی سے مصافحہ کرو تو دونوں ہاتھوں سے کرو۔
- دینی تعلیم کے طلباء کی خدمت کیا کرو ان کی خدمت دین کی خدمت ہے۔
- جس نے دین و دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنا ہو وہ والدین کی خدمت کرے۔

marfat.com

Marfat.com

○ چلنے' پھرنے' اٹھنے' بیٹھنے' بولنے' کھانے' پینے' ملنے جلنے' سونے جاگنے' دیکھنے' سننے اور لینے دینے میں سنت نبوی کو اپنا لو۔ ساری زندگی عبادت بن جائے گی۔

○ دوسروں کی خدمت کرو تمہیں راحت حاصل ہو گی۔

○ قرآن پڑھو تو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھو ورنہ قرآن کا حق ادا نہیں ہو گا۔

○ شلوار' پاجامہ ہمیشہ ٹخنوں سے اونچا رکھو یہ سنت بھی ہے اور تکبر کی ضد بھی۔

○ جب موذن کی آذان سنو تو ہر کلمے کا جواب دو اللہ پاک ہر جواب کے بدلے دو لاکھ نیکیاں عطا کرتا ہے۔

○ جب کسی مزار پر حاضر ہو تو ایک مرتبہ سورہ فاتحہ' تین مرتبہ سورہ اخلاص اور درود شریف پڑھ کر صاحب مزار کو ایصال ثواب کا ہدیہ پیش کرو اور پھر اپنا دلی مقصد سامنے رکھ کر دعا مانگو انشاء اللہ ضرور حاجت پوری ہو گی۔

○ دوران سفر ہر وقت ذکر' نعت' اور درود پاک سے زبان تر رکھو اور فضول باتوں سے پرہیز اختیار کرو۔

marfat.com

Marfat.com

کوائف و احوال
وصل باکمال
اور
مناظر تجہیز و تدفین

marfat.com
Marfat.com

وصال سے پہلے بعض متوسلین پر خصوصی عنایات

پاک باطن و پاک طینت بندگان خدا واصل باللہ ہونے سے قبل ان متوسلین و متعلقین اور وابستگان دامن کو ان کے حصہ کمال اور ضرورت تعلیم و تربیت' صحبت شیخ اور دیدار جمال کی نعمت کبریٰ سے مالا مال فرما کر لقائے محبوب کے لئے مقام فنا سے دار البقا کی جانب کوچ فرماتے ہیں تاکہ حلقہ بگوش ارادت ہونے والے خدام کی تسکین و تزئین قلب و روح میں کوئی کمی و ضرورت باقی نہ رہے اور تشنگان روحانیت چشمہ فیض سے پوری طرح سیراب ہو کر جہان فانی کی خاردار وادیوں سے اپنے دامن دل کو بچا کر منزل مقصود کا سفر پوری تندہی اور آب و تاب کے ساتھ جاری رکھ سکیں۔ اسی عظیم مقصد کے پیش نظر قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی راہ طریقت کے اپنے بعض ضرورت مند ہمراہوں کو طلب فرما کر مستفیض فرمایا جن میں سے کچھ کا ذکر ہدیہ قارئین ہے

میاں محمد رفیق کو طلب فرمانا

میاں صاحب قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد اور مرید باصفا ہیں یہ کئی ہفتوں بلکہ مہینوں سے دربار عالیہ میں حاضر نہ ہو سکے۔ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے چند یوم قبل اپنے ایک اور منگی میاں محمد صدیق کے ذریعے انہیں بلوایا۔ میاں صاحب کا کہنا ہے کہ میں اتنی طویل غیرحاضری کی وجہ سے خائف تھا کہ کہیں حضور خفگی کا اظہار نہ فرمائیں۔ اپنے چھوٹے بیٹے کو بھی ساتھ لیا اور لرزاں و ترساں حاضر ہو کر قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔

marfat.com

Marfat.com

ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ نہ جانے کیا سلوک فرمائیں مگر میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے نظر فرمائی اور نہایت شیریں لہجے میں ارشاد فرمایا "میاں محمد رفیق ہم نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم پر کچھ ذمہ داریاں ڈالنا چاہتے ہیں۔" میں نے عرض کی حضور! حاضر ہوں انشاء اللہ پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہفتہ میں ایک دن اپنی مسجد میں نمازیوں کے ہمراہ ختم مبارک غوثیہ پڑھ لیا کرو۔ اول آخر ایک ایک سو مرتبہ درود شریف پھر حسبنا اللہ و نعم الوکیل پانچ سو مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ ہر سو مرتبہ جب پورا ہونے لگے تو ایک مرتبہ نعم المولی و نعم النصیر پڑھ لیں۔

دوسرا ختم مبارک سیدنا قیوم اول امام ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی فاروقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ اول آخر درود شریف' ایک ایک سو مرتبہ اور پھر پانچ سو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس طرح پڑھیں کہ ہر سیکڑے پر العلی العظیم ایک بار پڑھ کر دعا کر کے اپنی تنخواہ سے کچھ شیرینی تقسیم کر دیا کریں۔ اس کے ساتھ ہی تعویزات کی اجازت بھی عنایت فرمائی اور تعویزات کے نمونے خود اپنے دست مبارک سے بنا کر عنایت فرمائے۔

پھر ارشاد فرمایا فجر کی سنت اور فرضوں کے درمیانی وقفہ میں چالیس مرتبہ سورہ فاتحہ بسم اللہ کی میم کے الحمد کے لام کے ساتھ وصل کر کے پڑھیں اور پانی پر دم کر کے رکھ لیا کریں ہر قسم کے بیمار کو پلانے سے شفا ہو گی۔

marfat.com

Marfat.com

پھر ارشاد فرمایا اگر کوئی بچہ روتا ہو یا کوئی اور تکلیف ہو تو آیت کریمہ اور چاروں قل پڑھ کر دم کر دیا کریں اس کے علاوہ کچھ چند نصائح فرمانے کے بعد واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ رخصت ہوتے وقت ستر روپے مجھے اور بیس روپے میرے بیٹے کو عنایت فرمائے۔

میں اس عنایت و کرم پر انتہائی مسرور، شاداں اور فرحاں اور نازاں تھا کہ میرے مرشد کامل نے مجھ پر اتنا بڑا احسان فرمایا مجھ پر خصوصی توجہ ہے لیکن جب کچھ ہی دنوں بعد آپ نے وصال فرمایا تو مجھ پہ یہ راز آشکار ہوا کہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے خود طلب فرما کر میری تربیت کی کمی کو پورا فرمایا اور مجھے میرا حصہ ایک ساتھ ہی عطا فرما کر اس لئے رخصت فرمایا کہ آپ کو خود جانے کی جلدی تھی۔

حاجی محمد اکرم پر التفات:

حاجی صاحب انتہائی مخلص و باوفا نیازمند ہیں آپ پیدوشاہ گجرات کے رہنے والے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ قبلہ عالم کے وصال سے صرف تین روز پہلے میں خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ایک ملاقاتی بزرگ تھے ان کی بچی کو کچھ تکلیف تھی انہوں نے بھی دعا کے لئے کہا تھا چنانچہ میں خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ قدم بوسی کی سعادت میسر آئی۔ ارادہ تھا زیارت و دعا تو ہو گئی اب صبح جلدی واپس چلا جاؤں۔ شام کو قبلہ عالم رحمتہ اللہ نے ارشاد فرمایا "صبح سویرے جانا ہے یا ذرا ٹھہر کر جاؤ گے؟ عرض کی کہ جیسے سرکار کا ارشاد ہو۔ آپ نے کچھ توقف فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا (صبح ذرا ٹھہر کر جانا" رات دربار

marfat.com

Marfat.com

شریف میں ہی قیام کیا۔ صبح آٹھ بجے ہی قبلہ سیدی و مرشدی رحمتہ اللہ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اتنی شفقت و مہربانی فرمائی کہ میں الفاظ کے ذریعے اظہار نہیں کر سکتا۔ اسی دوران کچھ اور سنگی بھی شریک مجلس ہو گئے آپ نہایت محبت اور حسن عقیدت کے ساتھ سرکار غریب نواز آوان شریف رحمتہ اللہ کے حالات زندگی بیان فرماتے رہے۔ میں نے دوران محفل تین چار مرتبہ اجازت مانگی مگر قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اجازت نہ عطا فرمائی بلکہ خاموشی فرما کر مختلف انداز میں توجہ فرماتے اور بعض باتیں اور امور دلنشیں فرماتے۔ اتنی توجہ' اتنی التفات' اتنا کرم' اتنی نصیحتیں مختلف انداز میں' اتنے ارشادات اور اتنے اشارات' میرا دل مسرت اور فخر سے باغ و بہار ہو رہا تھا۔ دن کے کوئی ۱۱ بجے ایک اور ارادتمند حاضر ہوئے جن کے پاس کار تھی۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا "یہ ہمارے نہایت عزیز مہمان ہیں انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ پھر رخصت فرماتے وقت مکئی کا ایک من آٹا عنایت فرمایا دعائیں دیں اور اجازت عطا فرمائی۔ میں روانہ ہو کر گھر آگیا مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آپ مجھ سے آخری ملاقات فرما رہے ہیں۔

ایک سنگی کے خواب میں اطلاع:

صوفی محمد یوسف راجوردی بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح وصال سے پہلی شب مجھے خواب میں دو آدمیوں نے سیر کے لئے ساتھ چلنے کو کہا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں بہت تھکا ہوا ہوں مجھے آرام کرنے دیجئے۔ لیکن وہ مجھے زبردستی ساتھ لے گئے۔ ہم چلتے چلاتے ایک بڑی شاہراہ عبور کر کے ایک گلی

marfat.com

Marfat.com

میں اترے تو نزع کا عالم تھی بس اتنی دیر میں میری آنکھ کھل گئی۔ میرے دل میں ایک انجانا سا خوف پیدا ہو گیا۔ رات بے چینی سے گزاری صبح اٹھا اپنے معمولات سے فارغ ہوا میرپور اپنی دکان کی طرف روانہ ہوا جب بڑی سڑک سے اتر کر گلی میں پہنچا تو سامنے ایک سنگی حاجی جان محمد کے فرزند حبیب الرحمٰن سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے روتے ہوئے بتایا کہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے۔ تب میں سمجھا کہ روحانیت کی وہ بڑی شاہراہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئی۔

اہل خانہ کو اطلاع:

قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ حضرت رابع صاحبزادہ محمد حقیق الرحمان دامت فیوض کم العالیہ کی والدہ محترمہ مدظلہا العالیہ فرماتی ہیں کہ صبح وصال نماز اشراق ادا فرما کر مجھے بلایا اور اپنی تسبیح مجھے دے کر فرمانے لگے اسے کسی چیز سے اچھی طرح دھو دیں میں نے تسبیح تو لے لی مگر یہ نہ سمجھ سکی کہ کس چیز سے دھوؤں بعد ازاں فرمایا "حاجی صاحب آج آ جائیں گے شاید ہم بھی جائیں (حاجی صاحب حضرت صاحبزادہ محمد حقیق الرحمان جو تین دن سے کراچی گئے ہوئے تھے) اماں صاحبہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا آپ کی صحت ناساز رہتی ہے اور آپ کو بھی حاجی صاحب کو طویل عرصے کے لئے باہر جانے کی اجازت دے دیتے ہیں! آپ نے برجستہ ارشاد فرمایا "اب انہیں یہاں ہی رہنا پڑے گا کیونکہ ان اللہ والوں کی کیا شان ہے۔ پردہ فرمانے بھی نہیں اور حقیقت پنہاں بھی نہیں رہنے دیتے۔ تسبیح دھونے کے لئے ہدایت فرمائی۔

marfat.com

Marfat.com

اس کے معمولات برقرار رکھنا۔ حاجی صاحب اب پکے یہاں ہی رہیں گے کہ ہم جا رہے ہیں۔

آوان شریف کے لئے آخری پیغام:

دربار عالیہ آوان شریف کچھ عرصہ محکمہ اوقاف کی نگرانی میں رہا بعد ازاں محکمہ نے دربار شریف سے اپنا کنٹرول ختم کر دیا تو قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے وہاں جمعتہ المبارک کا اہتمام فرمایا۔ نماز جمعہ کے لئے آنے والے سرکار غریب نواز سلطان المشائخ قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ کے مہمانوں کے لئے ہر ہفتہ باقاعدگی اور پابندی کے ساتھ حین حیات ظاہری ایک بوری آٹا اور ایک بکرا اور لنگر کا ضروری سامان چاول و مصالحہ جات وغیرہ باہتمام پیش کرتے رہے کبھی پکوا کر پہنچاتے کبھی آوان شریف ہی پکانے کا اہتمام فرماتے اور نماز جمعہ کے بعد نمازیوں کو لنگر پیش کیا جاتا۔ وصال مبارک سے پہلے جو جمعتہ المبارک آیا اس سے ایک روز قبل جمعرات کے دن حافظ محمد سجاد گجرات والوں کو لنگر شریف کا تمام سامان دے کر فرمایا یہ نذرانہ آوان شریف پیش کر کے ہماری جانب سے عرض کر دینا کہ یہ آخری خدمت کا موقع ہے۔ اس سے آگے ہمیں کوئی گنجائش نہیں۔ حافظ صاحب نے ارشاد کی تعمیل کی۔ سننے والے یہ سمجھے کہ کثیر مصارف کی وجہ سے اب اخراجات کا برداشت کرنا دشوار ہے۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا۔ یہ پیغام دینے والے جانیں یا جنہیں دیا گیا تھا وہ سمجھیں۔ باقی تو اس وقت سمجھے کہ جب دوسرے جمعہ سے قبل ہی بدھ کے روز خود حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ نے اس جہان رنگ و بو سے

marfat.com

Marfat.com

رخت سفر باندھ لیا۔ سبحان اللہ۔ یہ انتظامات' یہ پیغامات' یہ تیاریاں' رخصت ہونے کے یہ انداز!

اے مرد قلندر تیری عظمت کو سلام
اے پردہ نشین تیری تربت کو سلام
رکھ لیا پردہ بھی اور بتا دیا سب کچھ
جوہر کا تیرے انداز رخصت کو سلام

حاجی صاحب کو نہیں جانا چاہئے تھا:

قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے لخت جگر صاجزادہ محمد عتیق الرحمان صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ شروع سے ہی بڑا پیار' خصوصی قلبی تعلق' ایک مخصوص نوعیت کی نظر کرم' توجہ' التفات اور تربیت کا منفرد انداز تھا۔ شائد آپ اس گل سدا بہار کو نکھار کر اہل جہاں کے مشام جاں کو معطر اور تیرہ دلوں کو منور کرنے اور امور آستاں تفویض کرنے کے لئے پہلے ہی منتخب فرما چکے تھے۔ آپ ہمیشہ پیار سے انہیں حاجی صاحب کہہ کر یاد فرماتے۔ چکسواری کے صوفی عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ میں چند دوسرے سنگیوں کے ہمراہ وصال مبارک سے دو دن پہلے قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ قبلہ صاجزادہ صاحب کے متعلق پوچھا تو قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے بڑے عجیب و دل گیر لہجے میں فرمایا "حاجی صاحب کراچی چلے گئے ہیں۔ حالانکہ انہیں جانا نہیں چاہیے تھا۔ ہمیں تو انہوں نے روانگی کے وقت بتایا" انداز تکلم بتا رہا تھا کہ آپ اپنے قلب و جگر کو نور نظر کی آخری دید سے شاد و

marfat.com
Marfat.com

سرشار کرنا چاہتے ہیں لیکن بزرگان دین کی روایت کے مطابق وارث مسند و سجادہ کو بوقت مفارقت دور رکھنے کے لئے خود ہی جانے کی اجازت بھی دی تھی پھر دو دن بعد ہی ہمارا خیال حقیقت کا روپ دھار گیا۔

وصال سے قبل ضروری ہدایات و معاملات انجام دیئے

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے وصال سے کچھ پہلے دربار عالیہ کی مسجد شریف، متعلقین واحباب سے متعلق مختلف نوعیت کی ہدایات دیں بعض ضروری معاملات نمٹائے اور خلاف عادت و ضرورت بھی کچھ امور انجام دیئے جو واضح طور پر بتلا رہے تھے کہ یہ سب کچھ کسی خاص وجہ سے کیا جا رہا ہے۔ ان میں چند امور نہایت اختصار کے ساتھ سپرد قلم کئے جاتے ہیں تاکہ اہل شوق و محبت کو جلا ملے، اہل درد کو دوا ملے، صاحبان باطن کی روح کو غذا ملے، پرستاران دول کو صدا ملے، بدعقیدگی کے مرض سے شفا ملے، مشتاقان جمال کو در مصطفیٰ ملے اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو خدا ملے۔

مسجد کی کھڑکیوں کی مرمت کی ہدایت:

وصال مبارکہ سے کچھ روز پہلے حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے حضور سیدی صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان مدظلہ العالی کو بلایا اور فرمایا مسجد شریف کی فلاں فلاں کھڑکیاں بوسیدہ ہو گئی ہیں، ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہیں ان کی مرمت کرانا ہے اور یہ آپ کی ڈیوٹی ہے۔ ان کی ضرور مرمت کرانا لیکن قبلہ صاحبزادہ صاحب اجازت لے کر کچھ دنوں کے لئے کسی ضروری کام سے باہر تشریف لے گئے اور فیصلہ کیا کہ واپس آتے ہی سب سے پہلے آپ کے حکم

marfat.com

Marfat.com

کی تعمیل کی جائے گی۔ آپ کے جانے کے بعد مستری صوفی محمود آف کلیال خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ان سے بھی فرمایا کہ حاجی صاحب آ جائیں تو وہ تمہیں مسجد کی دیواروں اور کھڑکیوں کے متعلق بتائیں گے اور تم نے مرمت کرنا ہے۔ ان کے علاوہ حاجی عباس علی صاحب سے بھی فرمایا کہ میں نے مسجد کی دیواروں اور کھڑکیوں کی مرمت کے لئے حاجی صاحب (صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان) کو کہہ دیا ہے وہی یہ فریضہ انجام دیں گے۔ اس وقت تو شائد کوئی بھی یہ بات نہ سمجھا۔ لیکن اہل خرد پہ یہ راز بعد میں کھلا کہ کھڑکیوں اور دیواروں کی مرمت کا فریضہ قبلہ سیدی صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان مدظلہ العالی کو تفویض فرمانا اور دوسرے احباب کو اس سے آگاہ کرنا دراصل یہ اشارہ تھا کہ اب ہم رخصت ہوا چاہتے ہیں اور آستانہ عالیہ اور سلسلہ عالیہ کے تمام معاملات صاحبزادہ صاحب کو سونپ دیئے ہیں۔اب جملہ احباب سلسلہ طریقت کو اپنے تمام معاملات' ضروریات' تعلیم و تربیت اور حصول فیضان کے لئے قبلہ صاحبزادہ والائے شان محمد عتیق الرحمن دامت برکاتہم العالیہ کی جانب رجوع کرنا ہو گا۔

ایک خاتون کا حساب بے باک فرمایا:

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ مدظلہا العلیا فرماتی ہیں کہ زبیدہ بیگم نامی ایک خاتون موضع بوعہ گجراں کی رہنے والی تھی۔ موصوفہ خانہ اقدس میں روزانہ دودھ لا کر دیا کرتی تھی۔ حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ خود اس کا حساب کر کے رقم ادا فرمایا کرتے تھے۔ یوم وصال سے ایک دن پہلے

marfat.com
Marfat.com

آپ نے اس کے دودھ کا حساب کیا اور رقم ادا فرمادی اور مائی صاحبہ مدظلہا کو بلا کر فرمایا "میں نے زبیدہ بیگم کے سابقہ دودھ کا حساب بے باک کر دیا ہے۔ اب آئندہ اسے پیسے خود دینا۔"

قربان جایئے کس طرح انتظامات فرما رہے ہیں جیسے ایک گھر چھوڑ کر دوسرے شہر نیا گھر بسا رہے ہوں

فضیلت حضرت فاضل دیکھو لوگو
حقیقت ولی کامل دیکھو لوگو
سلامت رہو تم سدا جوہر ہم تو گھر چلے
رخصت یہ کہہ کر ہوا جوہر پیر کامل دیکھو لوگو

صبح وصال صاحبزادہ صاحب کو لانے کا انتظام:

حاجی غلام عباس کا بیان ہے کہ حضور سیدی قبلہ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان مدظلہ العالی نے کراچی روانہ ہوتے وقت خاموشی سے مجھے فرما گئے تھے کہ میں ۱۵ مئی بدھ کو صبح بذریعہ ہوائی جہاز لاہور آ جاؤں گا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ مذکورہ تاریخ میں خود گاڑی لے کر لاہور جاؤں گا اور صاحبزادہ صاحب کو لاؤں گا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کو لاہور روانگی کا ارادہ کر کے نماز فجر ادا کرنے اور ختم خواجگاں سے فراغت کے بعد اس ارادہ سے قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو میرے کچھ عرض کرنے سے پہلے ہی قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا: لاہور

marfat.com
Marfat.com

جانے کا پروگرام ہے؟ میں نے عرض کی جی حضور۔ پھر فرمایا گاڑی میں پٹرول ہے؟ میں نے ڈرائیور سے پوچھ کر عرض کی حضور پٹرول ہے۔ فرمایا تین سو روپے کا پٹرول خرچ ہو گا۔ پھر واقعی ہی تین سو روپے کا پٹرول خرچ ہوا۔ پھر ارشاد فرمایا: "صوفی فقیر محمد گوشت بنوا رہا ہے جاتے وقت دینہ پہنچا جانا۔" کچھ گوشت دیا اور فرمایا: "یہ دینہ میں منشی صاحب (قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی) کو دے دینا۔" پھر کچھ رقم دے کر فرمایا: "یہ رقم حاجی صاحب (صاحبزادہ صاحب مدظلہ) کو دینا ان کے پاس رقم تو تھی شاید خرچ ہو گئی ہو اور اب انہیں ضرورت ہو۔" پھر اجازت دے کر فرمایا: "اب ناشتہ کر کے چلے جانا۔" میرے ہونٹوں نے دست بوسی کی اور میری نگاہوں نے آخری بار نورانی پیشانی کو چوما اور آخری سلام عرض کر کے حسب حکم روانہ ہو گیا۔ تمام احکامات بجا لا کر دس بجے لاہور پہنچا۔ حضور سیدی صاحبزادہ صاحب مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔ میری معلومات کے مطابق آپ نے ایک دن لاہور قیام فرمانا تھا مگر دیکھتے ہی روانگی کا حکم دیا۔ گاڑی میں پٹرول ڈلوایا اور سرعت کے ساتھ واپس روانگی شروع فرما دی۔ آپ کا چہرہ مبارک کمہلایا ہوا اور جانکاہ سکوت و سناٹا طاری تھا۔ دوران سفر ایک دو مرتبہ میں نے ہمت کر کے حسب معمول کچھ عرض کرنے کی کوشش کی تو آپ نے گمبھیر خاموشی کو صرف یہ کہہ کر توڑا "کلمہ طیبہ کا ذکر کریں" ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ کے سینے میں کیا طوفان امڈ آیا تھا اور یہاں کیا قیامت برپا ہو گئی تھی۔ دربار عالیہ کے قریب پہنچ کر خلق خدا کا ہجوم دیکھ کر جب یہ علم و یقین ہوا کہ قبلہ عالم رحمتہ اللہ کا وصال

marfat.com

Marfat.com

ہو گیا ہے تو زمین و آسماں گھومتے اور دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

قطعہ

مرشد برحق تھا اور حق سے واصل ہو گیا
افلاک ولایت پہ چمکا اور ماہ کامل ہو گیا
پیر طریقت تھا کہ امیر شریعت جو کچھ بھی تھا مگر
عقیدت جو ہر کو سمیٹا تو حضرت فاضل ہو گیا

marfat.com
Marfat.com

صبح وصال کے چند احکامات

وصال مبارک کے دن آپ حسب دستور مسجد شریف سے متصل اپنے حجرہ شریف میں تشریف لائے اور نماز فجر باجماعت ادا فرمائی۔ ختم خواجگان ہوا اور آپ نے خود دعا فرمائی۔ اس کے بعد طلبہ کی ایک جماعت کو معمول کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر پڑھائی۔ اس کے ساتھ ہی آستانہ عالیہ میں موجود متعلقین و متوسلین سے ملاقات اور مصافحہ فرمایا۔ صوفی فقیر محمد کو حکم فرمایا کہ گوشت تیار کرو۔ دینہ بھی بھیجنا۔ اس روز میرا کاندھی کے مخلص مرید حاجی عطا محمد کے گھر ختم بھی تھا جس کے لئے مولانا محمد عصمت اللہ صاحب کو طلبہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اول تو آپ نے انکار فرمایا کہ اس وقت طلبہ کے جانے سے ان کے اسباق کا نقصان ہو گا اور تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب کو بلا کر ختم میں جانے کا حکم فرمایا۔ مولانا محمد عصمت اللہ کا بیان ہے کہ اس روز جب میں پہلے حاضر ہوا تو آپ نے اپنے جدامجد حضرت اعلیٰ باباجی صاحب' خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ کے وصال اور نماز جنازہ کا تذکرہ فرمایا جو درحقیقت تھوڑی دیر بعد رونما ہونے والے واقعہ کی طرف اشارہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضور قبلہ عالم اپنے گھر کے حجرے میں تشریف لے گئے تو چند ساعتیں بعد آپ کے مرید و خلیفہ مجاز ماسٹر صوفی محمد اعظم صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ گھر کی حویلی سے باہر آ کر بتانے لگی کہ قبلہ عالم کی طبیعت زیادہ ناساز ہے ڈاکٹر کو بلایا جائے۔ اسی اثنا میں چکسواری سے ڈاکٹر محمد عبدالخالق صاحب کو ٹیلیفون کر کے بلایا گیا اور ڈاکٹر صاحب جونہی پہنچے صوفی فقیر محمد صاحب کے

marfat.com

Marfat.com

ساتھ حضور قبلہ عالم کے کمرے میں داخل ہو گئے۔

نوشہ لحد کی تیاری

صبح کے تقریباً ساڑھے نو بجے قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ جب دیگر احکامات دے چکے اور حسب معمول نماز اشراق بھی ادا فرما چکے۔ طبیعت مبارک ناساز ہوئی ادھر ڈاکٹر صاحب کو بلانے کا حکم دیا اور ادھر خود اٹھ کر اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور اچھی طرح تازہ وضو فرما کر اپنا لباس درست کر کے اپنی چارپائی پر قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور عادت مبارکہ کے مطابق اللہ کا ذکر شروع فرما دیا کہ اتنی دیر میں صوفی فقیر محمد ڈاکٹر عبدالخالق کے ہمراہ حجرہ مبارک میں داخل ہوئے۔

قیامت صغریٰ کے لمحات

ڈاکٹر عبدالخالق صاحب بڑے رقت انگیز انداز میں بیان کرتے ہیں کہ میں صوفی فقیر محمد کی اطلاع پر فوراً ہی ایک لمحہ ضائع کئے بغیر پہنچ گیا۔ صوفی فقیر محمد اور میں کمرے میں داخل ہوئے قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ تکیوں کے سہارے قبلہ رو ہو کر اپنی چارپائی پر بیٹھے تھے ہم دونوں نے مصافحہ کیا۔ اعضائے وضو پر تازہ وضو کی نمی موجود تھی لبان مبارک ہل رہے تھے حسب عادت ذکر الٰہی جاری تھا۔ دل کی دھڑکن تیز تھی۔ نبض پہ ہاتھ رکھا تو انتہائی کمزور تھی لیکن بظاہر مفارقت کے کوئی آثار نہ تھے میں نے ایک انجکشن دیا مگر دوائی نے کام نہ کیا۔ اتنی دیر میں اچانک آپ کا سر مبارک مراقبہ کی حالت میں جھک گیا۔ ہم نے تکیہ نکال کر آپ کو چارپائی پر سیدھا لٹا دیا صوفی صاحب

marfat.com

Marfat.com

نے پائے مبارک کے تلوے اور میں نے سینہ بے کینہ مثل مدینہ کی مالش شروع کر دی۔ آپ نے کھل کر سانس لیا پھر آپ کو ایک چمچ پانی پیش کیا آپ نے نہایت آسانی سے نوش فرمالیا پھر آپ کا رخ پرنور خود بخود قبلہ رو ہو گیا منہ مبارک بھی خود بخود بند ہو گیا چشمان مقدس بھی اپنے آپ بند ہو گئیں مجھے اپنا سانس سینے میں اٹکتا محسوس ہوا یوں لگا کہ آفتاب ولایت دور کہیں شفق میں ڈوب گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

طبی سائنس کے لئے حیرتناک معمہ

ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کا بیان ہے کہ میرا سارا علم' تجربہ اور طبی سائنس کے تمام اصول اس معمہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں میں نے قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی نبض پہ ہاتھ رکھا تو بالکل ساکت و جامد ہو کر ختم ہو چکی تھی دل کی دھڑکن خاموش ہو گئی تھی سانس کا آنا رک گیا تھا حیات مستعار کے آثار معدوم ہو چکے تھے۔ منہ مبارک بند تھا اور جب میں اپنے کان منہ مبارک کے ساتھ لگا کر غور سے سننے لگا تو زبان متحرک تھی اور ذکر الٰہی جاری تھا۔ میں نے اس آن کھڑے ہو کر ایک نگاہ چہرہ انور پہ ڈالی تو چہرہ مبارک کھل اٹھا۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ اس منظر کو میں الفاظ کے ذریعے بیان تو نہیں کر سکتا لیکن میں نے جو منظر دیکھا ہے میں قلب و نظر سے کبھی مٹا اور بھلا نہیں سکتا وہی منظر تو میری ساری زیست کا حاصل ہے۔

اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے شائد آپ ہی کے لئے اور اسی لمحہ کے لئے

marfat.com

Marfat.com

کہا تھا

نشان مرد مومن باتو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

حجرہ مبارک کی نرالی کیفیت

مولانا محمد کمال الدین صاحب صدر مدرس جامعہ اسلامیہ چکسواری قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے اس مخصوص حجرہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے جانکاہ سانحہ ارتحال سے ہمارے دلوں پر قیامت ٹوٹ پڑی تو میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ افتاں و خیزاں دل برداشتہ آستانہ عالیہ پہنچا۔ صدمے سے نڈھال غم سے بے حال تھا جیسے ہی قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے مخصوص حجرہ مبارک میں پہنچا تو ہمیں فوراً ہی سکون حاصل ہو گیا۔ اس حجرہ مبارک کی پہلی مرتبہ زیارت کی تھی۔ کمرے کی فضا ذکر الٰہی کے انوار و تجلیات سے معمور و مخمور تھی میری نگاہوں نے حجرہ مبارک کا جائزہ لیا تو ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک چارپائی ہے اس پر سادہ سا بستر بچھا ہوا ہے۔ چارپائی کے ساتھ ہی ایک مصلّٰی (جائے نماز) بچھا ہوا ہے۔ قریب ہی وضو کی جگہ بنی ہوئی ہے۔ ایک طرف پلاسٹک کی ایک جوڑی چپل پڑی ہوئی ہے جو ٹوٹ جانے کے بعد مرمت کی ہوئی ہے۔ دیوار میں ایک کیل ہے جس پر قبلہ عالم رحمتہ اللہ کے ایک جوڑا کپڑے لٹکے ہوئے ہیں۔ ایک جوڑا کپڑے آپ کے جسد مبارک پر سجے تھے' ایک دوسرے کیل پر عمامہ مبارک آویزاں تھا۔

marfat.com
Marfat.com

ایک طرف روزانہ استعمال کا ایک پرانا سا عصاء مبارک رکھا ہوا تھا۔ یہ تھی آفتاب شریعت و مہتاب طریقت کی کل کائنات۔ یہ متاع حیات دیکھ کر میری آنکھوں میں عقیدت کے آنسو مچل کر ٹپک گئے اور میرے خیالوں کی دنیا میں باعث تخلیق کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی متاع معاشرت گھومنے لگی اور دور کہیں دل کی گہرائیوں سے صدا آئی

جس کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

غسل مبارک کی سعادت

حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کی خبر سنتے ہی اطراف و جوانب سے عقیدت کیشان آستانہ بے تحاشہ جمع ہو گئے۔ چکسواری میں جوں ہی ڈاکٹر عبدالخالق کے ذریعے اطلاع پہنچی وہاں کے دیگر حضرات کے علاوہ جامعہ اسلامیہ کے صدر مدرس مولانا کمال الدین اور ان کے دوسرے رفقا غمزدہ و پریشاں افتاں و خیزاں دربار عالیہ میں پہنچے۔ کچھ دیر توقف کے بعد قبلہ عالم کے جسد عنصری کو غسل دینے کا انتظام و انصرام ہوا اور حضرت مولانا کمال الدین، حضرت مولانا عصمت اللہ صاحب، جناب صوفی فقیر محمد صاحب، حاجی محمد یوسف آف پرائی، کے حصے یہ سعادت ابدی آئی۔ مولانا کمال الدین صاحب کا بیان ہے کہ جوں ہی ہم کمرے میں داخل ہوئے تو شدید گرمی کے اس موسم میں خنکی کا سا احساس ہوا۔ اس دوران ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ رب تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ غسل دے کر کفن پہنا کر دیکھا تو چہرہ پر نور

marfat.com
Marfat.com

چمک رہا تھا یوں لگ رہا تھا کہ چہرہ مبارک پر نور کی بارش ہو رہی ہے۔ یہ تھا اس ہستی کے سفر آخرت کا منظر جس نے طویل عرصہ تک خلق خدا کے قلوب کو نور یقین و ایماں اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن کئے رکھا۔

مہتاب ولایت کے غروب کا منظر

بروز بدھ ۱۵ مئی صبح ۱۰ بجے سے وہ منبع رشد و ہدایت' پیکر عشق رسالت' مجسمہ شفقت و رافت سفید لباس زیب تن کئے بے حس و حرکت' جامد و ساکت چہرے پہ نور کی جھرمٹ لبوں پہ مسکراہٹ' پیشانی پہ جلووں کی تابانی لئے آنکھیں موند کر یوں لیٹے تھے کہ گویا اپنے پروانوں کے ذوق دیدار جمال کی تسکین فرما رہے ہوں۔ پروانے بھی دیوانہ وار ملک بھر کے طول و عرض سے نہ جانے کیسے اُمڈ آئے تھے کہ وادی آزاد کشمیر کے چشم فلک نے اس سے قبل یہ منظر نہ دیکھا ہو گا۔ بلند پایہ مشائخ عظام' نابغہ روزگار' علماء کرام' عظیم المرتبت صوفیائے ذوی الاحتشام' اور اصحاب ایقان و ایماں عوام کا ایک اُمڈتا ہوا سمندر تھا اور آج وادی ڈھانگری آسمان علم و عمل کے اتنے درخشندہ ستارے اپنے دامن میں صورت کہکشاں سجائے فخر و انبساط سے مچل رہی تھی اور کیوں نہ ہو کہ آج مہتاب ولایت اسی شفق میں غروب ہو رہا تھا۔ اے ڈھانگری کے خطہ زمیں تو نے اس مرکز یقین کو قیامت تک کے لئے اپنی آغوش میں لے لیا۔ تیری عظمت کو سلام۔ تیری قسمت کو سلام۔

پندرہ مئی کا دن اور سولہ مئی کی رات انہی انوار و تجلیات کی کیفیات

marfat.com
Marfat.com

میں بیت گئی۔ سولہ مئی کی صبح سے ہی اہل عشق و محبت کے سارے راستے ڈھانگری کی جانب جا رہے تھے۔ قطار اندر قطار ہجوم خلق خدا اور غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رواں دواں تھا۔ آستانہ عالیہ کے اطراف و جوانب میں دور دور تک تل دھرنے کی جگہ فی الحقیقت نہ تھی' ان لمحات میں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ملک بھر کے چوٹی کے مشائخ اور جید ترین علماء کرام کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا ہے۔ ان میں کچھ ایسی صورتیں بھی تھیں جنہیں لوگوں نے اس سے پہلے نہ دیکھا تھا نہ جانے وہ مردان غیب کہاں سے آئے تھے۔ ہر شخص کا دل قبلہ عالم کی جدائی کے زخم سے نڈھال تھا غم سے بے حال تھا آنکھیں اشکبار اور زبان درود پاک و ذکر و اذکار سے سرشار تھی اتنے میں حد نگاہ تک صفیں بن گئیں اتنے میں سفید لباس میں ملبوس' سفید چادر لپیٹے' مخصوص نوعیت کا سفید عمامہ سر پر سجائے' غم و اندوہ کے طوفاں سینے میں چھپائے' پلکوں کے کناروں کی لوٹ سے آنسوؤں کے موتی ڈبڈبائے' قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے راحت قلب و جان' صاحبزادہ والائے شان حضور سیدی صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان دامت برکاتہم العالیہ آگے بڑھے۔ اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر مشاقان جمال مقتاب ولایت کے آخری دیدار کی حسرتیں پوری کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہر شخص نے جب اپنی آنکھیں دولت دیدار سے ٹھنڈی کر لیں اور مژگان اشکبار نے دلوں کا غبار دھو ڈالا تو ۱۹ مئی بروز جمعرات نماز عصر کے قریب اس مہبط انوار میں جہاں آپ کے والد بزرگوار اولیاء وقت کے سردار حضرت خواجہ حافظ محمد علی سرکار رحمتہ اللہ علیہ آغوش

marfat.com

Marfat.com

پھیلائے محو انتظار تھے پردرد دلوں' پرنم آنکھوں اور لرزتے ہاتھوں ان کے پہلو میں لٹا کر ولایت کے ابدی مسکن پر تا روز قیامت پردہ خاک کا حجاب ڈال دیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

رحمتہ اللہ علیہ۔ رحمتہ اللہ علیہ۔ رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کا مقام

علامہ عبدالغفور ہزاروی کی نظر میں

شیخ القرآن ابوالحقائق علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک حادثے میں شہادت ۱۹۷۰ء کو ہوئی آپ کے لخت جگر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ہزاروی کا بیان ہے کہ حضرت شیخ القرآن علامہ ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی علیہ رحمتہ نے اپنے سانحہ ارتحال سے ہفتہ عشرہ پہلے مجھے بلایا اور فرمایا اگر مجھ پر کوئی وقت آ جائے اور میرا وصال ہو جائے تو میری نماز جنازہ کا کیا کرو گے۔ میں یہ سن کر خاموش ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میرا وقت پورا ہو جائے تو عام مولویوں سے میری نماز جنازہ نہ پڑھوانا چونکہ آج کل صحیح وضو کم بناتے ہیں میری نماز جنازہ کے لئے طہارت کا پختہ شخص چاہئے۔ اور اس کے لئے حضرت بابو جی صاحب (پیر غلام محی الدین) گولڑہ شریف حضرت مولانا علامہ محب النبی رحمتہ اللہ علیہ یا حضرت مولانا پیر محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف میں سے ہی کوئی میری نماز جنازہ پڑھائے۔ کیونکہ ان کی طہارت پر مجھے اطمینان ہے

marfat.com

Marfat.com

سانحہ ارتحال

از قلم مولانا پروفیسر امین طارق قاسمی یونیورسٹی کالج میرپور

صاحب فضل و کرم، پیر محمد فاضلؒ
نازش اہل حرم، پیر محمد فاضلؒ
آج اس عالم فانی سے ہوئے ہیں رخصت
واصل باغ ارم، پیر محمد فاضلؒ

قطعہ

از قلم جناب محمد اکرام طاہر ڈائریکٹر ادارہ علوم اسلامیہ میرپور

ہوئے اسلاف کی صف میں شامل
حضرت پیر محمد فاضلؒ
حق سے وابستہ رہے جیتے جی
مرگ کے بعد ہیں حق سے واصل

marfat.com
Marfat.com

بیاد

حضور سیدی و سندی قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ

از قلم جناب محمد اکرام طاہر ڈائریکٹر ادارہ علوم اسلامیہ میرپور یونیورسٹی آف آزاد جموں و کشمیر

بے زبانوں کی زباں پیر محمد فاضلؒ
بے نشانوں کے نشان پیر محمد فاضلؒ
اب انہیں ڈھونڈ چراغ زیبا لے کر
ہو گئے خلد مکاں پیر محمد فاضلؒ
بے یقینوں نے یہاں پائی یقین کی دولت
اب وہ جائیں گے کہاں؟ پیر محمد فاضلؒ
اپنے اسلام کی منہ بولتی تصویر حسیں
اپنے اخلاق کی جان پیر محمد فاضلؒ
آستانے پہ اکیلے ہیں محمد عتیق الرحمان
اٹھ گئے مونس جان پیر محمد فاضلؒ
ہیں زمانے میں بہت عالم و فاضل طاہر
تجھ سا درویش کہاں؟ پیر محمد فاضلؒ

marfat.com

Marfat.com

قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے جنازہ مبارک میں شریک
اور بعد ازاں تعزیت کے لئے دربار عالیہ میں
حضور سیدی صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمان دامت
برکاتہم
کے پاس تعزیت و فاتحہ کے لئے آنے والے
مشائخ عظام اور علمائے کرام میں سے چند ایک کے
اسمائے گرامی

marfat.com
Marfat.com

حضور سیدی و سندی قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی نماز جنازہ میں لاکھوں نفوس نے شرکت کی۔ علماء مشائخ، متعلقین و متوسلین کے علاوہ تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور تعزیت کے لئے آنے والوں کا ہجوم رہا۔ چند نامور شخصیات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱۔ حضور سیدی حضرت پیر سید مراد علی شاہ صاحب، سجادہ نشین گوڑہا سیداں شریف، حال سنگوٹ میرپور، آزاد کشمیر

۲۔ حضور قبلہ حضرت صاحبزادہ منصور الحق صاحب، حضور قبلہ حضرت صاحبزادہ مسرور الحق صاحب، حضور قبلہ حضرت صاحبزادہ مقصود الحق صاحب، مدظلہم دربار گوہر بار آوان شریف مسندہ شریف گجرات

۳۔ حضرت قبلہ پیر سید بشیر حسین شاہ صاحب، آستانہ عالیہ رواتڑہ شریف

۴۔ متعلقین و متوسلین آستانہ عالیہ باولی شریف

۵۔ استاذ العلماء والفضلاء حضرت قبلہ مولانا محمد سلطان احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ماسلانوالہ

۶۔ حضرت پیر سید برکات احمد شاہ صاحب آستانہ عالیہ جلالپور شریف

۷۔ حضرت میاں جمیل احمد صاحب شرقپور شریف

۸۔ حضرت پیر سید معین الحق شاہ صاحب دربار عالیہ گولڑہ شریف

۱۰۔ حضرت پیر کبیر علی شاہ صاحب آستانہ عالیہ چورہ شریف

۱۱۔ حضرت پیر شبیر علی شاہ صاحب، آستانہ عالیہ چورہ شریف

marfat.com
Marfat.com

۱۲۔ حضرت صاحبزادہ قاضی محمد عبدالواحد صاحب' کلادیو شریف' جہلم

۱۳۔ حضرت صاحبزادہ قاضی محمد زاہد صاحب اگہار شریف کوٹلی

۱۴۔ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی صدر جمیعت علماء پاکستان

۱۵۔ حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی' قائد جمیعت علماء پاکستان

۱۶۔ حضرت صاحبزادگان مدظلہم کوٹ دیوان صاحب' .شندور شریف

۱۷۔ حضرت دیوان آل سیدی صاحب' اجمیر شریف' حال مقیم راولپنڈی

۱۸۔ حضرت سید مظہر سعید شاہ صاحب کاظمی' صدر جماعت اہلسنت' پاکستان

۱۹۔ حضرت سید حامد سعید کاظمی سابق ایم این اے' ملتان

۲۰۔ حضرت صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری' دربار گوہر یار حضرت سلطان باہو

۲۱۔ حضرت صاحبزادہ محمد حفیظ الرحمٰن صاحب' آستانہ عالیہ موہری شریف

۲۲۔ حضرت مولانا سید شجاعت علی قادری جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان

۲۳۔ حضرت پیر سید محمد امین شاہ صاحب' چکوال

۲۴۔ حضرت صاحبزادہ طیب الرحمٰن سجادہ نشین' چھوہر شریف

۲۵۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ تنظیم المدرس اہلسنت پاکستان' جامعہ نظامیہ لاہور

۲۶۔ حضرت علامہ سید محمد زبیر حسین شاہ صاحب' چکوال

۲۷۔ حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب' راولپنڈی

۲۸۔ حضرت علامہ حافظ محمد عالم صاحب' سیالکوٹ

۲۹۔ حضرت علامہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب' مہتمم جامعہ رضویہ ڈی

marfat.com

Marfat.com

بلاک' سیٹلائٹ ٹاؤن' راولپنڈی

۳۰۔ حضرت مخدوم زادہ قاضی محمد اسرار الحق حقانی' راولپنڈی

۳۱۔ حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب صابری' کراچی

۳۲۔ حضرت علامہ مفتی محمد ریاض الدین صاحب' قادری چشتی مجددی سروردی' اٹک

۳۳۔ حضرت صاحبزادہ مظہر قیوم صاحب و حضرت صاحبزادہ محمد محفوظ صاحب مشہدی' بھکھی شریف

۳۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب' فیصل آباد

۳۵۔ حضرت مولانا محمد نواز صاحب' گوجرانوالہ

۳۶۔ جناب سردار محمد عبدالقیوم خان' صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

۳۷۔ سردار سکندر حیات خان' وزیر اعظم آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

۳۸۔ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ کے ایم اظہر' سابق گورنر صوبہ سرحد

۳۹۔ میجر جنرل ریٹائرڈ ایم ایچ انصاری' سابق ایم این اے

۴۰۔ جسٹس عبدالمجید ملک چیف جسٹس ہائیکورٹ آزاد کشمیر

۴۱۔ جناب طارق وارثی' ایڈیٹر روزنامہ نوائے وقت' راولپنڈی

۴۲۔ حضرت سید اختر حسین شاہ صاحب' پلاوڑی شریف

۴۳۔ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ فیض علی چشتی سابق وفاقی وزیر' راولپنڈی

marfat.com

Marfat.com

۴۴۔ میجر جنرل ریٹائرڈ محمد ذوالفقار علی خان ماہر امراض قلب' راولپنڈی
۴۵۔ میجر جنرل ریٹائرڈ محمد حیات خان' سابق صدر آزاد کشمیر

marfat.com
Marfat.com

وصالِ باکمال کے بعد
ملک بھر کے اخبارات' جرائد و رسائل
اور
مقدر مذہبی' علمی' ادبی' سماجی اور سیاسی عمائدین
کا
خراجِ و سلامِ عقیدت

marfat.com
Marfat.com

سجادہ نشین ڈھانگری شریف پیر محمد فاضل کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد کی شرکت علماء کا صاحب زادہ عتیق الرحمٰن سے اظہار تعزیت

روزنامہ جنگ۔ راولپنڈی' ۱۷ مئی ۹۱ء

میرپور (نمائندہ جنگ) ممتاز روحانی پیشوا جمعیت علماء جموں و کشمیر کے سربراہ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن کے والد اور سجادہ نشین دربار عالیہ ڈھانگری شریف حافظ محمد فاضل کی نماز جنازہ جمعرات کو ڈھانگری شریف میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ صاحبزادہ عتیق الرحمٰن نے پڑھائی بعد ازاں مرحوم کو ہزاروں اشکبار آنکھوں کی موجودگی میں دربار شریف ڈھانگری بالا میں الحاج حافظ محمد علی کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حافظ فاضل طویل علالت کے بعد بدھ کو انتقال کر گئے تھے۔ ان کی عمر ۷۵ برس تھی۔ صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری کا خاندان دو سو سال سے سلسلہ نقشبندیہ قادریہ کے تحت دین اسلام کے فروغ اور ملت اسلامیہ کی بہتری کے لئے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ پیر حافظ محمد فاضل سے قبل ان کے والد حافظ محمد علی اور ان کے دادا پیر حافظ محمد حیات ملت اسلامیہ کو سلسلہ روحانیت سے فیض یاب کرتے رہے۔ پاکستان قراۃ کونسل سرحد کے صدر پروفیسر سید اطہر شیر شاہ' مولانا علی اکبر نعیمی اور جمعیت علماء پاکستان نورانی گروپ کے رہنما بھائی محمد عبدالرحمٰن قادری نے ایک مشترکہ بیان میں حافظ فاضل کی وفات پر رنج و غم کا اظہار

marfat.com

Marfat.com

کرتے ہوئے کہا کہ ان کے انتقال سے جو روحانی خلاء پیدا ہو گیا ہے وہ پر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ایک عظیم عالم دین سچے عاشق رسول اور لاکھوں مسلمانوں کے روحانی پیشوا تھے انہوں نے مرحوم کے لئے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر کی دعا کی ہے

پیر محمد فاضل سپرد خاک کر دیئے گئے نماز جنازہ میں ہر مکتبہ فکر کے افراد کی شرکت

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی' ۱۷ مئی' ۵۱ء

میرپور (نمائندہ خصوصی) ممتاز روحانی پیشوا اور جید عالم حضرت پیر محمد فاضل آف ڈھانگری شریف کو آج یہاں دربار عالیہ ڈھانگری شریف میں ہزاروں عقیدت مندوں اور سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ مرحوم کے فرزند صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن نے پڑھائی۔ مرحوم کی عمر ۷۵ برس تھی۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کیئے رکھی۔ ان کے عقیدت مندوں اور ارادتمندوں کا حلقہ آزاد کشمیر اور پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ نماز جنازہ میں پاکستان کے متعدد سینٹرز' اراکین قومی اسمبلی' ممتاز علماء کرام و متعدد مشائخ عظام' آزاد جموں و کشمیر کونسل کے اراکین آزاد کشمیر کے سابق وزراء چوہدری محمد یوسف' چوہدری محمد یٰسین چیئرمین ضلع کونسل' چوہدری محمد انور و بلدیاتی اراکین' روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر مسٹر طارق وارثی' آزاد کشمیر کے صحافیوں اور ہر مکتبہ فکر سے

marfat.com

Marfat.com

تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم کے آخری دیدار کے لئے ہجوم کو کنٹرول کرنے کے لئے پولیس اور آستانہ عالیہ کے خصوصی رضاکاروں کی خاصی تعداد موجود تھی۔

صاحبزادہ عتیق الرحمن سے اظہار تعزیت

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی' ۲۲ مئی '۹۰

میرپور (پ ر) جموں و کشمیر لبریشن لیگ کے صدر چوہدری محمد شریف طارق پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سردار محمد شریف خان نیازی سپریم کورٹ آزاد کشمیر سرکٹ بنچ میرپور کے ڈپٹی رجسٹرار سردار محمد اعظم خان نے ممتاز روحانی پیشوا سجادہ نشین ڈھانگری شریف پیر محمد فاضل کی وفات پر سجادہ نشین و جمعیت علمائے جموں و کشمیر کے صدر صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن فیض پوری سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

حضرت پیر محمد فاضل صاحب رحمتہ اللہ

ہفت روزہ [illegible]

نیاں شریف (پ ر) آزاد کشمیر میں تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ کے بانی و سجادہ نشین دربار عالیہ نیاں شریف مبلغ اسلام حضرت علامہ پیر علاؤالدین صاحب صدیقی نے جمعیت العلمائے جموں و کشمیر کے سربراہ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن

Marfat.com

فیض پوری کے والد گرامی پیر محمد فاضلؒ کے وصال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حضرت پیر صاحبؒ کا شمار ان عظیم شخصیات میں ہوتا تھا۔ جنہوں نے سوگوار خاندان سے دلی ہمدردی کے علاوہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس پورے خاندان کو یہ عظیم المیہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور آئندہ آزمائشوں و پریشانیوں سے محفوظ فرما کر اپنے والد گرامی کے مشن کی تکمیل کی توفیق بخشے۔

مولانا نیازی تعزیت کے لئے ڈھانگری شریف گئے

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی، ۱۸ مئی ۹۱ء

راولپنڈی (نوائے وقت رپورٹ) جمعیت علماء پاکستان (نیازی گروپ) کے سربراہ مولانا عبدالستار نیازی آج ڈھانگری شریف (میرپور) گئے جہاں انہوں نے حضرت پیر محمد فاضل کے انتقال پر مرحوم کے فرزند اور جمعیت علماء جموں و کشمیر کے صدر صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن کے ساتھ تعزیت اور فاتحہ خوانی کی۔

صاحبزادہ عتیق الرحمٰن سے اظہار تعزیت

ہفت روزہ نسیم۔ جہلم، ۲۸ مئی ۹۱ء

جہلم (سٹاف رپورٹر) جماعت اہل سنت پاکستان ضلع جہلم کے ایک تعزیتی اجلاس میں جمعیت علمائے کشمیر کے مذہبی و سیاسی رہنما صاحبزادہ عتیق الرحمٰن کے والد ماجد الحاج پیر محمد فاضل روحانی پیشوا کے انتقال پر ملال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا

marfat.com

Marfat.com

اور پیر محمد فاضل کی ملی و مذہبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پیر محمد فاضل اسلاف کا نمونہ تھے اور انہوں نے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہو کر گمراہ لوگوں کے قلوب عشق مصطفیٰ سے منور رکھے۔ خدا انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع درجات سے نوازے اور صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری و لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

صدر حکومت آزاد جموں و کشمیر سردار محمد عبدالقیوم خان کا صاحبزادہ عتیق الرحمٰن سے اظہار تعزیت

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی' یکم جون' ۹۱ء

میرپور (نمائندہ خصوصی) آزاد جموں و کشمیر کے صدر سردار محمد عبدالقیوم خان نے آج ڈھانگری بالا میں ممتاز روحانی شخصیت حضرت پیر محمد فاضل کی وفات پر ان کے گھر جا کر ان کے صاحبزادے جمعیت علماء جموں و آزاد کشمیر کے صدر عتیق الرحمٰن فیض پوری سے تعزیت کا اظہار کیا۔ صدر نے مسلم کانفرنس کے سابق سینئر نائب صدر راجہ محمد نجیب خان کے گھر جا کر ان کی عیادت کی۔ صدر کی ہمراہ کیپٹن ریٹائرڈ سرفراز مرزا مشتاق سابق وزیر چوہدری رحمت اور چودھری انور بھی تھے۔ دریں اثناء صدر معروف سیاسی شخصیت چوہدری محمد صادق کے گھر گئے اور ان سے سیاسی صورتحال پر بات چیت کی۔ چودھری محمد صادق نے اس موقع پر مسلم کانفرنس کی حمایت کا اعلان کیا۔

marfat.com

Marfat.com

صاحبزادہ عتیق الرحمٰن سے تعزیت

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی' ۳۰ مئی ۹۱

میرپور (پ ر) صاحبزادہ عتیق الرحمٰن اور صاحبزادہ حبیب الرحمٰن کے والد گرامی سجادہ نشین ڈھانگری شریف پیر حافظ محمد فاضل کی وفات پر چک جلال الدین کی سیاسی و سماجی شخصیت چوہدری محمد اعظم' چوہدری محمد اشرف کونسلر' چوہدری محمد صدیق' چوہدری عبدالرشید اور چوہدری لیاقت علی نے گہرے دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

ممتاز راٹھور کا عتیق الرحمٰن فیض پوری سے اظہار تعزیت

روزنامہ جنگ۔ راولپنڈی' ۱۹ مئی ۹۱ء

مظفر آباد (پ ر) آزاد جموں و کشمیر کے وزیراعظم ممتاز حسین راٹھور نے جمعیت علماء جموں و کشمیر کے صدر صاحب زادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری کے والد پیر محمد فاضل کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری کے نام ایک تعزیتی پیغام میں وزیراعظم نے کہا کہ پیر محمد فاضل کی رحلت سے آزاد کشمیر کے دینی اور سیاسی حلقوں میں ایک ایسا خلاء پیدا ہوا ہے جو مشکل ہی سے پر ہو سکے گا انہوں نے مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی۔

marfat.com

Marfat.com

پیر محمد فاضل کی مذہبی خدمات کو خراج عقیدت

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی ۲۶ مئی ۹۵ء

چوکی (نمائندہ) انجمن محی الاسلام صدیقیہ ادارہ تبلیغ الاسلام ادارہ منہاج القرآن انجمن طلبہ اسلام اور دعوت اسلامی کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں صاحبزادہ عتیق الرحمن فیض پوری کے والد پیر محمد فاضل کی رحلت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا اور ان کی موت کو دینی حلقوں کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔ انہوں نے مرحوم کی دینی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور صاحبزادہ عتیق الرحمن سے اس سانحہ پر دلی رنج و غم کا اظہار تعزیت کیا۔ اجلاس میں صوفی ماسٹر منظور حسین نقشبندی' راجہ لیاقت علی' راجہ طارق محمود' راجہ رحمت اللہ' حافظ محمد ایوب' سہیل حنیف' صوفی صغیر حافظ قاری محمد یونس' حافظ محمد ارشد نقشبندی خطیب اعظم مرکزی مسجد سہانی صوفی محمد رئوف پیر سید قمر حسین شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ چوکی شریف اور دیگر علاقہ کے معززین نے شرکت کی۔

وزیراعظم آزاد کشمیر کا عتیق الرحمن فیض پوری سے اظہار تعزیت

[illegible]

مظفر آباد (پ ر) آزاد جموں و کشمیر کے وزیر اعظم ممتاز حسین راٹھور نے

marfat.com
Marfat.com

جمعیت علماء جموں و آزاد کشمیر کے صدر صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری کے والد صاحبزادہ محمد فاضل کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری کے نام ایک تعزیتی پیغام میں وزیراعظم نے کہا کہ پیر محمد فاضل کی رحلت سے آزاد کشمیر کے دینی اور سیاسی حلقوں میں ایک ایسا خلاء پیدا ہوا ہے جو مشکل ہی سے پر ہو سکے گا۔ انہوں نے مرحوم کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی اور مرحوم کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔

جامعہ اسلامیہ کھڑی شریف کا تعزیتی اجلاس

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی' ۲۷ مئی ۱۹۹۱ء

میرپور (نمائندہ خصوصی) جامعہ اسلامیہ کھڑی شریف کے اساتذہ کا تعزیتی اجلاس پرنسپل چوہدری محمد ایاز کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کے پیر محمد فاضل کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کیا گیا۔ ایک قرار داد میں ممتاز ماہر تعلیم ڈاکٹر نذیر شاہ کے فرزند اور جامعہ کے استاد مولانا غلام الدین کی ہمشیرہ کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت پیر محمد فاضلؒ کو خراج عقیدت

ہفت روزہ کوٹلی ٹائم' ۳۰ مئی ۹۱ء

سہنسہ (پ ر) سہنسہ کے مشہور عالم دین خطیب اہلسنت ابوالفیض قادری حافظ محمد اعظم صدیقی خطیب جامع مسجد پونچھ نے جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع میں میرپور کی معروف روحانی شخصیت حضرت پیر محمد فاضل کی دینی و ملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ پیر محمد فاضل کے وصال فرمانے سے علاقہ کے عوام ایک بزرگ روحانی ہستی سے محروم ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مرحوم کی وفات پر ان کے صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن صاحب فیض پوری سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا اور فاتحہ پڑھی۔

صاحبزادہ عتیق الرحمن سے اظہار تعزیت

روزنامہ نوائے وقت۔ ۳۱ مئی ۱۹۹۱ء

کھوئی رٹہ (نامہ نگار) پاکستان مسلم لیگ جموں و کشمیر کے راہنما مرکزی پبلسٹی بورڈ کے وائس چیئرمین چوہدری محمد عارف تبسم نے ایک تعزیتی بیان میں جمعیت علماء جموں و کشمیر کے صدر صاحبزادہ عتیق الرحمن فیض پوری کے والد پیر محمد فاضل آف ڈھانگری شریف کے وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور سوگواران کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

مولانا نورانی نے پیر صاحب ڈھانگری شریف کے مزار پر فاتحہ خوانی کی

نوائے وقت۔ راولپنڈی' ۲ جون ۱۹۹۲ء

راولپنڈی (نوائے وقت رپورٹ) اسلامی جمہوری محاذ اور جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی پیر کو ڈھانگری شریف (آزاد کشمیر) گئے جہاں انہوں نے پیر صاحب ڈھانگری شریف کے انتقال پر صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری کے ساتھ تعزیت کی اور مرحوم پیر صاحب کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔ قومی اسمبلی کے رکن صاحبزادہ حامد سعید کاظمی اور جمعیت کے رہنما میجر جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری اور صاحبزادہ محمد اکرم شاہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔

صاحبزادہ عتیق الرحمٰن سے اظہار تعزیت

نوائے وقت راولپنڈی' ۲۴ مئی ۱۹۹۱ء

منگلا (نامہ نگار) منگلا کے سماجی رہنما راجہ فیض خان نے جمعیت العلماء جموں و کشمیر کے سربراہ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن کے والد محمد فاضل کے اچانک انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

پیر محمد فاضل کے انتقال پر اظہار تعزیت

نوائے وقت راولپنڈی۔ ۲۹ مئی ۱۹۹۱ء

راولاکوٹ (نامہ نگار) جمعیت العلمائے جموں و کشمیر کے سربراہ صاحبزادہ محمد

marfat.com

Marfat.com

عتیق الرحمٰن فیض پوری کے والد پیر محمد فاضل کے انتقال پر اہل سنت والجماعت کے سالار محمد صدیق خان' مولوی محمد ابراہیم خان' حاجی طالب حسین' پروفیسر عبدالقدوس' پروفیسر اسلم ظفر' قاری فیض اللہ اور دیگر معززین نے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی ہے اور لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

اظہار تعزیت

جنگ۔ راولپنڈی' ۴ جون ۱۹۹۱ء

میرپور (نمائندہ جنگ) آل جموں و کشمیر ریفیوجیز کونسل کے مرکزی چیئرمین اور انجمن مجاہدین جموں و کشمیر کے بانی صدر ملک محمد زبیر زخمی نے ممتاز روحانی پیشوا اور سجادہ نشین ڈھانگری شریف اور جمعیت علمائے جموں و کشمیر کے صدر صاحبزادہ عتیق الرحمٰن فیض پوری کے والد محترم حافظ محمد فاضل کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی۔ انہوں نے دعا کی اللہ تعالیٰ حافظ صاحب اور ان کے دیگر اہل خانہ اور پسماندگان کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا مرحوم کی دین اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

marfat.com

Marfat.com

مولانا نورانی نے دربار ڈھانگری شریف میں حاضری دی

روزنامہ جنگ۔ راولپنڈی' ۳ جون ۱۹۹۲ء

میرپور (نمائندہ جنگ) مولانا شاہ احمد نورانی نے منگل کو میرپور میں دربار ڈھانگری شریف میں حضرت پیر صاحبؒ کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ مولانا نورانی نے ڈھانگری شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ پیر عتیق الرحمٰن فیض پوری سے ملاقات کی اور کافی دیر ان کے ساتھ رہے۔ قومی اسمبلی میں جے یو پی کے پارلیمانی لیڈر علامہ حامد سعید کاظمی' ریٹائرڈ جنرل ایم ایچ انصاری اور صاحب زادہ اکرم شاہ بھی ان کے ساتھ تھے۔

پیر محمد فاضل کے انتقال پر اظہار تعزیت

روزنامہ نوائے وقت۔ راولپنڈی' ۲۰ مئی ۱۹۹۱ء

کوٹلی (نامہ نگار) جمعیت العلماء جموں و کشمیر کے سربراہ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری کے والد ماجد پیر محمد فاضل کے وصال پر یہاں کے مذہبی و سماجی حلقوں کی جانب سے گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ دینی خدمات اور بزرگان کے سلسلہ تبلیغ کو جاری رکھنے کے باعث مرحوم عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اظہار تعزیت کرنے والوں میں مولانا اسلم نقشبندی' مفتی عارف اور محمد منظور قریشی شامل ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

پیر صاحب ڈھانگری شریف کے لئے فاتحہ خوانی کی تقریب

روزنامہ نوائے وقت۔ ۲۹ مئی ۹۱ء

کھوئی رٹہ (نامہ نگار) دارالعلوم محمدیہ حنفیہ کھوئی رٹہ کے اراکین اور طلبہ نے صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری کے والد پیر محمد فاضل ڈھانگری شریف کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر ایک تعزیتی اجلاس مولانا عبدالحمید قادری کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالرحمٰن نقشبندی' مولانا محمد ایوب رضوی' قاری محمد اشرف قادری' قاری محمد رفیق' قاری فیروزالدین تبسم نے شرکت کی۔ پیر صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی۔

پیر محمد فاضل کی وفات پر سردار ابراہیم کا اظہار تعزیت

نوائے وقت۔ راولپنڈی ۔ ۲۱ مئی ۱۹۹۱ء

کھانیگلہ (نامہ نگار) آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کے بانی صدر اور چیئرمین جموں و کشمیر پیپلز پارٹی سردار محمد ابراہیم خان نے جمعیت العلمائے جموں و کشمیر کے سربراہ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری کے والد ماجد پیر محمد فاضل کے وصال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے انہوں نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ پیر محمد فاضل اپنی دینی خدمات کے باعث سارے کشمیر

marfat.com

Marfat.com

میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ صدیوں تک پورا نہ ہو سکے گا۔ انہوں نے مرحوم کے لئے مغفرت اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔

بریڈ فورڈ

برطانیہ کی سرزمین کے شہر بریڈ فورڈ میں حیات العلوم صفتہ الاسلام میں مورخہ ۱۵ جون بروز ہفتہ ایک بجے دوپہر سے لے کر ۷ بجے تک حضرت قبلہ عالم پیر حافظ محمد فاضل علیہ الرحمتہ کے چہلم شریف کی محفل پیر طریقت عالم شریعت حضرت صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحب محبوبی' زیب آستانہ عالیہ ڈھانگری شریف کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں برطانیہ بھر کے معروف مشائخ عظام اور علمائے کرام نے شرکت فرمائی اور حضرت علیہ الرحمتہ کے حالات زندگی اور ان کی دینی کاوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کو خراج تحسین پیش فرمایا۔

برطانیہ میں تعزیتی اجلاس

ماہتاب طریقت حضرت علامہ حافظ پیر محمد فاضل صاحب علیہ الرحمتہ کے انتقال پر برطانیہ میں بھی بریڈ فورڈ' لیڈز' نوٹی گام' ڈربی' اکر پنگٹن' ڈیوزبری' برمنگھم' ڈنڈی' ہائی وکم' ایڈنبرا' لندن' شاکٹن' والسال اور دیگر شہروں میں تعزیتی اجلاس ہوئے۔

marfat.com

Marfat.com

فیض یافتگان قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

اور

خلفائے مجاز کے اسمائے گرامی

marfat.com

Marfat.com

حضرت قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کے چند خلفاء کے اسمائے گرامی:

۱۔ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب' مولہ میرا
۲۔ حضرت مولوی صوفی شاہ محمد صاحب' فیصل آبادی' حال مقیم گوجرانوالہ
۳۔ حضرت مولانا محمد بشیر صاحب' چیلیانوالہ' منڈی بہاؤالدین
۴۔ حضرت حافظ محمد افضل صاحب' پرہیڑوی' منگلا ملٹ
۵۔ حضرت بابو بشیر احمد صاحب' سکندر آباد' شیخوپورہ
۶۔ حضرت سید اعجاز حسین شاہ صاحب' گوجرانوالہ
۷۔ حضرت پیر سید فضل شاہ صاحب' پلاوڑی شریف
۸۔ حضرت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب' پلاوڑی شریف
۹۔ حضرت مولانا سید عبدالقادر شاہ صاحب' جیلانی' نیو بھاٹہ' راولپنڈی
۱۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد ریاض الدین صاحب' اٹک
۱۱۔ حضرت سید محمد قاسم شاہ صاحب' سیداں شریف
۱۲۔ حضرت الحاج منظور الٰہی قریشی صاحب' لاہور
۱۳۔ حضرت سید محمد لطیف شاہ صاحب' سنداز شریف' سماہنی
۱۴۔ الحاج راجہ خان محمد صاحب' وپنور شریف
۱۵۔ الحاج مولوی محمد یوسف پرائی
۱۶۔ الحاج مستری نیک محمد صاحب' ساہو کلا ذب
۱۷۔ ماسٹر صوفی محمد اعظم صاحب' بھڑکے میرپور

marfat.com
Marfat.com

۱۸۔ ریٹائرڈ صوبیدار صوفی عنایت اللہ صاحب' بوعہ حالہ میرپور

۱۹۔ مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری' سیالکوٹ

۲۰۔ الحاج ڈاکٹر فضل داد صاحب' میرپور

۲۱۔ حافظ محمد حنیف صاحب' کڑوٹہ

۲۲۔ مولانا حاجی محمد سجاد صاحب' بھووال چھچیاں گجرات

۲۳۔ مولانا مفتی غلام قادر صاحب صابری' کراچی

۲۴۔ الحاج محمد عبدالرؤف صاحب' راولپنڈی

۲۵۔ الحاج صوفی محمد عارف صاحب' کوٹ جے سنگھ' گوجرانوالہ

۲۶۔ الحاج ماسٹر علی محمد انور صاحب' میرپور

۲۷۔ حضرت سائیں محمد مقبول صاحب' ملوٹ شریف

۲۸۔ صوفی فقیر محمد صاحب' خادم دربار عالیہ

۲۹۔ مولانا محمد اورنگ زیب قادری' راولپنڈی

۳۰۔ صوفی محمد یوسف صاحب' راجوردی' میرپور

۳۱۔ الحاج صوفی بقاء محمد صاحب' چنگ پور خواص

۳۲۔ الحافظ قاضی نذیر احمد صاحب' سرائے عالمگیر

۳۳۔ حافظ محمد نقیب صاحب' بٹل پونچھ

۳۴۔ صوفی نیک محمد' کھوئیرٹہ

۳۵۔ صوفی محمد صدیق صاحب' بلوانٹ

۳۶۔ حافظ شمشاد احمد صاحب' سیالکوٹ

marfat.com

Marfat.com

۳۷۔ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب، مظفر آباد

۳۸۔ حاجی محمد شریف صاحب، ریننہ

(حاجی محمد شریف صاحب نے لطائف سبعہ، نفی اثبات اور مراقبہ اقربیت تک حضور قبلہ عالم سے حاصل کئے اور آپ کا وصال ہو گیا۔ اس کے بعد تکمیل حضرت رابع حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ سے ہوئی)

۳۹۔ راقم صوفی طالب حسین، ڈھانگری بہادر

marfat.com

Marfat.com

باب پنجم

اولاد امجاد
حضرت خواجہ محمد فاضل
رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com
Marfat.com

حضرت امیر اہل سنت

رہبر شریعت' پیر طریقت

صاحب فضیلت و عزیمت

حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ

ڈھانگری شریف

marfat.com
Marfat.com

ولادت مبارکہ

برصغیر پاک و ہند کے معروف روحانی مرکز آستانہ عالیہ فیض پور شریف متصل میرپور میں ۱۲ جماوی الثانی ۱۳۷۸ھ بمطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۵۸ء بروز بدھ سحری کے وقت، مجسمہ علم و عمل ولی کامل حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی جد امجد غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ نے نومولود کو آغوش شفقت میں لے کر ایک توجہ بھری نگاہ لطف و عنایت سے دیکھا گلشن دل مسرت سے کھل اٹھا بچے کے کان میں سنت کے مطابق اذان دی گئی۔ جد امجد علیہ الرحمتہ نے اپنے دست مبارک سے پہلی غذا گھٹی دی۔ والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ نے نہ جانے کیا سوچ کر نام "محمد عتیق الرحمان" تجویز فرمایا تو قدرت نے اسم با مسمّٰی بنا کر نہ صرف آپ کو فکر دوراں و غم دارین سے آزاد کر دیا بلکہ آپ خلق خدا کے لئے مصائب دنیا و آلام قلب و روح سے آزادی کا وسیلہ بن کر بندگان رحمان کو شر شیطان سے محفوظ و مامون فرما رہے ہیں۔

بچپن

حضور سیدی صاحبزادہ محمد عتیق الرحمان مدظلہ العالی کو رب دو جہاں نے اپنی رحمت کے بحر بیکراں سے یوں نوازا کہ آنکھ کھولی تو جد امجد غوث زماں اور والد بزرگوار قطب دوراں رحمہا اللہ تعالیٰ دونوں کا سایہ عاطفت و نظر عنایت حاصل ہونے کے علاوہ شب زندہ دار و تہجد گزار والدہ ماجدہ کی گود میسر آئی اور یوں سہ جہتی فیضان حاصل ہوا کہ صورت کے ساتھ ساتھ سیرت بھی نکھرتی

marfat.com

Marfat.com

چلی گئی اور خصائل حمیدہ شیر مادر کی طرح آپ کے ضمیر و طبیعت کا جزو بنتے رہے تا آنکہ آپ، علم و عمل، تقویٰ و توکل، صبر و تحمل، عجز و انکسار، قربانی و ایثار، سخاوت و شجاعت، فہم و فراست حق پرستی و حق شناسی، خدا ترسی و ملنساری، تواضع و وضعداری، استغناء و بے نیازی، حق گوئی و بے باکی اور جلال و جمال کا مرقع و مرصع بن گئے۔

والدین کو وہ قلبی لگاؤ تھا جو پورے خاندان میں صرف اور صرف آپ ہی کو میسر آیا تھا آپ اپنے ہونہار پوتے کو کبھی گود میں بٹھاتے کبھی کندھے پہ اٹھا لیتے کبھی پیار سے بلاتے کبھی ان کے ساتھ کھیل کو دل لبھاتے حضرت حضر و سفر میں بھی اکثر اس نور نظر کو ساتھ رکھتے اور آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتے آپ کو بھی جد امجد سے حد درجہ پیار تھا اور بعض دفعہ اس کا اظہار ایسے معصومانہ انداز میں فرماتے کہ حضور جد امجد کا دل تڑپ اٹھتا۔ اسی نوعیت کا ایک واقعہ حافظ محمد حنیف صاحب اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ابھی حضور سیدی صاجزادہ صاحب کی عمر بہت تھوڑی تھی کہ ایک روز مکئی کی چھلی جد امجد علیہ الرحمتہ کے حضور پیش کی اور معصومانہ لہجے میں بولے یہ لیجئے اسے کھا لیں آپ نے فرمایا میں بوڑھا آدمی ہوں منہ میں دانت نہیں میں یہ کیسے کھا سکتا ہوں! آپ نے مچلتے ہوئے عرض کی یہ میرے دانت لے لیں اور چھلی ضرور کھائیں" آپ یہ سن کر مسکرا دیئے اور پیار سے سینے کے ساتھ چمٹا لیا۔

بچپن کا یگانہ انداز

حضور سیدی صاجزادہ صاحب مدظلہ العالی کے انداز و اطوار زمانہ

marfat.com

Marfat.com

طفولت سے ہی یگانہ و جداگانہ تھے۔ قدرت نے فطرت میں ہی لہو و لعب اور کھیل تماشا کی تمنا نہیں رکھی تھی اور پھر گھر کے پاکیزہ ماحول نے آپ کے مشاغل بچگانہ کو اس نہج پہ ڈال دیا تھا کہ غیر محسوس انداز میں روحانیت کے غنچے کھل رہے تھے۔ آپ کی خواہش و تمنا' آپ کے انداز و اطوار' آپ کی پسند و ناپسند آپ کی خوشی و مسرت کی کیفیت آپ کے رنج و غصہ کی ماہیت آپ کے اشتعال و اضطراب کی حالت سب منفرد حیثیت و حقیقت کے مظاہر تھے۔

بچپن میں چلہ کشی

راقم الحروف (طالب حسین) اس واقعہ کا چشم دید گواہ ہے کہ آپ نہایت کمسن تھے ایک روز دربار عالیہ فیض پور شریف کی مسجد کے بڑے دروازے کے باہر مختلف اقسام کے درخت موجود تھے آپ نے ایک چادر لی اور ایک طرف اینٹوں کی آڑ کر کے چادر سے ایک چھوٹا سا خیمہ بنایا اور پھر اس کے اندر تشریف لے جا کر اس طرح بیٹھ گئے جس طرح کوئی خلوت نشینی اختیار کر کے چلہ کرتا ہے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ یہ تمام احوال خاموشی سے ملاحظہ فرماتے رہے۔ اور دل ہی دل میں گلستان تصوف کے اس گل نوخیز کی نزہت و نکہت پہ مسرت کا احساس فرماتے رہے اور پھر موجود احباب سے تحدیث نعمت کے طور پر ارشاد فرمایا مسجد کے باہر فلاں جگہ پہ حاجی صاحب چلہ کشی کر رہے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

یہ تسبیح جوڑنے کے لئے آئے ہیں

حاجی عبدالرشید صاحب کا کہنا ہے کہ ہم بہت سارے سنگی حضرت ثانی حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ محفل اہل دل بجی تھی اور حضرت صاحب علیہ الرحمتہ تسبیح پر کچھ اوراد و وظائف بھی پڑھتے جا رہے تھے کہ تین چار سال کے نونہال حضرت صاحبزادہ باکمال کہیں سے اچانک تشریف لے آئے اور یکایک آپ کے ہاتھ سے تسبیح لے کر چل دیئے۔

احباب کو خیال گزرا کہ آپ کی عمر بہت چھوٹی ہے عقل و شعور نہ ہونے کے برابر ہے کہیں تسبیح کا دھاگہ توڑ کر دانے بکھیر نہ دیں اور تسبیح بھی قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ یہ خیال کر کے ایک سنگی آپ کے پیچھے لپکے تا کہ تسبیح لے لیں لیکن قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا کہ تسبیح نہ چھیننا انہی کے پاس رہنے دیں۔ آپ نے تسبیح کو الٹ پلٹ کر دیکھا پھر بڑی احتیاط اور سلیقے سے اکٹھی کر کے قبلہ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر کے کہنے لگے بابا جی! یہ لیں قبلہ حضرت ثانی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے تبسم فرمایا اور حاضرین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا "یہ تسبیح جوڑنے کے لئے آئے ہیں توڑنے کے لئے نہیں"

marfat.com
Marfat.com

والد گرامی کی آپ پہ توجہ اور تربیت کا انداز

حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کی حضرت اہلسنت قبلہ صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمان دامت برکاتہم العالیہ کا ابتداء ہی سے خصوصی نظر عنایت تھی اہل نظر اسی دور سے دیکھ رہے تھے کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ آگے چل کر آپ ہی آستانہ عالیہ کے فیضان معرفت کے امین و قسیم بننے والے تھے اس پھول کی بڑے طریقے سے آبیاری ہو رہی تھی اس ہیرے کو بڑے سلیقے سے اس خاص مقصد کے لئے بڑے حسین انداز میں تراشا جا رہا تھا۔ والد گرامی جو آپ کے پیرومرشد بھی تھے کی توجہ کا یہ عالم تھا کہ ابھی حضرت صاحبزادہ صاحب قرآن کریم حفظ فرما رہے تھے تو حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ آپ کی تعلیمی ترقی کی باقاعدہ ڈائری مرتب فرماتے جا رہے تھے اس ڈائری کے چند اوراق شامل کئے جاتے ہیں جن سے حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی آپ سے شدید قلبی محبت و انسیت اور انداز و شان تربیت کا اندازہ ہوتا ہے آپ کے کرم و توجہ سے حضرت امیر اہل سنت جلد ہی علوم ظاہری و باطنی میں کمال حاصل کر کے اور مرشد برحق کا عکس جمال بن کر آپ کے حسین حیات ظاہرہ ہی اس مقام تک پہنچ گئے جس کے لئے انہیں تیار کیا جا رہا تھا۔

یہ فیضان نظر تھا یا مکتب کی کرامت تھی
سکھلائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

marfat.com

Marfat.com

تعلیم و تربیت

حضور سیدی امیر اہل سنت صاجزادہ محمد عتیق الرحمان مدظلہ العالی نہایت ذہین زیرک اور فطین واقع ہوئے ہیں مزید برآں حضرت غوث زماں کی نظر عنایت نے سونے کو کندن بنا دیا آپ نے بہت چھوٹی عمر میں حصول تعلیم کا آغاز کیا جد امجد حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ نے بسم اللہ پڑھائی پھر ابتداء میں والدہ محترمہ نے ناظرہ قرآن پڑھانا شروع کیا عمر مبارک کچھ اور زیادہ ہوئی تو والد گرامی حضرت خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ بقیہ قرآن پاک ناظرہ مکمل کر دیا پھر حفظ قرآن بھی والد گرامی سے کیا بعد ازاں درس نظامی کا آغاز کیا اس دور میں مختلف مقامات پر ایک مدارس تعلیم کے سلسلے میں خاصے مشہور تھے آپ نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ کسی دوسرے ادارے میں جا کر تعلیم حاصل کریں لیکن والد گرامی علیہ الرحمتہ نے ہر بار انکار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نہیں آپ یہیں پر پڑھیں چنانچہ درس نظامی کی تکمیل خود مکمل کرائی اور اس کے ساتھ ساتھ فیضان نظر کا سلسلہ بھی جاری رہا گویا جسم، عقل، شعور علم اور روح کی بالیدگی کا ہمہ جہتی سلسلہ پروان چڑھتا رہا اور بالآخر بام عروج و کمال تک جا پہنچا۔

marfat.com

Marfat.com

سند تبلیغ و ارشاد

حضور سیدی امیر اہل سنت صاجزادہ صاحب دامت فیوضکم نہایت پر سوز دل گداز' سحر انگیز شعلہ نوا اور پر تاثیر خطیب ہیں اور اپنی ان صلاحیتوں کے ذریعے تبلیغ و اشاعت دین و ترویج مسلک اہل سنت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں وعظ و تبلیغ کا سلسلہ آپ نے نہایت کم سنی میں شروع فرما دیا تھا۔ پہلے پہل آپ کا یہ وصف اس وقت منظر عام پر آیا جب رہنمائے سالکاں حضرت پیر سید نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے برادر اصغر پیر سید رکن عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے جسد مبارک منگلاڈیم کی وجہ سے گوڑھا سیداں شریف سے میرپور کے موجودہ شہر میں نئی آبادی سنگوٹ میں منتقل کیا گیا تو وہاں سالانہ عرس مبارک کی تقریب منعقد ہوئی جید علما و مشائخ تشریف لائے اور عقیدت مندوں کا ایک ہجوم تھا نماز ظہر کے بعد معروف خطیب حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم لدڑوی رحمتہ اللہ علیہ نے فن خطابت کا مظاہرہ کیا اور تبلیغ کا خوب حق ادا کیا اس کے بعد حضرت قبلہ صاجزادہ صاحب مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا اس وقت آپ کی عمر تقریباً نو یا دس سال کی تھی کرسی پر بیٹھے آپ کے پاؤں زمین پر نہ لگتے تھے پہلے تو حاضرین حیران تھے کہ اس بچے کو کیوں اس مقدس کرسی پر بیٹھا دیا گیا ہے لیکن جب آپ نے خطاب شروع کیا تو سحر انگیزی کا یہ عالم تھا کہ سامعین بے خود ہوئے جا رہے تھے اور بے ساختہ داد و تحسین کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ علماء کو اس وقت یہ کہتے سنا گیا کہ یہ بچہ نہیں وقت کا سب سے بڑا علامہ ہے جب پینتالیس منٹ کے بعد آپ کا

Marfat.com

خطاب ختم ہوا تو لوگوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ آپ مزید خطاب فرمائیں لیکن آپ نے فرمایا بس مجھے منتظمین نے جو وقت دیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ پھر یہ سلسلہ تبلیغ و خطابت بڑھتا ہی گیا۔ جامعہ نعیمہ لاہور میں علماء و مشائخ اور عوام کا جم غفیر ہو یا حیدر آباد کی سر زمین ۔ میرپور اور آزاد کشمیر کے متعدد مقامات بڑی بڑی کانفرنسیں ہوں یا اٹک ' راولپنڈی' گجرانوالہ' لاہور اور سیالکوٹ کے اہم علمی و روحانی مراکز کے عظیم اجتماعات ہر جگہ آپ کی آواز حق گونجتی ہے اور اس میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کی زبان سے بے لوث ارشادات کانوں کے ذریعے دل میں اترتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ اس تبلیغ و دعوت کے پیچھے عمل کی بے پناہ قوت اور روحانیت کا جلوہ موجزن ہے آپ احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ اس طرح انجام دیتے ہیں کہ دلوں کی تشنگی اور ذہنوں کا ابہام یکسر ختم ہو کر اذعان و ایقان' ایمان و عرفان نکھر کر سامنے آ جاتا ہے۔ اسی لئے تو غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ نے میرپور کی تاریخی سنی کانفرنس میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کو خراج تحسین پیش کیا تھا کہ "اے آزاد کشمیر اور پاکستان والو! حضرت صاحبزادہ صاحب کا وجود مسعود آپ کے لئے باعث رحمت و فخر اور گراں قدر سرمایہ ہے اس مختصر سی عمر میں آپ نے دین اسلام کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ باعث صد آفریں و افتخار ہیں"

marfat.com

Marfat.com

بیعت و خلافت

حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن مدظلہ تعالیٰ نے تمام دینی علوم کی تکمیل اپنے والد گرامی قدر قبلہ حضرت صاحب قدس سرہ العزیز ہی سے لی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور قبلہ عالم حضرت پیر محمد فاضل قدس سرہ العزیز آپ کے والد' استاد اور پیرو مرشد ہیں صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن مدظلہ العالی برملا فرماتے ہیں کہ یہی تین نسبتیں میرے لئے سرمایہ حیات و سرمایہ دارین ہیں یہاں یہ دلچسپ واقعہ اور حقیقت اس موضوع کی جان بن جائے گی کہ بزرگان دین اپنے اکابر مشائخ اور ان کے سجادگان سے کبھی منقطع نہیں ہوتے۔ بلکہ نسلاً بعد نسلاً یہ تعلق قائم رکھتے ہیں اب یہاں دیکھئے کہ حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن صاحب نے اپنے والد ماجد سے قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا۔ یا حفظ ہر دو موقعوں پر آپ کو حضرت ثالث قبلہ عالم قدس سرہ العزیز نے دربار آوان شریف کے سجادہ نشین اور سرکار غریب نواز کی آنکھوں کے تارے غوث زماں قطب دوراں محبوب محبوب رب لامکاں حضرت صاحبزادہ قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ ممندہ شریف (گجرات شریف) کے حضور پیش کیا اور انہوں نے آخری سبق سنا و ختم ہوا اور خصوصی دعائیں فرمائیں بعد ازاں واپس آکر پہلی بار فیض پور شریف اور دوسری مرتبہ ڈہانگری شریف میں خوشی کے جشن ہوئے دیگیں پکیں اور بے پناہ شیرینیاں تقسیم ہوئیں۔ اور ہر طرف سے مبارک بادیں پیش کی گئیں۔ ایک مرتبہ حضرت قبلہ عالم خواجہ پیر محمد فاضل صاحب قدس سرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن صاحب

marfat.com
Marfat.com

کو ڈہانگری شریف سے لے جا کر حضور سیدی حضرت ثانی قبلہ حضرت صاحب آوان شریف (ممندہ شریف) کے حضور پیش کیا اور عرض کی کہ آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیں اور بیعت فرمائیں اس پر سرکار ممندہ شریف کچھ دیر خاموش رہے اور مراقبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن صاحب کو قصیدہ بردہ شریف کے کچھ مقامات پڑھائے اور اس کی اجازت دی۔ خصوصی دعا فرمائی اور حضرت قبلہ پیر محمد فاضل صاحب قدس سرہ العزیز کو فرمایا کہ ہم نے یہ کر دیا ہے اب آپ بیعت انہیں خود کرنا ۲۰ رمضان المبارک ۹۸ھ مطابق ۱۹۷۸ء کو حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن صاحب نے اعتکاف بیٹھنے کی تیاری کی تو اس روز بعد نماز عصر حضرت قبلہ عالم خواجہ پیر محمد فاضل صاحب قدس سرہ العزیز نے انہیں اپنے حجرے شریف میں طلب فرما کر بیعت کیا اور ساتھ ہی اعتکاف بٹھا دیا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز نے آپ کو سلوک کی تکمیل کرائی اول سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور بعد ازاں سلسلہ عالیہ قادریہ غوثیہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ اور اپنی خصوصی توجہ و نظر عنایت سے سلسلہ سہروردیہ کبیرویہ اور سلسلہ چشتیہ کی اجازت و خلافت سے بھی نوازا۔ حضرت قبلہ عالم خواجہ پیر محمد فاضل صاحب قدس سرہ العزیز صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن صاحب کو آستانہ ہائے عالیہ باولی شریف' سنگوٹ شریف' آوان شریف' روہتڑہ شریف اور دربار کھڑی شریف حضرت بابا پیرے شاہ غازی رحمتہ اللہ علیہ دربار گجرات شریف حضرت سید محمد کبیر الدین شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ دربار بابا پیر لنگر شریف' مزارات

marfat.com

Marfat.com

شریف وارا (آوان شریف) حضرت سلیمان پارس جہلم شریف دربار عالیہ بشندور شریف (کوٹ دیوان صاحب) اور دربار حضرت بابا لوگرا رحمۃ اللہ علیہ برنالہ بھکواری اپنی حاضریوں کے دوران ضرور ساتھ رکھتے اور یہی کمال ہے کہ اپنے مشائخ کے مزارات پر حاضری کے طریقے اور آداب صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمن صاحب نے اپنے والد گرامی قدر اپنے استاد اور اپنے پیرو مرشد سے بار بار حاصل کیے۔

بیعت کرنے کا حکم

حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ پیر محمد فاضل صاحب قدس سرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمن صاحب کو خلافت و اجازت عطا کرنے کے ساتھ ہی راہ حق و معرفت کے متلاشیوں کو بیعت کرنے کا حکم فرمایا اور پھر لوگ جب قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے حضور حصول بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ انہیں حضرت صاحبزادہ محمد عتیق الرحمن صاحب کے پاس بھیجتے۔ اور حکم فرماتے کہ اس آنے والے کو سلسلہ شریف میں داخل کریں۔ بے پناہ خوش نصیب ایسے ہیں جو حضور قبلہ عالم حضرت ثالث خواجہ پیر محمد فاضل صاحب قدس سرہ العزیز کے حکم سے حضرت رابع خواجہ پیر محمد عتیق الرحمن صاحب سے بیعت ہوئے۔

یہ صفحہ صـ 176 پر ہونا چاہیے تھا

حضرت ثانی قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چار صاحبزادہ گان اور ایک صاحبزادی صاحبہ ہیں صاحبزادی صاحبہ جو ولیہ کاملہ ہیں بحمد اللہ اور بقیہ

marfat.com

Marfat.com

دحیات ہیں حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے داماد حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب بلند پایہ عالم دین حافظ قرآن اور نہایت باعمل شخصیت ہیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ محمد خلیل الرحمٰن صاحب کا چار سال پہلے وصال ہوا۔ اور دینہ میں تدفین ہوئی۔ صاحبزادہ محمد خلیل الرحمٰن صاحب اپنے نانا جان حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے منظور نظر تھے۔ اور ان کے اوصاف حمیدہ کا سارا خاندان معترف ہے مولانا قاری محمد طاہر آزاد صاحبزادہ محمد جمیل صاحب اور صاحبزادہ قاری محمد نجیب صاحب حضرت حافظ محمد عبدالرحمٰن صاحب کے صاحبزادگان میں ہیں

حضرت قبلہ عالم حضرت ثالث قبلہ حضرت صاحب قدس سرہ العزیز کے صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ محمد دلیل الرحمٰن صاحب و حضرت صاحبزادہ محمد حمیدالرحمٰن صاحب دونوں کا نہایت کم سنی میں ہی وصال ہو گیا تھا۔ یہ دونوں حضرت رابع قبلہ صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن صاحب کے چھوٹے برادران تھے۔ قبلہ حضرت ثالث حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تین صاحبزادیاں ہیں بڑی صاحبزادی صاحبہ جو حضرت والا شان صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کی بڑی ہمشیرہ ہیں کی قیام گاہ دینہ میں ہے اور دو صاحبزادیاں حضرت رابع صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی چھوٹی ہمشیران ہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے ایک صاحبزادی صاحبہ کی رہائش دربار عالیہ ڈھانگری شریف میں خود تعمیر کرا دی تھی اور یہ

marfat.com

Marfat.com

حضرت ملکی صاحبہ کے ساتھ بڑی تعداد میں طالبات کو درس قرآن اور مستورات میں تبلیغ و ارشاد فرماتی ہیں حضرت رابع قبلہ پیر محمد عتیق الرحمن صاحب مدظلہ العالی کی اہلیہ محترمہ جو پیر طریقت حضرت پیر عبدالسمیع عثمانی مدظلہ العالی دربار عالیہ روڑ شریف کی صاحبزادی صاحبہ ہیں اس کار خیر میں وہ بھی شریک ہیں حضرت قبلہ عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی چھوٹی صاحبزادی صاحبہ برمینگھم یو کے میں قیام پذیر ہیں۔

حرمین پاک کی حاضریاں

حضرت امیر اہل سنت صاحبزادہ صاحب دامت فیوضکم کے رگ و پے میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر سرایت کئے ہوئے ہے کہ اس محبوب حجازی صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد و مسکن کی زیارت کے لئے ہمیشہ سے بے قرار و کمربستہ رہتے ہیں حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی حاضری حضور جد امجد قدوۃ السالکین حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ اور زبدۃ العارفین حضرت خواجہ محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ اور محترمہ والدہ ماجدہ مدظلہا کے ہمراہ تقریباً پانچ سال کی عمر میں نصیب ہوئی آپ ۱۹۶۴ء کے اوائل میں اپنے جد امجد رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ روانہ ہوئے حضرت سیدی داتا علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے دربار گہربار میں حاضری دی رات لاہور میں قیام رہا پھر وہاں سے کراچی کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں آپ کے والد لاثانی اور والدہ ماجدہ بھی پہنچ گئے چند یوم ضروری کاغذات کی

marfat.com

Marfat.com

تکمیل میں صرف ہوئے اور پھر حرمین طیبین کے لئے روانگی ہوئی والد گرامی حضور قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے کندھوں پر اٹھا کر تمام مناسک حج ادا کرائے۔ اسی دوران مکہ مکرمہ میں معروف علمی شخصیت علامہ عبدالحامد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ جد امجد اور والد گرامی رحمتہ اللہ سے ملاقات کے لئے آئے تو آپ کو دیکھ کر پوچھا میاں صاجزادے کیا پڑھتے ہو؟ آپ نے فوراً ایک سورۃ سنائی۔ اتنی چھوٹی سی عمر میں اس طرح قرآن کی سورۃ سن کر علامہ بدایونی متعجب بھی ہوئے اور مسرور بھی پھر خوش ہو کر ایک ریال انعام دے کر مبارک باد بھی دی

حاجی کون کہے گا

آپ نے اپنے والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ کے کندھوں پر بیٹھ کر حج کے تمام مناسک پوری خوبی اور اہتمام کے ساتھ ادا کئے آپ کا جذبہ شوق دیدنی تھا اسی اثنا میں کچھ دیر خاموش رہے اور پھر جد امجد حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے عرض کی باباجی آپ تو بڑے ہیں اس لئے حج کے بعد لوگ آپ کو حاجی صاحب کہا کریں گے میں تو بہت چھوٹا ہوں بھلا مجھے حاجی کون کہے گا؟ آپ نے الفاظ کچھ ایسے پر درد اور پرسوز لہجے میں کہے کہ حضرت جد امجد کا دریائے رحمت جوش میں آگیا ہونہار نور نظر پر نازاں بھی ہوئے اور پھر غور سے چہرے پر نگاہیں جما کر فرمایا ہمارے متعلق تو بہت کم لوگ جانتے ہوں گے کہ حاجی ہیں لیکن آپ کو ہی لوگ حاجی صاحب کے لقب سے پکاریں گے وہ دن اور آج کا دن احباب و متعلقین آپ کے اسم گرامی سے کم ہی واقف ہیں صرف

marfat.com

Marfat.com

حاجی صاحب کے لقب سے پکارتے اور جانتے ہیں ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ اس ہستی کے الفاظ ہیں کہ لوگوں نے خود مشاہدہ کر لیا کہ وہ مر کر بھی زندہ ہیں تو ان کے الفاظ کب مر سکتے ہیں

فی البدیہ جواب

دوران حج ایک دن آپ حرم محترم میں اپنے والد گرامی اور جد امجد رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ بیٹھے ذکر میں مشغول تھے ہندوستان کے ایک جید عالم دین نے دیکھا اور پوچھا برخوردار اللہ کو دیکھا بھی ہے کہ ویسے ہی اللہ اللہ کرتے جا رہے ہو؟ یہ الفاظ ازراہ تفنن طبع فرماتے تھے آپ نے فوراً معصومانہ انداز میں جواب دیا ہاں لیکن یہاں اللہ کے گھر میں وہ عالم یہ برجستہ جواب اور انداز دیکھ کر حیران رہ گئے۔

حضرت رابع قبلہ صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمٰن مدظلہ العالی نے اب تک حرمین شریفین کے ۹ سفر کئے ہیں آپ نے ۱۹۷۴ء میں اپنے جد امجد و والد گرامی رحمتہ اللہ علیہما اور اپنی والدہ ماجدہ مدظلہا کے ساتھ حج ادا کیا اس وقت آپ کی عمر ۵ سال تھی اور والد گرامی نے اپنی آغوش میں لے کر حج ادا کرایا ۱۹۹۱ء میں آپ نے دوسرا حج ادا کیا اس کے علاوہ ۷ سفر حرمین شریفین کی حاضریوں و عمرہ کے لئے کئے ابھی ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۱۷ھ ۲ جنوری ۱۹۹۷ء آپ نے حرمین شریفین کا سفر کیا عمرہ ادا کیا اور مدینہ پاک حاضری دی حضور قبلہ عالم حضرت ثالث قبلہ حضرت صاحب قدس سرہ العزیز کے ایک خاص مرید اور حضرت رابع پیر محمد

marfat.com

Marfat.com

عتیق الرحمن کے منظور النظر سنگی چوہدری خادم حسین صاحب ایسر والوں نے اس سارے سفر کا اہتمام کیا اور خود بھی ساتھ رہے اس سفر میں صوفی عبدالخالق صاحب ڈہانگری شریف والے اور صوفی عبدالخالق میرائی والے بھی آپ کے ساتھ تھے آپ بطور خاص ابواء شریف بھی گئے اور حضور اکرم نور مجسم رحمتہ عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت مائی آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر شریف پر حاضری دی اور کافی دیر وہاں ٹھہرے۔

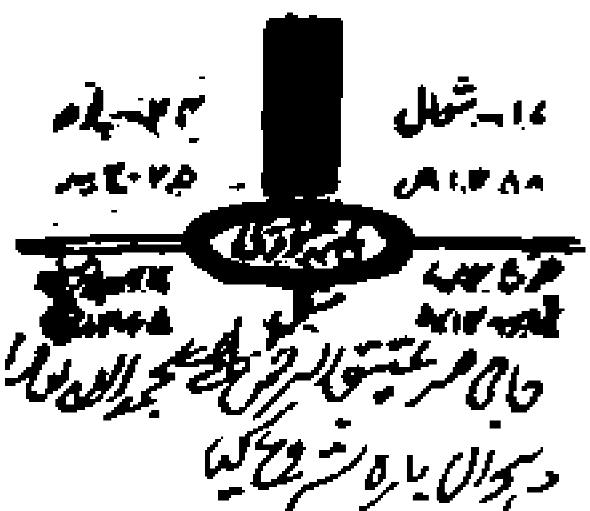

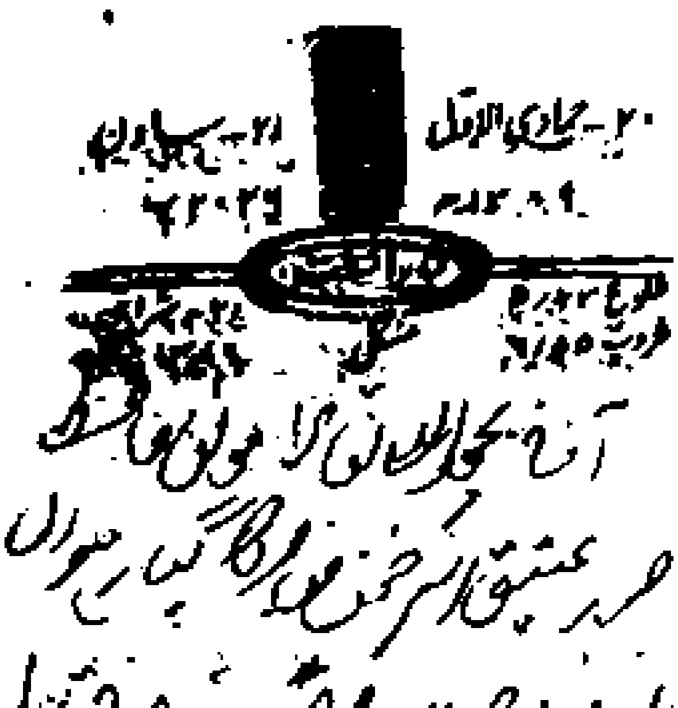

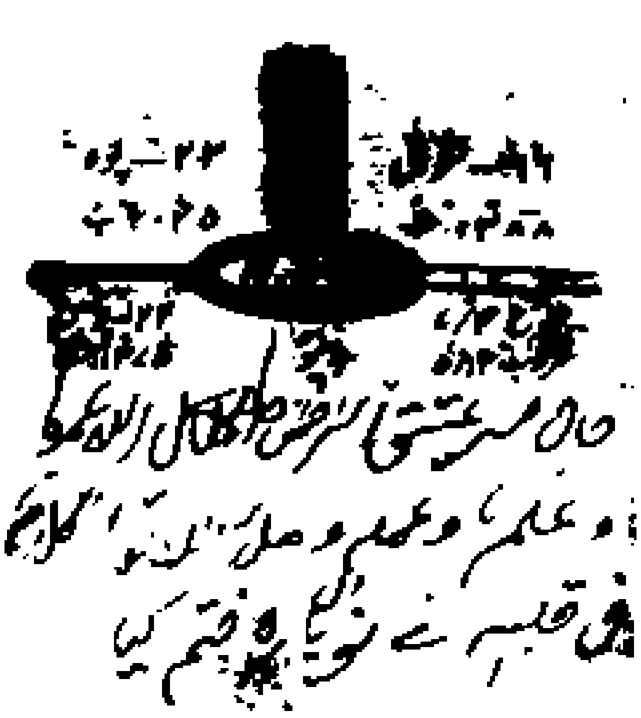

توجہ اور عنایت

حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ پیر محمد فاضلؒ کا قبلہ صاحبزادہ صاحب دامت برکاتہم العالی کی تعلیم و تربیت کے لئے دلچسپی کے اظہار کے بطور نمونہ اپنے دست مبارک سے تحریر کردہ ذاتی ڈائری کے چند صفحات ملاحظہ فرمائیں۔

اس وقت صاحبزادہ صاحب کا بچپن تھا اور اپنے والد گرامی سے قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔

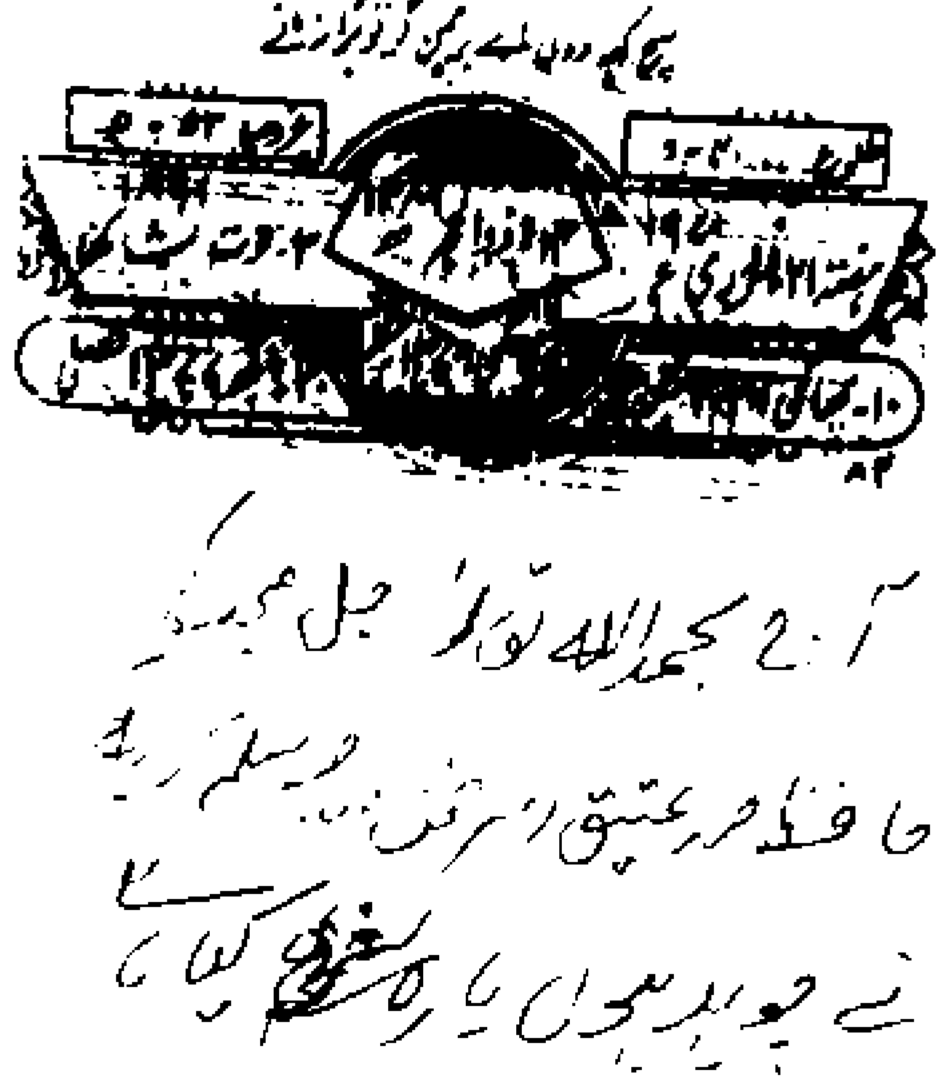

marfat.com
Marfat.com

سیاسی و قومی خدمات

حضرت امیر اہل سنت پیر محمد عتیق الرحمان دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ پاک نے جن گوناگوں صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا ہے اس کی نظیر و مثال ناممکن نہیں تو انتہائی دشوار تر ضرور ہے۔ آپ نے جہاں علم و عرفاں خطاب و بیاں' ریاضت و مجاہدات' خدمت خلق اور اشاعت دین کے میدانوں میں نقوش دوام ثبت فرمائے ہیں وہاں میدان سیاست میں بھی اپنا لوہا منوایا ہے لیکن آپ موجہ شہر بے مہار سیاست دوران نہ کبھی قائل رہے نہ ہی کبھی اسے اپنا مطمع نظر بنا کر درخور اعتنا سمجھا نہ کبھی اپنا دامن اس آلائش میں ملوث کیا اور نہ اہل دول کا ساتھ دیا بلکہ آپ تو جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی" کے پیش نظر آپ سیاست امور مملکت و انداز خدمت کے اس پیمانہ کو سمجھتے ہیں جو صدیق اکبر' فاروق اعظم' عثمان غنی' مولائے علی اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قائم فرمایا تھا یا پھر محمود غزنوی' سلطان صلاح الدین ایوبی اور اورنگزیب عالمگیر رحمہم اللہ اجمعین نے اختیار کیا تھا آپ نے دین قوم اور ملک کی انہی خدمات کو سیاست سمجھا' سیاست جانا اور سیاست کہا اور پھر انہیں اپنایا آپ نے غلط کاران سیاست کو للکارا ان کے افکار و اعمال کی تباہ کاریوں سے پردہ اٹھایا اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بقا' تحفظ ناموس رسالت اور نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا نہ صرف زبانی کلامی مطالبہ کیا بلکہ اس کے لئے اپنی تمام قوت و صلاحیت کو بروئے کار لانے کا دو

marfat.com

Marfat.com

ٹوک اعلان فرمایا۔ آپ کی آواز کسی ایک فرد یا کسی ایک جماعت کی آواز نہ تھی بلکہ شمع رسالت کے پروانوں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں اور آپ کے ایک اشارہ ابرو سے عصمت نبوت پہ کٹ مرنے والے ایک عوامی سیلاب کی آواز تھی اسی لئے ایوان اقتدار میں یکدم زلزلہ سا آگیا ارباب حکومت پر سکتہ طاری ہو گیا ان کے ہوش و حواس اڑ گئے اور اپنے تمام ناپاک ہتھکنڈے آزمانے کے بعد جھنجھلاہٹ میں آپ کو گرفتار کر کے پابند سلاسل کرنے کا اقدام ہی نہ کیا بلکہ بدنام زمانہ دلائی کیمپ لے جایا گیا۔ لیکن سلسلہ مجددیہ کی اس کڑی کے عزم و استقلال' ہمت و جرات طاقت و قوت اور غیرت ایمانی کے اس شاہکار کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کے نتائج و عواقب فوراً ہی تیرہ دماغ حکمرانوں نے محسوس کر لئے اور کسی بڑے طوفان ردعمل کے خوف سے لرزہ براندام ہو گئے اور ۲۶ جون ۱۹۷۶ء کو گرفتار کر کے جوں ہی دلائی کیمپ پہنچایا گیا دوسرے ہی دن اگلے قدم سے حکومت نے رجوع کر لیا اور آپ کو رہا کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی

marfat.com

Marfat.com

جموں و کشمیر سنی کانفرنس کا انعقاد

۴ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو آپ ہی کی کاوشوں سے میرپور کے قائداعظم اسٹیڈیم کے وسیع و عریض میدان میں جموں و کشمیر سنی کانفرنس منعقد ہوئی صرف میرپور ہی نہیں پوری وادی کشمیر میں چشم فلک نے پرستاران توحید اور عاشقان شمع رسالت کے پروانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا اتنا بڑا سمندر کبھی نہ دیکھا ہو گا اس دن پاکستان اور آزاد کشمیر سے کشمیری عوام کے سارے قافلے اور سارے راستے میرپور جا رہے تھے۔ درختوں کی سرسبزی و شادابی کو سبز پرچم پر گنبد خضریٰ کی تابانی نے ماند کر دیا تھا۔ عالم تصوف و روحانیت' زینت ہائے آستانہ جات دنیائے علم و فضل کے تابندہ ستارے جہان عقل و خرد کے شہسوار محراب و منبر کے وارثان علم و عمل کے سارے شگفتہ پھول فہم و ادراک کے سارے دھارے میرپور میں پھونٹے تھے غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی دامت برکاتہم العالی' مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی مدظلہ العالی' پیر سید برکات احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ جلال پور شریف پیر محبوب الرحمان رحمتہ اللہ علیہ عید گاہ شریف راولپنڈی

پیر آفتاب احمد قاسمی رحمتہ اللہ علیہ موہڑہ شریف' پیر علاؤ الدین صدیقی دامت فیوضکم العالی نیریاں شریف میاں جمیل احمد صاحب مدظلہ العالی شرقپور شریف مولانا مفتی مختار احمد نعیمی رحمتہ اللہ علیہ حضرت مولانا سعید احمد صاحب رحمتہ

marfat.com

Marfat.com

اللہ علیہ خطیب داتا دربار لاہور پیراعظم شاہ صاحب مدظلہ العالی گڑھی شریف اور لاتعداد مشائخ عظام و علماء کرام جمع ہوئے اور مسئلہ کشمیر تحریک آزادی کشمیر تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تبلیغ و اشاعت مسلک اہل سنت کے لئے متفقہ لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ بہت اہم اور جامع منصوبے ترتیب دیئے گئے اور ان تمام اکابرین نے حضرت امیر اہل سنت صاجزادہ صاحب دامت فیوضکم العالی کی ولولہ انگیز قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور آپ کی سعی و کاوشوں کو داد و تحسین پیش کرتے ہوئے ریاست جموں و کشمیر کی آزادی اور مسلک حقہ کے لئے آپ کے وجود کو نعمت غیر مترقبہ قرار دیتے ہوئے بھرپور حمایت و تعاون کا یقین دلایا۔

marfat.com

Marfat.com

جمیعت علماء جموں و کشمیر کی تشکیل جدید

جمیعت علماء جموں و کشمیر کے نام سے ایک جماعت موجود تو تھی لیکن عملاً اس کا عدم اور وجود برابر تھے ۷ اگست ۱۹۷۷ کو مرکزی جامع مسجد میرپور میں کچھ اہل درد علماء و مشائخ کا ایک بھرپور اجتماع ہوا جس میں جمیعت کو فعال بنانے اور نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیز تر کرنے کے لئے غوروخوض ہوا بڑے غور و حوض کے بعد جہاندیدہ اور بزرگ عالم دین شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عالم صاحب نے تجویز پیش کی کہ حضور قبلہ صاحبزادہ صاحب کو جمیعت کا ناظم اعلیٰ منتخب کر لیا جائے تو جمیعت اپنے دینی و ملی مقاصد حاصل کر سکے گی چنانچہ اس تجویز کے آتے ہی تمام علماء و مشائخ نے نہایت پرجوش انداز میں متفقہ طور پر بھرپور تائید کی اور اس طرح ایک مذہبی سیاسی جماعت کی تقریباً تمام تر ذمہ داریاں آپ کے کندھوں پہ آن پڑیں۔ آپ نے جمیعت کے لئے جو انتھک جدوجہد کی اس نے جمیعت کو تھوڑے ہی عرصہ میں بام عروج تک پہنچا دیا۔

جموں و کشمیر قومی اتحاد

۵ ستمبر ۱۹۷۷ء کو راولپنڈی میں آزاد جموں و کشمیر کی چھ سیاسی جماعتوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جموں و کشمیر قومی اتحاد تشکیل دینے کا فیصلہ ہوا اس اتحاد کا نظام چلانے کے لئے غوروخوض کیا گیا تو تمام جماعتوں اور ان کے راہنماؤں کی نگاہ انتخاب آپ پر ہی ٹھہری اور اس طرح یہ اہم قومی ذمہ

marfat.com

Marfat.com

داری بھی آپ کے کندھوں پہ آن پڑی۔ آپ نے جس تندہی سے اتحاد کے کام کو آگے بڑھایا بڑے بڑے منجھے ہوئے سیاستدان اس پر انگشت بدنداں رہ گئے۔ آپ نے قومی اتحاد کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

جمیعت علماء جموں و کشمیر کی صدارت

۱۴ دسمبر ۱۹۸۳ء کو میرپور میں جمیعت علماء جموں و کشمیر کا ایک اہم اجلاس ہوا جمیعت کے دونوں دھڑے موجود تھے اور سب نے متفقہ طور پر آپ کو جمیعت کا صدر منتخب کیا اس کے بعد آپ جمیعت کے قائد کی حیثیت سے مسلک اہل سنت کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نفاذ کی جدوجہد میں بھرپور کاوشیں فرماتے رہے۔

حضور قبلہ عالم حضرت محمد فاضل رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد خانقاہی ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ جمیعت کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گئے لیکن مورخہ کو اسلام آباد میں علماء و مشائخ کے ایک بھرپور اجتماع میں ان کے شدید اصرار پر آپ نے باول ناخواستہ جمیعت کی صدارت کا عہدہ دوبارہ قبول فرمالیا۔

اور ۱۰ مارچ ۱۹۹۶ء کو میرپور میں جموں و کشمیر علماء کنونشن منعقد کیا جس میں پوری ریاست آزاد جموں و کشمیر اور پاکستان میں مقیم مہاجرین کے تمام قابل ذکر علماء و مشائخ نے بھرپور شرکت کی اور تمام نے متفقہ طور پر تحریک آزادی کشمیر ملک میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کی عملی جدوجہد کرنے

marfat.com

Marfat.com

اور ملکی سیاسی صورت حال کے پیش نظر آپ کے اقدام کی مکمل حمایت کی اور آئندہ کے لئے بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ تمام نے متفقہ طور پر آپ کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور آپ کی پالیسیوں کی منظوری کے ساتھ ساتھ آئندہ کے لائحہ عمل کا اختیار بھی دیا۔

۲۶ اپریل ۱۹۸۵ء جمعۃ المبارک کو اسلام آباد میں آزاد کشمیر کے بانی صدر سردار محمد ابراہیم خان کی قیام گاہ پر آزاد کشمیر کی سیاسی جماعتوں جن میں جمعیت علماء جموں و کشمیر پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر محاذ رائے شماری' جمعیت علماء اسلام جموں و کشمیر تحریک استقلال آزاد کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی لبریشن فرنٹ اور مسلم کانفرنس غازی گروپ نے آزاد کشمیر میں بحالی جمہوریت کے لئے ایک مشترکہ تنظیم' تحریک بحالی عوامی حقوق (ایم آر پی) قائم کی اور اتفاق رائے سے سردار محمد ابراہیم خان صدر اور حضرت صاحبزادہ پیر محمد عتیق الرحمن صاحب سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے تھے۔

صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم کے ساتھ مذاکرات

حضرت امیر اہل سنت نے آزاد جموں و کشمیر قومی اتحاد اور جمعیت علماء جموں و کشمیر کی نمائندگی کرتے ہوئے متعدد مرتبہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر جنرل ضیاء الحق سے ملاقاتیں کیں اور قومی و ملکی امور پر مذاکرات کئے کبھی یہ ملاقاتیں وفود کی صورت میں ہوتیں اور کبھی تنہا آپ ہی تشریف لے جاتے' ایک اہم ترین ملاقات میں غلام اسحاق خان اور لیفٹیننٹ جنرل

marfat.com
Marfat.com

ریٹائرڈ فیض علی چشتی بھی موجود تھے آپ نے دو ٹوک الفاظ میں جنرل ضیاء الحق مرحوم سے ملک میں فوری طور پر نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نفاذ کا مطالبہ کیا جسے جنرل صاحب نے زبانی طور پر تو منظور بھی کیا لیکن عملاً کچھ نہ کر سکے۔

آپ نے جنرل صاحب سے بھرپور طور پر مطالبہ کیا کہ آزاد جموں و کشمیر میں اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دی جائے جو اسلامی قوانین کے لئے ٹھوس کام کرے۔ انہوں نے آپ کو پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت قبول کرنے کی پیش کش کی لیکن آپ نے انکار فرما دیا اور فرمایا کہ ریاست جموں و کشمیر کی اپنی علیحدہ حیثیت ہے اور جب تک مقبوضہ جموں و کشمیر آزاد ہو کر پاکستان کے ساتھ شامل نہ ہو جائے اس وقت تک آزاد جموں و کشمیر میں کسی قسم کے تغیر و تبدیل کی اجازت نہیں دی جا سکتی چنانچہ آپ کے استدلال اور مطالبہ پر آزاد جموں و کشمیر نظریاتی کونسل معرض وجود میں آئی جو اپنا کام اب تک مسلسل انجام دے رہی ہے اس کی تمام تفصیلات قومی اخبارات میں چھپ چکی ہے۔ اس کے علاوہ صدر پاکستان کے ساتھ تحریک آزادی کشمیر اور دیگر اہم نوعیت کے قومی و ملی معاملات پر مذاکرات اور تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آپ نے ہمیشہ بلا لحاظ عہدہ و منصب کھری' سیدھی اور سچی بات کی اور کسی قسم کی لگی لپٹی نہیں رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض سیاسی رہنما اور حکمران آپ کی مخالفت پر کمربستہ رہنے کے باوجود آپ کی صداقت' سیادت اور سیاست کے ہمیشہ مداح رہے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

تحریک آزادی کی جدوجہد

آپ نے ہمیشہ تحریک آزادی کشمیر کے لئے انتھک جدوجہد کی راولپنڈی میں ایک زبردست احتجاجی ریلی منعقد ہوئی اقوام متحدہ کے مبصرین کو یاد داشتیں پیش کیں مختلف اجتماعات اور کانفرنسوں میں شرکت کی لیکن آپ کا شروع سے موقف اور نعرہ ہے کہ "تسخیر کشمیر بزور شمشیر" مورخہ کو راولپنڈی میں آل جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل جو آپ ہی کے مشورہ اور تعاون سے قائم ہوئی تھی اس کے اکابرین اور علماء و مشائخ نے آپ کو جہاد کونسل کا امیر اعلیٰ منتخب کیا آپ نے عدم فرصتی کا جواز پیش کیا لیکن تمام اکابرین کے فیصلے اور اصرار کی وجہ سے آپ نے یہ منصب قبول فرما لیا۔ اور تحریک آزادی کے لئے جدوجہد کو مزید آگے بڑھایا مظفر آباد' میرپور کوٹلی' راولا کوٹ' گجرات' گوجرانوالہ' ملتان' سیالکوٹ لاہور اور کراچی میں جہاد کشمیر کانفرنسیں منعقد کیں آل جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل کے عسکری شعبہ حزب المصطفیٰ اور جہادی تنظیم البرق کو متحد فرمایا اور البرق کی سرپرستی بھی آل جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل کرنے لگی۔

علاوہ مظفر آباد اور راولپنڈی میں مختلف جماعتوں کے مشترکہ اجتماعات میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے متحدہ و متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنے کی ضرورت آپ ہی نے پیش فرمائی تھی

marfat.com

Marfat.com

مختصر سوانح حیات

پیر طریقت حضرت مولانا
صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمان مدظلہ العالی

marfat.com
Marfat.com

حضور قبلہ حضرت خواجہ پیر محمد فاضل صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لخت جگر پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی کی ولادت ۱۴ اگست ۱۹۵۳ء کو ڈھنگروٹ شریف میں ہوئی۔ حضور قبلہ حضرت حافظ محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ آپ کے حقیقی ناناجان تھے حضور قبلہ حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فرزند ارجمند صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحب کو ۴ سال کی عمر میں ڈھنگروٹ شریف سے فیض پور شریف لے آئے تھے۔ اور تعلیم و تربیت کو خود نگرانی فرمائی۔ اور ازاں بعد جامعہ محمدیہ جھنگ پاکستان جامع حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ' دارالعلوم قادریہ جیلانیہ شیخ بھاٹہ راولپنڈی محمد جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں دینی علوم کی تکمیل کی مختلف علوم و فنون کے نامور اساتذہ سے زانوئے تلمذ طے کر کے درس نظامی کی تکمیل دورہ حدیث جامعہ نعیمیہ لاہور میں پڑھا ازاں بعد حضور قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیعت فرمایا اور سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔ اور آپ انگلینڈ تبلیغ و اشاعت کے لئے تشریف لے گئے بحمد للہ تعالیٰ انگلستان کے شہر بریڈ فورڈ میں ایک عظیم الشان اسلامی و روحانی فیضان مرکز صفتہ الاسلام حیات العلوم کی بنیاد رکھی اور اسے انگلستان کے خطے میں اپنے بزرگان دین کے فیضان کا عکس کامل ثابت کر دکھایا۔ جہاں جمعتہ المبارک پانچ وقت نماز باجماعت ماہانہ گیارہویں شریف اور سالانہ عرس مبارک کا وسیع انتظام و انصرام موجود ہے اور بالخصوص لنگر شریف کا وسیع انتظام بھی ہے صفتہ الاسلام بریڈ فورڈ کی عمارت کے اندر پہنچ کر

marfat.com

Marfat.com

ڈھانگری شریف کا نقش سامنے آ جاتا ہے علماء و مشائخ میں سرزمین یورپ کے اندر اپنی انفرادیت قائم کرنے کا اعزاز بھی پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کو حاصل ہے آپ کے صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ محمد عرفان الحق المعروف مدنی صاحب حضرت صاحبزادہ محمد انوار الحق المعروف قادری صاحب حضرت صاحبزادہ محمد اسرار الحق المعروف اویسی صاحب آپ سے تعلیم و تربیت کے حصول میں ہیں اللہ تعالیٰ اس گلستان کو سرسبز و شاداب اور پورے عالم کو اس کی خوشبو سے مہکا دے۔

marfat.com

Marfat.com

درس قرآن

دربار عالیہ ڈھنگروٹ شریف میں اعلیٰ حضرت حضور قبلہ حافظ جی صاحب خواجہ محمد حیات نور اللہ مرقدہ کا حصول علم سے لے کر اپنے وصال مبارک تک قرآن مجید کا درس پڑھاتے۔ حفظ کرانے، منزلیں سننے اور ہر سبق کے ساتھ گزشتہ سات سبق سننے کا معمول تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کا بیشتر وقت اس میں گزر جاتا اور علم پڑھانے کے ساتھ ساتھ علماء کی تربیت پر بھی پوری توجہ رکھتے۔ آپ کے تلامذہ نمازوں کے پابند اور اکثر تہجد گزار بھی تھے اور آپ نے اپنے تلامذہ متعلقین اور متوسلین کی یہ تربیت وصال شریف کے دن تک جاری رکھی۔ حضرت ثانی غوث زماں حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد گرامی قدر رحمتہ اللہ علیہ کے اس مشن کو جاری رکھا اور درس و تدریس خود بھی فرماتے رہے حضرت ثالث طالب علموں کے تلفظ کی درستگی کی طرف زیادہ توجہ فرماتے یہی وجہ ہے کہ آپ سے پڑھے ہوئے خوش نصیب ملک کی بڑی سی بڑی محافل میں بھی جا کے اپنے اس کمال پر داد تحسین حاصل کرتے ہیں حضرت ثالث حضور قبلہ حضرت پیر محمد فاضل نور اللہ مرقدہ نے آستانہ عالیہ کی دیگر بے پناہ مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر علم حدیث اور درس نظامی بھی پڑھایا اور قرآن مجید سے محبت کا یہ عالم کہ وصال پاک سے پندرہ منٹ قبل سترہ طلبہ کی ایک کلاس کو ترجمہ پڑھایا اور ساتھ دینی مسائل سمجھائے حضرت رابع حضرت پیر محمد عتیق الرحمن صاحب مدظلہ العالی نے اس عشق کو آج بھی جاری رکھا ہوا ہے اور طلبہ کی ایک جماعت کو

marfat.com

Marfat.com

روزانہ قرآن مجید کا درس پڑھاتے ہیں اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کے لئے پوری جماعت کو مشق بھی کراتے ہیں حضرت ثالث حضرت پیر حافظ فاضل صاحب قدس سرہ العزیز کے زمانہ کے آغاز سے لے کر اب تک حفظ و ناظرہ کے علاوہ دربار شریف میں درس کتب کا پورا نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے۔ اور خاص اس کے لئے ایک جید عالم ہمہ وقت موجود رہتے ہیں۔ مولانا محمد شفیق الرحمٰن صاحب ہزاروی مولانا فاضل صاحب رضوی مولانا محمد عالم صاحب مولانا ابوالاسعادت قاضی محمد اعظم صاحب فاضل عربی مولانا محمد عصمت اللہ صاحب مولانا محمد صدیق صاحب سالک ہزاروی مولانا حافظ محمد یونس صاحب مختلف ادوار میں آستانہ عالیہ میں قیام پذیر رہ کر حضور قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کی زیر نگرانی یہ خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اور اس وقت مولانا محمد رفیق صاحب رضوی یہ ذمہ داری اور کر رہے ہیں حفظ و ناظرہ کے لئے ممتاز و باعمل حفاظ ہمیشہ آستانہ عالیہ پر موجود رہے ہیں ان میں پاکستان کے مایہ ناز قاری الحافظ قاری محمد علی نقشبندی مجددی گجراتی رحمتہ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ ڈھنگروٹ شریف میں علم حاصل کرنے والوں میں دو ہستیاں جو ظاہری آنکھوں سے محروم تھیں اور قرآن ان کے سینے میں اتر گیا تھا بطور خاص قابل ذکر ہیں حافظ الہہ داد صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور حافظ لعل دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کوٹلی حافظ الہہ داد صاحب اپنے وصال سے کچھ عرصہ قبل ڈھانگری شریف میں قیام کر کے کلاسیں ہی پڑھاتے رہے اور اس دوران ان کا وصال ہوا۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ حضرت ثالث حضور قبلہ عالم

marfat.com

Marfat.com

حضرت خواجہ پیر محمد فاضل رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر عالم جلیل حضرت مولانا صاحبزادہ حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی جن کا برطانیہ میں قیام ہے برطانیہ کے شہر ہڈرز فیلڈ میں منبع الاسلام کے نام سے ایک عظیم دینی مرکز کی بنیاد رکھی ہے جس میں قرآن مجید اور علوم اسلامیہ کی کتب پڑھنے والے کثیر تعداد میں مستفید ہو رہے ہیں اور اب تک کئی خوش نصیب قرآن مجید حفظ بھی کر چکے ہیں۔ اور یہ سلسلہ روز بروز تقویت پا رہا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

تواریخ وصال باکمال حضرات خواجگان باؤلی شریف

حضرت باباجی صاحب خواجہ محمد خان عالم رحمتہ اللہ علیہ

۱۳ فروری (۱۸۷۲ء) بروز منگل وار

حضرت خواجہ محمد بخش رحمتہ اللہ علیہ المعروف حضرت صاحب لنڈے والے

۱۰ فروری (۱۸۹۵ء) بروز اتوار

حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمتہ اللہ علیہ المعروف حضرت صاحب چڑھدے والے

۱۴ فروری (۱۹۱۲ء) بروز بدھ وار

حضرت صاحبزادہ محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ

۲۶ ربیع الثانی (۱۳۲۱ھ) مطابق ۸ جون ۱۹۰۷ء بروز ہفتہ

---

marfat.com

Marfat.com

تواریخ وصل باکمال مشائخ عظام گوہڑہ سیداں شریف

حضرت پیر سید محمد نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ

۲۳ ربیع الاول (۱۳۱۹ھ)　　　بروز جمعرات

حضرت پیر سید رکن عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ

۲۰ جون ۱۹۵۲ء

تاریخ وصل باکمال حضرت اعلیٰ روا تڑہ شریف

حضرت پیر سید لطف شاہ رحمتہ اللہ علیہ

۱۱ مئی (۱۹۰۳ء)　　　بروز ہفتہ

marfat.com
Marfat.com

تواریخ وصال باکمال حضرات آوان شریف

حضرت قبلہ غریب نواز قاضی سلطان محمود رحمتہ اللہ علیہ

یکم شعبان المعظم (۱۳۳۷ھ) مطابق ۲ مئی (۱۹۱۹ء) بروز جمعہ المبارک

قبلہ حضرت ثانی حضرت قاضی محبوب عالم رحمتہ اللہ علیہ

۲۰ صفر المظفر (۱۴۰۳ھ) ۷ دسمبر (۱۹۸۲ء) مطابق ۲۲ مگھر (۲۰۳۹) بکرم بروز منگلوار

تاریخ وصال باکمال مجذوب ڈھنگروٹ شریف

حضرت سائیں نور مجذوب رحمتہ اللہ علیہ

۵ زوالحجہ (۱۳۳۶ھ) مطابق ۱۹۱۷ء

marfat.com

Marfat.com

تواریخ وصال باکمال حضرات خواجگان ڈھنگروٹ شریف/ ڈھانگری شریف

حضور سیدی قبلہ عالم حضرت ثالث حضرت خواجہ محمد فاضل صاحب قدس سرہ العزیز

۳۰ شوال المکرم (۱۴۱۱ھ)　　۱۵ مئی (۱۹۹۱ء)　　مطابق ۲ جیٹھ ۲۰۴۸ بکرم بروز بدھ وار

حضور قبلہ عالم حضرت ثانی حضرت خواجہ حافظ محمد علی صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۶ ربیع الثانی (۱۳۸۴ھ)　　۱۴ اگست (۱۹۶۴ء)　　مطابق ۳۱ ساون ۲۰۲۱ بکرم بروز ہفتہ

قبلہ عالم حضرت اعلیٰ حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

۳ ربیع الاول (۱۳۳۵ھ)　　مطابق ۱۹۱۶ء بروز جمعہ المبارک

marfat.com

Marfat.com

بیاد گار

حضور سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضرت صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

از قلم میاں محمد حسین راہی جماعتی گلفروشی وزیر آباد (تحریر ستمبر ۱۹۶۲ء)

ذکر کلمہ شریف

نوری مجلس وچہ منظوری اے — نوری مجلس وچہ حضوری اے — ہوندی ہر اک مراد پوری اے — پڑھ لا الہ الا اللہ
ویلا نوری ایہ نوری مہینہ ایں — ایہ مسجد انوار مدینہ ایں — روشن کرے اپنا سینہ ایں — پڑھ لا الہ الا اللہ
ہے فیض پور شریف میاں — میرپور دی جگہ لطیف میاں — کر اللہ نبی دی تعریف میاں — پڑھ لا الہ الا اللہ
کھڑیا باغ محمد علی دا اے — سوہنا ہر پھل ایس ولی دا اے — جلوہ طوری ولی دی گلی دا اے — پڑھ لا الہ الا اللہ
ایتھے نور خدا دا وسدا اے — عرس پاک دا منظر و سدا اے — عشق والیاندے دل کھسدا اے — پڑھ لا الہ الا اللہ
ایتھے فیض قطب ربانی دا — ایتھے فیض محبوب سبحانی دا — شیخ عبدالقادر جیلانی دا — پڑھ لا الہ الا اللہ
مجددیہ قادریہ درس میاں — طالب علماں نے کھانا ترس میاں — دل کرے اپنا عرش میاں — پڑھ لا الہ الا اللہ
حافظ جی نور کھنڈا گئے نے — دریا علم دے اوہ چلا گئے نے — آوندے رہیا جے ایہ فرما گئے نے — پڑھ لا الہ الا اللہ

marfat.com
Marfat.com

چادر شریف

صلے علی دیاں نعتاں تیں ایہ چادر چڑھائی جاندی اے
دراصل اے خواجہ تیری ایہ یاد منائی جاندی اے

تیری چدائی دا لایا جلسہ اے تیریاں گلاں کر کر روندے ہاں
ایہ خواجہ تسلی کر دل دی جند روگ لگائی جاندی اے

موتی حق دے پروتے نے بھرے ابر رحمت دھوتے نے
زینت تیرے پاک روضے دی پڑھ نعت سجائی جاندی اے

تیرے عاشق در تے آئے نے عالم فاضل دے رتبے پائے نے
تساں لکھاں دے بخت جگائے نے فیض دنیا پائی جاندی اے

خوالنہ تیرا تھوڑ رہے بے خوار تیرا ہر شاہ رہے
قائم دل وچ تیری یاد رہے لکھ نظم سنائی جاندی اے

تیری چادر دیاں چارے کنیاں نے پکڑیاں دل دیاں سنگیاں نے
جھولی بھر دے نال مرا داندے ایہ صدا لگائی جاندی اے

اٹھا پردہ دکھا جلوہ اے خواجہ تمنا دل دی اے
عقیدت دے پھل گلفروش لیایا تیری بزم سجائی جاندی اے

فیض پور والڑیا

تیری عظمت شان نیاری فیض پور والڑیا　　تیرا روضہ جنت باری فیض پور والڑیا
میں آیا تیرے در تے میرا خالی دامن بھر دے　　تیرے فیضوں چشمہ جاری فیض پور والڑیا
باولی شریف ہے نسبت تیری آوان شریف ہے قسمت تیری　　جاواں تیرے توں بلہاری فیض پور والڑیا
قرآن پاک پڑھایا توں طریقت دا سبق سکھایا توں　　توں نور بنائے کئی ناری فیض پور والڑیا
تیری مہک پھیلی جگ تے رب دا کرم تیرے سگ تے　　تیرے در دے کمن بھکاری فیض پور والڑیا
ساتھوں پائیسیوں لمی جدائی عاشق تیرے دیہن دوہائی　　چن مکھڑا دکھا اک واری فیض پور والڑیا
چر نہ لا دیں جھبدی آویں دید کراویں کرم کماویں　　تیری سجی اے محفل پیاری فیض پور والڑیا
پیر دے چن وچہ پیا آوازہ وسدی بارش ہو یا جنازہ　　تیری نال بہار تیاری فیض پور والڑیا
تیری ہر دم یاد ستاوے کون بھلے تے کون بھلاوے　　پئی اڈیکے خلقت ساری فیض پور والڑیا
آجا آجا میریا سجناں تیرے نیاں کس پردہ کجناں　　کن دھر کے سن میری زاری فیض پور والڑیا
تینوں اللہ دی منظوری تینوں ہو یا فیض حضوری　　تیرے اتے ہے رحمت بھاری فیض پور والڑیا
تیرا خاندان اے نیارا تیرا فاضل شریف پیارا　　توں سب دی ہے بیڑی تاری فیض پور والڑیا
گلفروش جماعتی آیا تحفہ پھلاں دا گند لیایا　　بن کے تیرا درباری فیض پور والڑیا

marfat.com
Marfat.com

شجرہ مبارکہ حضرات پیران طریقت نقشبندیہ مجددیہ زبیریہ سیفیہ فیض پوریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ الٰہی بحرمت سید المرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ العالمین سیدنا و شفیعنا و سلطانی الدارین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

۲۔ الٰہی بحرمت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۔ الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ الٰہی بحرمت حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بو علی فارمدی طوسی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بو یوسف ہمدانوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ علی عزیز رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

۱۴۔ الٰہی بحرمت حضرت بابا محمد سماسی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ میر کلال رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۔ الٰہی بحرمت شاہ نقشبند حضرت خواجہ بہاؤالدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زاہد ولی حصار سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش محمد رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ کابلی ثم دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۔ الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

۲۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ زبیریہ

۲۶۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ حجتہ اللہ سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

۲۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ

۲۸۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ

۲۹۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جمال اللہ رحمتہ اللہ علیہ

۳۰۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمتہ اللہ علیہ

۳۱۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ سیفیہ

۲۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی رحمتہ اللہ علیہ

۲۷۔ الٰہی بحرمت نور محمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ

۲۸۔ الٰہی بحرمت حضرت میرزا مظہر جانجاناں دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

۲۹۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

۳۰۔ الٰہی بحرمت حضرت ابوسعید رامپوری رحمتہ اللہ علیہ

۳۱۔ الٰہی بحرمت حضرت احمد سعید رامپوری رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد فاضل رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد شفیق الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۳۲۔ الٰہی بحرمت حضرت شاہ محمد مرولوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ الٰہی بحرمت حضرت حاجی محمد نقوی رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ الٰہی بحرمت حضرت سید پیر محمد نیک عالم شاہ میرپوری رحمۃ اللہ

۳۵۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حافظ محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حافظ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

۳۷۔ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد فاضل رحمۃ اللہ علیہ

۳۸۔ الٰہی بحرمت حضرت پیر محمد شفیق الرحمن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الٰہی بحق مقبولان خویش جملہ حاجات و مشکلات ما آسان کن چونکہ رحمتی وسعت کل شئی و انک ربک واسع المغفرۃ ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئی قدیر و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین

marfat.com
Marfat.com

شجرہ مبارکہ حضرات پیران طریقت قادریہ محمودیہ آوانیہ فیض پوریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِی عِشْقِکَ وَ مُحَبَّتِکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاَحْیِنِی عَلٰی سُنَّتِہٖ وَتَوَفَّنِی عَلٰی مِلَّتِہٖ وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَتِہٖ وَسَہِّلْ لِیْ یَااِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بحرمت شفیع المذنبین رحمتہ العالمین سیدنا و مولانا محمدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

۲۔ و بحرمت سیدنا حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ و بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ

۴۔ و بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ

۵۔ و بحرمت حضرت خواجہ داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ

۶۔ و بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ

۷۔ و بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ

۸۔ و بحرمت حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

۹۔ و بحرمت حضرت خواجہ ابوبکر شبلی رحمتہ اللہ علیہ

۱۰۔ و بحرمت حضرت خواجہ عبدالواحد تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

۱۱۔ و بحرمت حضرت خواجہ ابوالفرح طرطوسی رحمتہ اللہ علیہ

۱۲۔ و بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن الہنکاری رحمتہ اللہ علیہ

marfat.com

Marfat.com

۱۳۔ وبحرمت حضرت خواجہ بوسعید مبارک مخزومی رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۔ وبحرمت حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۔ وبحرمت شہنشاہ گجرات حضرت خواجہ محمد کبیر الدین شاہدولہ دریائی رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۔ وبحرمت حضرت شاہ منور آلہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۔ وبحرمت شاہ عالم دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۔ وبحرمت حضرت شیخ احمد ملتانی رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۔ وبحرمت حضرت شاہ جنید پشاوری رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۔ وبحرمت حضرت خواجہ محمد صدیق پشاوری رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۔ وبحرمت حضرت خواجہ حافظ محمد اشنگری رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۔ وبحرمت حضرت خواجہ محمد شعیب ٹوڈیری رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۔ وبحرمت حضرت شیخ عبدالغفور والئی صورت رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۔ وبحرمت حضرت غوث زماں قطب دوران شہباز لامکان حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ آوان شریف

۲۵۔ وبحرمت قطب تفرید لوائے توحید حضرت خواجہ حافظ محمد علی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۶۔ وبحرمت سالار ارباب مجاہدہ پیشرو اصحاب مشاہدہ حضرت خواجہ محمد فاضل صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۷۔ وبحرمت سیدنا و مرشدنا حضرت پیر محمد عتیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

marfat.com

Marfat.com

اَدَامَ اللّٰہُ تَعَالٰی فُیُوضَاتِہِمُ الْعَالِیَۃَ عَلَیْنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ؎

آمین آمین آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

marfat.com

Marfat.com

ختم مبارک حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ علیہم الرحمۃ والرضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استغفار شریف سورہ فاتحہ شریفہ معہ بسم اللہ شریف درود شریف

۱۰۰ بار ۷ بار ۱۰۰ بار

سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ شریف سورہ اخلاص شریف معہ بسم اللہ شریف

۷۹ بار ۱۰۰۰ بار

سورۃ فاتحہ شریفہ معہ بسم اللہ شریف درود شریف

۷ بار ۱۰۰ بار

یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	یَا کَافِیَ الْمُہِمَّاتِ	یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار
یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ	یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ	یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار
یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ	یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ	یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	
یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ	یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ	یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار

ختم مبارک حضور سیدنا غوث الاعظم

ختم مبارک قیوم اول حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ

درود شریف اول و آخر سو سو بار

لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ ۵۰۰ بار

ہر سیکڑہ بعد العلی العظیم یک بار

marfat.com

Marfat.com

ختم مبارک قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

درود شریف اول و آخر سو سو بار

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۰۰ بار

ختم مبارک قیوم ثالث حضرت شاہ حجتہ اللہ رحمتہ اللہ علیہ

درود شریف	يَافَتَّاحُ	يَاوَهَّابُ	يَارَزَّاقُ
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار
يَامُعِزُّ	يَارَافِعُ	يَاسَلَامُ	درود شریف
۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار	۱۰۰ بار

ختم مبارک قیوم رابع حضرت خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ

درود شریف اول و آخر سو سو بار

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۵۰۰ بار

ختم مبارک حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

درود شریف اول و آخر سو سو بار

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۵۰۰ بار

ہر سینکڑہ بعد نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ یک بار

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

○

مجموعہ شجرہ جات

خواجگان ڈھنگروٹ شریف

حسب الارشاد

یارانِ طریقت آستانۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ ڈھنگروٹ شریف

ڈھانگری شریف میرپور، آزاد جموں و کشمیر

marfat.com

Marfat.com

شجرہ مبارکہ پیران طریقت نقشبندیہ مجددیہ زبیریہ فیض پوریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا الٰہی رحم کر مجھ پہ احمد مجتبیٰ کے واسطے … صدیق اکبر و سلمان، قاسم مقتدا کے واسطے
شہ جعفر صادق صادق الاسلام … بایزید و بوالحسن با صفا کے واسطے
خواجہ بو علی و بو یوسف کے طفیل … عشق اپنا عطا کر عبد الخالق باخدا کے واسطے
بہر خواجہ محمد عارف و خواجہ محمد محمود[12] … شاہ علی عزیزاں[13] راستی راہنما کے واسطے
از برائے بابا محمد سماسی[14] و خواجہ میر کلال … شاہ بہاؤالدین[16] علم الہدیٰ کے واسطے
خواجہ علاؤالدین صاحب اہل ہدیٰ … الفت حق عطا کر خواجہ یعقوب بے ریا کے واسطے
خواجہ عبید اللہ[19] احرار و زاہد[20] ولی حصار … حضرت خواجہ درویش محمد[21] دلربا کے واسطے
بہر خواجہ امکنگی[22] و عبد الباقی[23] باصفا … شیخ احمد مجدد الف ثانی[24] سراج اولیاء کے واسطے
خواجہ محمد معصوم[25] و شاہ حجۃ اللہ[26] شہ اولیاء … خواجہ محمد زبیر[27] و قطب الدین بدر الدجیٰ[28] کے واسطے
شاہ جمال اللہ[29] و عیسیٰ[30] و فیض اللہ[31] … حضرت خواجہ نور محمد[32] صاحب نور الہدیٰ کے واسطے
بہر خواجہ محمد بخش[33]، حافظ محمد حیات[34] … حضرت خواجہ محمد علی[35] ہادی راہ خدا کے واسطے
نور عرفاں سے منور کر یا الٰہ العالمین … حضرت خواجہ محمد فاضل[36] صاحب نجم الہدیٰ کے واسطے
رحم کر اے رحیم یا ارحم الراحمین … حضرت خواجہ محمد عتیق الرحمٰن رہنما کے واسطے

خاتمہ بالخیر ہو اے خدا مجھے نصیب
زمرۂ عشاق میں حشر ہو اولیاء کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

شجرۂ مبارکہ پیرانِ طریقت نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ فیض پوریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاالٰہی رحم کر مجھ پر حبیبِ کبریا کے واسطے
شفیعِ امم ہادیِ خلق خیر الوریٰ کے واسطے

حبِ احمد عطا کر دولتِ صدق و یقین
حضرت ابوبکر صدیق و سلمان باصفا کے واسطے

خواجہ محمد قاسم و جعفر صادق شہِ اولیا
بر تو ولایت آسمانِ معرفت بایزید بسطامی کے واسطے

پیر ابوالحسن و ابوعلی محبوبِ خدا
خواجہ یوسف و عبدالخالق بے ریا کے واسطے

جامِ وحدت عطا کر خواجہ عارف و محمود کے طفیل
شہ علی عزیز عزیزاں پُرضیا کے واسطے

بابا سماسی و میر کلال کانِ حیا
بہاؤالدین شہِ نقشبند حجۃ الحق کے واسطے

از برائے علاؤالدین عطار و خواجہ یعقوب
علم حق عطا کر عبیداللہ احرار باصفا کے واسطے

خواجہ محمد زاہد و درویش محمد مقبولِ الٰہ
خواجہ امکنگی و باقی باللہ با بقا کے واسطے

پیر شیخ احمد مجدد الف ثانی راہنما
حضرت خواجہ محمد معصوم صاحبِ ولایت کے واسطے

خواجہ سیف الدین و نور محمد صاحب بدنی
میرزا مظہر جانِ جاناں کی جلا کے واسطے

شاہ غلام علی و ابوسعید کے طفیل
حضرت خواجہ احمد سعید فخرِ الہدیٰ کے واسطے

شاہ محمد عمر و حاجی محمد صاحب پارسا
سید پیر محمد نیکبخت عالم شاہ کے واسطے

حضرت خواجہ محمد حیات صاحب مقبولِ الٰہ
خواجہ محمد علی ولی بدرالدجیٰ کے واسطے

بحرمت سیدی خواجہ محمد فضل صاحب رہنما
چہرۂ نور خواجہ پیر حسنین صدیقی کے واسطے

دُور کر دو جہاں کا غم و الم اے خدا
حضور و عرفان و دانش عطا کر شیدا اولیا کے واسطے

marfat.com

Marfat.com

شجرہ مبارکہ پیرانِ طریقت قادریہ محمودیہ آوانیہ فیض پوریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یا الٰہی رحم کر مجھ پہ محمدؐ مصطفٰے کے واسطے
علیؓ مرتضیٰ شیرِ خدا مشکل کشا کے واسطے

خواجہ حسن بصری و حبیب عجمی کے طفیل
ہمت عالی عطا کر داؤد طائی ذوالعطا کے واسطے

از برائے معروف کرخی و سری سقطی مقبولانِ الٰہ
کر فنا فی اللہ جنید بغدادی با صفا کے واسطے

بہر بوبکر شبلی و عبدالواحد و بوالفرح باخدا
کر واصل بوالحسن و بوسعید سراج اولیا کے واسطے

دین و دنیا کی برکات و عشقِ حق عطا کر
شیخ عبدالقادر جیلانی شمس الہدیٰ کے واسطے

شاہ دولہ دریائی کہ اسم او کبیر الدین
شاہ منور و شاہ عالم شہ اتقیا کے واسطے

شیخ احمد و شاہ جنید کانِ حیا
حضرت خواجہ محمد صدیق ولی پارسا کے واسطے

بہر حافظ محمد ہم پہ نارِ غم گلزار کر
شیخ شعیب و عبدالغفور مقتدا کے واسطے

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب سلطان اہلِ ہدیٰ
خواجہ محمد علی مخزن و معدن علم و حیا کے واسطے

آفتاب چرخِ عرفان حضرت خواجہ محمد فاضل راہنما
منبع ارشاد و رشد و ہدیٰ ہر گدا کے واسطے

گوہرِ عمانِ وحدت قلزمِ جود و سخا
حضرت خواجہ محمد عتیق الرحمٰن کامل پیشوا کے واسطے

یا الٰہی مجھے دو جہان کی نعمتیں عطا کر
کرم کیجیے دنیا و قبر میں حشر میں جملہ اولیا کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

شجرہ مبارک کے بعد دعائیہ کلمات

منظوم از منبع فیوض و برکات مجدد زماں حضرت پیر سید محمد نیک عالم شاہ رحمتہ اللہ علیہ
کوہڑہ سیداں شریف حال مزار پر انوار سنگوٹ میرپور آزاد کشمیر

انہاں پاکاں پچھے دائم اللہ مالک سائیں — عشق محبت اپنی اندر ثابت قدم رکھائیں
دل میرے وچ اک عشق دی ایسی بھڑک مچائیں — غیراں والے جتنے کنڈے سارے ساڑ اڈائیں
نسبت فیض مشائخ والا مینوں آپ پہنچائیں — ساقی پیر مجدد جی دا بھر کے جام پلائیں
کیف شراب عشق دے کولوں کیوا مست بنائیں — اک پلکارا دل اساڈا غیراں دل نہ لائیں
کوتی سب حجاب الٰہی سارے پھاڑ و نجائیں — خاص وصال حقیقی والا مٹھا مزا چکھائیں
ظاہر باطن پاک عقیدہ دل میرے وچ پائیں — تابعدار نبی دا تھیواں چھوڑاں حرص ہوائیں
سنت پاک نبی دی آتے صدقے نال چلائیں — نور نبی دا ویکھے دلنوں بخشیں نور سیائیں
چل چل جیواں راہ نبی دے اتے قدم دھرائیں — سدھی سڑکے والا رستہ رہا نہ چھوڑائیں
جتنے نقشے باطل دل دے سارے محو کرائیں — اکو نقش مکرم پیارا اوس دیوچ جمائیں
تیرے کولوں تینوں منگاں عاجز کراں دعائیں — میں بھکھیارے دیوچ نصوشے خیر ازیمان پائیں
قلب سلیم اسانوں بخشیں کر کے دور بلائیں — ہر مرضوں تے دردوں دیویں اللہ پاک شفائیں
اتھوں عالم عاجز تائیں نال ایمان لیجائیں — اتے نال نبی دے رکھیں اوتھے کل جائیں

اتھوں ہر مومن تائیں نال ایمان لیجائیں
اتے نال نبی دے رکھیں اوتھے کل جائیں

marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

طابع : نیلاب پرنٹرز سکندر مارکیٹ گوالمنڈی راولپنڈی ۔
فون نمبر ۵۵۲۳۸۰

marfat.com

Marfat.com

نیلاب پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی فون : ۵۵۲۳۸۰
۵۳۸۱۳۳